خود پر احسان کیجئے۔۔۔ معاف کیجئے

دوسروں کو معاف کرتے ہوئے
اپنی زندگی کا کنٹرول اپنے ہاتھ
میں رکھنا سیکھیں

جوئیس مائیر

امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز کے مطابق سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں کی

Free Distribution

خود پر رحم کریں۔۔۔
اور دوسروں کو معاف کریں

دوسروں کو معاف کرتے ہوئے اپنی زندگی کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھنا سیکھیں

مصنفہ

جوئیس مائر

مترجم

شاہد لیموئیل

Do Yourself a Favour..

Forgive

Learn how to take control of your life

through forgiveness

written by

Joyce Meyer

Translated by

Shahid Lamuel

Published by

Evangelist Robinson Asghar

National Coordinator (Pak) - Joyce Meyer Ministries (USA)

Founder & Chairman - Robinson Community Development Ministries & Church

Chairman IFGF Churches Pakistan

G-246, Liaqat Road Rawalpindi Pakistan

Ph: +92 51 5553485

P.O.Box.440 GPO Rawalpindi (46000)

e-mail: robinson.asghar@gmail.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر : مبشر روبنسن اصغر

نیشنل کوارڈینیٹر (پاکستان) جوئیس مائیر منسٹریز (امریکہ)

بانی وچئیرمین آر۔سی۔ڈی منسٹریز اینڈ چرچز

چئیرمین آئی ایف جی ایف چرچز پاکستان

G-246، لیاقت روڈ راولپنڈی پاکستان

نام کتاب : خود پر رحم کریں۔۔۔اور دوسروں کو معاف کریں

مترجم : شاہد لیموئیل

پروف ریڈنگ : فرخ شہزاد

کمپوزنگ : فرخ شہزاد

بارِ : اوّل

تعداد : 30,000

اشاعت : اکتوبر 2012ء

پتہ : پی۔او۔بکس نمبر 440 جی پی او راولپنڈی پاکستان

برائے رابطہ : +92 51 5553485

ای میل : robinson.asghar@gmail.com

فہرست مضامین

-1	یہ زیادتی ہے!	10
-2	غصے کے جذبات	20
-3	غصے کی جڑیں	29
-4	حسد کی جڑیں	42
-5	غصے کو چھپانا	54
-6	آپکو کس پر غصہ ہے؟	64
-7	میری مدد کریں: مَیں غصے میں ہوں	87
-8	میری مدد کریں: مَیں ایسے شخص کے ساتھ رشتے میں ہوں جو کہ غصیلا ہے	96
-9	معاف کیوں کریں	106
-10	مَیں معاف کرنا چاہتا ہوں، لیکن نہیں جانتا کہ کیسے کروں	120
-11	چھپی اور پوشیدہ نامعافی کو اپنے اندر تلاش کرنا	140
-12	یگانگت کی برکت اور قدرت	149
-13	اے خُدا مجھ پر رحم کر	163
-14	اپنا بوجھ ہلکا کریں	176
-15	خُدا کا اجر	187

خود پر رحم کریں۔۔۔اور دوسروں کو معاف کریں

دوسروں کو معاف کر کے اپنی زندگی کو اپنے قابو میں رکھنا سیکھیں

جوئیس مائیر

پیش لفظ

زیر نظر کتاب خدا کی خادمہ جوئیس مائیر کی ایک قابلِ تحسین اور انقلاب انگیز تصنیف آپکی دسترس میں ہے۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ ہی فخر کا باعث رہی ہے کہ کہ جوئیس مائر جیسی بڑی خادمہ اور مصنفہ کی تحریروں کے مطلق شخصی طور اظہار تشکر اور اپنے شخصی تجربہ کو آپ سامنے پیش کر سکوں۔ یہ کتاب یقیناً ہر سطح پر روحانی انقلاب برپا کر دینے والی ہے۔ میرے نظر میں دوسروں کو معاف کرنے کے تعلق سے ایک غیر معمولی کتاب ہے۔ اس موضوع پر اس سے پہلے اس قدر فکر انگیز اور عملی کتاب شاید ہی میری نظر سے گزری ہو۔

"خود پر رحم کریں اور دوسروں کو معاف کریں" خود پر رح اپنی نوعیت اور نفس مضمون کے اعتبار سے ایک انوکھی مگر نہایت اہم تحریر ہے۔ اس موضوع پر اردو میں کوئی اور کتاب دستیاب نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام انسان پیار، محبت اور قبولیت کی قدرتی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن ہم اکثر شخصی کمزوریوں اور دشمن کی چالاکی کے باعث غلامی اور بندھنوں میں زندگی بسر کرتے رہتے ہیں۔ ہم خود کو ٹھکرایا ہوا اور رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن سچائی جان لینے کے بعد مسیح یسوع کا وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔ اور ہم اپنی زندگی میں حقیقی رہائی اور آزادی کا تجربہ کرتے ہیں۔ مصنفہ نے اپنی زندگی کے تجربات و واقعات کو صفحات کی زینت بناتے ہوئے اس حساس موضوع کو کلام مقدس سے واضح کیا ہے۔ قارئین کو اس کتاب کے مطالعہ سے اپنی زندگی میں موجود ایسی تمام جڑوں اور بندھنوں کو پہچان کر ان سے رہائی حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

بلا مبالغہ میَں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دوسروں کو معاف کرنے کے عملی اقدامات اور حکمت عملی کے لحاظ سے یہ بہترین کتاب ہے۔ میرا پورا ایمان ہے کہ مصنفہ کی گذشتہ تصانیف کی طرح قارئین اس کتاب کو پڑھ کر اپنی شخصی، روحانی، جسمانی، سماجی اور خاندانی زندگی میں شخصی رہائی اور آزادی

کاایک نیا تجربہ حاصل کریں گے۔اس کتاب میں خُدا کی خادمہ نےنہایت گہری بات سکھائی ہیَ کہ ہم کیسے رد کیے جانے کی جڑ سے رہائی حاصل کر کے خدا کی قبولیت کا تجربہ کرتے ہوئے فتح میں کیسے قائم رہ سکتے ہیں۔کیونکہ ابلیس بھی ہر ایماندار کے بارے میں ایک منصوبہ رکھتا ہے تا کہ خُدا کے وہ وعدے جو وہ ہماری زندگی میں پورے کرنا چاہتا ہے تباہ و برباد کردے۔اور وہ یہ تباہی انا پرستی کے سبب یعنی دوسروں کو معاف نہ کرنے کے وجہ سے بھی لاتا ہے۔

جولوگ ہمیں زندگی کے کسی بھی شعبہ میں رد کرتے ہیں یاٹھکراتے ہیں تو پھر ہم اپنے دل میں عہد کرتے ہیں کہ ہم انہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔اور یہ ہی گناہ کا وہ بیج ہے جو ابلیس ہمارے دل ودماغ بوتا ہے اور ہمیں ہر سیکنڈ، ہر منٹ، ہر روز یاد دلاتا ہے کہ ہمیں رد کیا گیا ہے،ٹھکرایا گیا لہٰذا ہمیں اُنکو معاف نہیں کرنا ہے۔شیطان کا یہ منصوبہ ہمیں قید میں کئے رکھتا ہے جو ہمیں آگے بڑھنے نہیں دیتا اور خُدا کے وعدوں کو ہماری زندگی میں پورے نہیں ہونے دیتا۔لیکن خُدا کی عظیم خادمہ ہمیں اس کتاب میں سکھاتی ہیں کہ ہمیں دوسروں کو ایسے ہی معاف کرنا ہے جیسے خُدا نے بغیر کسی شرط کے،بغیر کسی لالچ کے ہمیں معاف کیا ہے۔اگر آپ خود کو رد کیا ہوا محسوس کرتے ہیں تو یقیناً یہ کتاب آپکی شخصی زندگی میں انقلاب کا باعث ہوگی اور آپ غلامی سے آزاد ہونگے۔

مَیں خُدا کی خادمہ جوئیس مایرَ (Joyce Meyer) اور انکی منسٹری ٹیم کا بے حد شُکر گزار ہوں جنہوں نے خدمت کا کام مجھ تک پہنچایا اور خُداوند نے مجھے یہ فضل بخشا کہ مَیں یہ کتاب آپکی خدمت میں پیش کرسکوں۔میں چاہوں گا کہ آپ دوسروں کو معاف کریں اور خدا کی معافی کا تجربہ اپنی زندگی میں کریں۔آپ سے التماس ہے کہ جوئیس مائیر منسٹریز کیلئے شُکر گزاری کیلئے ضرور اپنے قلم کو اُٹھائیں اور دعا گو رہیں۔خُداوند آپکو برکت دے۔

خُداوند میں آپکا بھائی

روبنسن اصغر

(انٹرنیشنل کوارڈینیٹر جوئس مائیر منسٹریز)

تعارف

یسوع مسیح اس لئے دنیا میں آیا تا کہ ہمارے گناہ معاف کر سکے اور اپنے وسیلہ خدا باپ کے ساتھ ہمارے رشتے کو بحال کرے۔ اسکی معافی کا یہ تحفہ خوبصورت اور نہایت بے مثال ہے۔ خدا جو کچھ ہمیں مفت میں دیتا ہے اسکی خواہش ہے کہ ہم وہی چیز دوسروں کو بھی مفت ہی دیں۔ اس لئے کہ ہم نے خدا سے اپنے گناہوں کی معافی حاصل کی ہے اور ہم بھی ان لوگوں کو معاف کر سکتے ہیں جنھوں نے ہمارے خلاف گناہ کیا ہے یا دکھ پہنچایا ہو۔

اگر ہم معاف نہیں کریں گے تو ہماری زندگی دُکھی اور آفت انگیز ہو جائے گی اور ہماری روح بغض اور کینہ کی کڑواہٹ سے زہر آلودہ ہو جائے گی۔ میَں نے سیکھا ہے کہ جب میَں کسی ایسے شخص کو معاف کرتی ہوں جس نے مجھے دکھ پہنچایا ہو تو درحقیقت میَں خود پر رحم کر رہی ہوتی ہوں۔ اور یہ آگاہی میرے لئے دوسروں کو جلد اور مکمل طور پر معاف کرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ میَں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میَں نے معافی کا یہ اصول اپنی زندگی میں جلد ہی سیکھ لیا تھا اور اس طرح میرا قیمتی وقت معاف نہ کرنے اور کڑواہٹ میں زندگی گزارنے سے بچ گیا ہے۔ اس کتاب میں میَں جو کچھ آپکے ساتھ تعلیمی طور پر بانٹ رہی ہوں اسکو سیکھنے میں مجھے کئی دہائیوں تک خود سیکھنا پڑا۔

بدقسمتی سے اس دنیا میں یہ ممکن نہیں کہ آپ بغیر دُکھ، آزردگی اور گھائل کے زندگی گزار سکیں۔ زندگی کے تجربات ہمیں بتاتے ہیں کہ زندگی ناانصافیوں سے بھری پڑی ہے۔ لیکن ہم خدا پر بھروسا کرتے ہوئے جو ہمارا انصاف کرنے والا ہے دوسروں کو معاف کر کے اُن زخموں سے شفاء پا سکتے ہیں۔ کیونکہ معاف نہ کرنے کی جڑیں بہت خطرناک ہیں۔ یہ ہماری زندگی میں گہرے طور پر سرایت کر جاتی ہیں اور پھر ہمیں جکڑ لیتی ہیں۔ اور یہ جڑیں ہمیں دھوکا دیتی رہتی ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی کی گئی تھی اس لئے جنکے باعث ہمیں دکھ اٹھانا پڑا انھیں ضرور سزا ملنی چاہیے۔ اور جب تک ایسا ہو نہیں جاتا ہم ناخوش رہیں گے۔ یعنی ہم چاہتے ہیں کہ جو دکھ ہم نے برداشت کیا ہے دوسروں کو اس سے دُگنا

برداشت کرنا پڑے۔لیکن صرف خدا ہی ہمارا انصاف کرسکتا ہے۔اور وہ بھی اِس صورت میں جب ہم اُس پر بھروسا کرتے ہوئے اپنے دشمنوں اور ستانے والوں کو معاف کریں یعنی جیسا اس نے ہمیں سیکھایا ہے۔

میرا یقین ہے کہ ہر نئے ہفتے میں ہمارے لئے مواقع بن جاتے ہیں کہ کوئی ہمیں دکھ پہنچائے اور ہم ناراض ہو جائیں۔لیکن صرف خدا کا مناسب مکاشفہ ہمیں حوصلہ دے گا کہ ہم اپنی ناراضگی اور خفگی کو چھوڑ کر آگے بڑھیں اور خدا کی دی ہوئی زندگی سے لطف اٹھائیں۔ایسے شخص سے ناراض رہنا جس نے آپکو دکھ پہنچایا ہے کا مطلب ہے کہ اپنی زندگی میں زہر گھولتے رہنا اور انتظار کرنا کہ ہمارا دشمن کب مرے گا۔دوسروں کو معاف نہ کرنے کا سب سے زیادہ نقصان اور دکھ ہمیں خود ہی برداشت کرنا پڑے گا۔خدا ہمیں کبھی بھی وہ کام کرنے کیلئے نہیں کہے گا جس میں ہماری مکمل بہتری شامل نہ ہو۔اس لئے ہمیں اس پر بھروسا کرتے ہوئے دوسروں کو بغیر کسی غرض کہ مفت معاف کرنا چاہیے۔

جب آپ اس کتاب کو پڑھتے ہیں تو میری آپکے لئے دُعا ہے کہ آپ اس بات کو سیکھ جائیں کہ جب آپ اپنے غصے کو مثبت انداز میں عمل میں لاتے ہوئے دوسروں کو معاف کرتے ہیں تو سب سے زیادہ فائدہ ایک ہی شخصیت کو ملے گا۔۔۔اور وہ ہے آپ کی اپنی ذات!

باب 1

یہ زیادتی ہے!

سوزانا ایک چالیس برس کی عورت ہے۔ جو ٹیکساس کہ ایک دور دراز چھوٹے سے قصبے کہ ایک فارم میں پیدا ہوئی۔ اسکے والدین بہت غریب تھے۔ انکی آمدنی ایک درجن بچوں کی پرورش کیلئے ناکافی اور کم تھی۔ سوزانا سب سے چھوٹی تھی۔ اسکا خوشگوار اور آفتابی مزاج، خوبصورت نقش، اور غیر معمولی ذہانت نے ابتداء ہی سے اسکی زندگی میں رنگ بکھیرنا شروع کردیے۔ ہائی سکول ختم کرنے کے بعد وہ کپڑے بنانے والی ایک چھوٹی سی کمپنی میں کامیاب اور بہترین فروش کار بن گئی۔ بالآخر اس نے خواتین کے کپڑے بنانے کا اپنا کاروبار شروع کرلیا۔ وہ اپنے کاروبار سے بہت خوش تھی کیونکہ اُسے زندگی میں کچھ پالینے کا احساس ہوتا تھا۔ اس لئے اُس نے اپنا تن من اسکے لئے وقف کردیا۔ پھر ایک دن اُسکی شادی اسکے خوابوں کے شہزادے سے ہوگئی۔ اور خدا نے انھیں دو بیٹیاں دیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکا کاروبار ترقی کرتا گیا۔ اور چالیس سال کی عمر میں وہ اور اسکا شوہر لاکھوں ڈالر مالیت کا کاروبار چلارہے تھے۔

سوزانا اور اسکا شوہر حاصل کردہ دولت سے اُن سب چیزوں سے لطف اندوز ہورہے تھے جو وہ خرید سکتے تھے یعنی: شاندار اور عالیشان مکان، گاڑیاں، سیر و تفریح کیلئے کشتیاں اور گرمی کی چھٹیاں گزارنے کیلئے کاٹج۔ وہ اپنی چھٹیاں پوری دنیا گھومنے میں گزارتے۔ انکی دونوں بیٹیاں دنیا کے بہترین سکول میں زیرِ تعلیم تھیں۔ اور نمایاں سماجی حلقوں سے لطف اٹھا رہی تھیں۔ وہ دونوں بھی اپنے اپنے خاندانوں سمیت کامیاب زندگی بسر کررہی تھیں اور لطف اٹھا رہی تھیں۔ انکے خیال میں شاید زندگی اس سے بڑھ کر خوبصورت نہیں ہوسکتی تھی۔ اگرچہ وہ دونوں میاں بیوی صرف فرض پورا کرنے کیلئے چرچ

جاتے لیکن انکا خدا کے ساتھ کوئی شخصی تعلق نہ تھا۔ اور زندگی کے کسی موڑ پر بھی انھوں نے خدا کی مرضی کو جاننے کی کوشش نہ کی۔ انکے خاندانی رشتے اور تعلقات سطحی اور ظاہری تھے نہ کہ گہرے، قریبی اور پرخلوص۔

پھر ایک دن اچانک اور غیر متوقع طور پر سوزانا نے دریافت کیا کہ اسکے شوہر کے کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلقات ہیں۔ اور یہ اسکے شوہر کا پہلا ناجائز تعلق نہ تھا۔ یہ خبر اسکے لئے نہایت چونکا دینے والی تھی اور اسے بہت دکھ اور صدمہ پہنچا تھا۔ نہ صرف یہ کہ اسکا شوہر بے وفا تھا بلکہ اس نے یہ بھی جان لیا کہ اسکے شوہر نے کمپنی کو قرضے میں پھنسا رکھا ہے اور سرمایہ کاری کے بہت سے پیسے کا کوئی حساب کتاب بھی نہیں تھا۔ وہ اسکی محنت کی کمائی اور کاروبار سے پیسے چرا کر دوسری عورتوں پر خرچ کرتا۔ انکی شادی جلد ہی انجام تک پہنچ گئی۔ اب سوزانا کہ پاس صرف اسکا کاروبار تھا جو ختم ہونے کو تھا اور وہ بری طرح قرضے تلے دبی ہوئی تھی۔ کمپنی ڈوب چکی تھی اور فروخت کا گراف نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ جسکے نتیجے میں کمپنی دیوالیہ ہوگئی۔ اسکا غصہ اور کڑواہٹ اپنے شوہر کیلئے روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ کیونکہ وہ اُسے اِن سب باتوں کا ذمہ دار سمجھتی تھی۔

پھر سوزانا اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوئی تا کہ وہ اسکی مشکل کو سمجھ سکیں اور اسے تسلی دیں۔ لیکن اسکی بیٹیوں نے ناراضگی کا اظہار کیا کیونکہ وہ اپنی تمام عمر محنت کرتی رہی اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ مناسب وقت نہیں گزارا تھا۔ اسکے علاوہ انکا خیال تھا کہ انکے باپ کی بے وفائی کی ایک اور وجہ انکی ماں کا ہر چیز سے بڑھ کر اپنے کاروبار سے پیار کرنا تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی زندگی میں مصروف رہتیں اور ماں کی ضروریات اور مشکلات کی پرواہ نہ کرتیں۔ وہ اس لئے کیونکہ انکے خیال میں انکی ماں نے انکا خیال نہ کیا جب انھیں اسکی ضرورت تھی۔ سوزانا کو مدد چاہیے تھی لیکن کوئی نہ تھا جو اسکی مدد کرتا۔

پھر اس نے اپنی بہن کی طرف رجوع کیا لیکن آپ چاہے یقین کریں یا نہ کریں اسکا رویہ ایسا تھا جیسے وہ اپنی بہن کی مصیبت سے بے حد خوش ہو۔ اسکے خیال میں برسوں پر محیط کامیابی اور پرُ آسائش زندگی نے سوزانا کو خودغرض اور بے پرواہ بنا دیا ہے۔ پھر ان دونوں کا آپس میں بہت جھگڑا ہوا اور آٹھ سال گزر جانے کے بعد آج بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کرتیں۔ اسکی بیٹیاں اگرچہ نرم خو ہیں لیکن وہ

اپنی ماں کو فون نہیں کرتیں اور اپنے گھر آنے کی دعوت بھی نہیں دیتیں۔ سوزانا اب بہت زیادہ کڑواہٹ کا شکار ہو چکی ہے اور اپنی تباہی کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہراتی ہے۔ اس نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ کچھ مسائل کی وجہ اسکی اپنی غلطیاں ہیں۔ اور اس نے یہ کبھی بھی نہیں سوچا کہ وہ دوسروں کو معاف کرے یا ان سے معافی مانگے۔

وہ اپنے سابقہ شوہر سے ناراض ہے۔ وہ اپنے آپ سے اس لئے ناراض ہے کہ وہ یہ نہ جان سکی کہ اسکی ازدواجی زندگی اور کاروبار تباہ ہوتا گیا اور وہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھ سکی۔ وہ اپنے بچوں سے ناراض ہے کیونکہ انھوں نے اسکے لئے کچھ نہیں کیا۔ وہ خدا سے بھی ناراض ہے کیونکہ اسکی زندگی اب مایوسی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

کون ہے جو غصے میں نہیں آئے گا؟

ایسی صورتحال میں اکثر لوگ ناراض اور غصے میں آجائیں گے۔ لیکن انکو ایسا محسوس کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اگر وہ خدا کی محبت کو جان لیں اور یہ بھی کہ خدا نے اس مصیبت سے نکلنے کا راستہ پہلے ہی سے مہیا کر رکھا ہے۔ غصے اور معاف نہ کرنے کی وجہ سے تباہ ہو جانے والے لوگوں کی تعداد حیران کن ہے۔ ان لوگوں میں سے کچھ لوگ نہیں جانتے کہ غصہ کرنے سے بہتر کام اور وہ کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں بہت سی تعداد ایسے مسیحیوں کی ہے جو سب کچھ جانتے ہیں اور اسکے باوجود درست فیصلہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ اپنے جذبات کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں بجائے اسکے کہ وہ ان منفی جذبات کو چھوڑ کر بہتر اور مثبت قدم اٹھائیں وہ خود کو منفی جذبات واحساسات کی قید میں بند کر لیتے ہیں۔ اور بھرپور اور زندہ دل زندگی گزارنے کی بجائے اپنے منفی جذبات کے باعث لنگڑاتے ہوئے زندگی گزار دیتے ہیں۔

ہاں یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ غصے میں آجاتے ہیں اور ناراض ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سے بہتر راستہ بھی ہے: اور وہ یہ ہے کہ خود پر رحم کرتے ہوئے دوسروں کو معاف کر دیں۔ آپ اپنے اوپر سے مایوسی کی گرد جھاڑ کر خدا میں پھر سے قائم ہو سکتے ہیں۔ آپ ماضی کی بجائے مستقبل پر نظر

کر سکتے ہیں۔آپ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھ سکتے ہیں اوراس بات کی کوشش کر سکتے ہیں کہ دوبارہ انھیں نہ دہرایا جائے۔

اگرچہ ہم میں سے بہت سے سوزانا کی طرح بھیانک اور خوفناک صورتحال کا شکار نہیں ہوتے لیکن اسکے باوجود ایسی باتوں کی فہرست ختم نہیں ہوتی جنکے باعث ہم غصے اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔جیسا کہ پڑوسیوں کا بے وجہ بھونکتا ہوا کتا، بدعنوان حکومت، نامناسب ٹیکس، متوقع اضافی تنخواہ کا نہ ملنا، بے ہنگم ٹریفک، شوہر جو اپنی گندی جرابیں اورزیرجامہ غسل خانے کے فرش پر پھینک جاتا ہے، بچے جو آپکی محنت کی تعریف نہیں کرتے، وہ لوگ جو آپ کو نامناسب بات کہیں اور پھر معافی بھی نہ مانگیں، والدین جو شفقت کا اظہار نہیں کرتے، وہ بہن بھائی جو والدین کو دوسروں کی نسبت زیادہ پیارے اور لاڈلے ہوتے ہیں، جھوٹے الزامات، کبھی یہ بات اور کبھی وہ بات ---غصے میں آجانے اور معاف نہ کرنے کے یہ مواقعے ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہے کہ آپ یا تو معاف کردیں اور آگے بڑھیں یا پھر غصے اور ناراضگی سے بھرے رہیں۔

ان تمام حالات میں ہمارا قدرتی ردعمل ناراض ہوجانا، پریشان ہونا، کڑواہٹ سے بھر جانا، غصے میں آنا اور معاف نہ کرنا ہوتا ہے۔لیکن ہم ان منفی جذبات سے کس کو دکھ پہنچاتے ہیں؟ کیا اس شخص کو جس نے ہمیں دکھ پہنچایا؟ ایسا ممکن ہے جب ہم لوگوں کو اپنے غصے اور ناراضگی کے باعث زندگی سے جو ہمیں دکھ پہنچاتے ہیں خارج کردیں تو وہ درد محسوس کریں گے۔لیکن زیادہ تر ایسے لوگ اس بات سے واقف ہی نہیں ہوتے اور نہ ہی اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ ہم ان سے ناراض اور غصے میں ہیں! اور ہم غصے اور ناراضگی سے بھرے ہوئے انکے گرد منڈلاتے رہتے ہیں اور جو دکھ انھوں نے ہمیں پہنچایا اس کے بارے میں سوچ سوچ کر خود کو غصے سے بھرتے رہتے ہیں۔آپ نے کتنا ہی وقت صرف یہ سوچنے میں گزار دیا کہ جس شخص نے آپکو رنج پہنچایا ہے آپ اس شخص سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔اور اندر ہی اندر کڑھتے جاتے ہیں، اور اسطرح آپ خود کو پہلے سے بھی بڑھ کر پریشان کر لیتے ہیں؟ جب ہم خود کو اجازت دیتے ہیں کہ ہم ایسا کریں تو درحقیقت ناراض کرنے والے سے زیادہ ہم اپنے آپکو تکلیف پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

ایک طبی مطالعہ وتحقیق کے مطابق غصہ جسمانی ناسوروں سے لے کر برے رویے کی ایک وجہ ہے۔اورکم سے کم تر بھی یہ محض قیمتی وقت کا ضیاع ہے۔ہر وہ گھنٹہ جس میں ہم غصے سے بھرے رہتے ہیں اس گھنٹے میں شمار ہوتا ہے جو ہم نے استعمال کرلیا ہے اور اب ہم اسے واپس نہیں لے سکتے۔سوزانا اور اسکے خاندان نے بہت سے سال ضائع کردیے۔سوچیں کہ انھوں نے بہت سا وقت ایک دوسرے کی رفاقت کے بغیر غصے اور ناراضگی میں گزار دیا ہے۔زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے۔ہم نہیں جانتے کہ اپنے پیاروں کے ساتھ رہنے کیلئے ہمارے پاس کتنا وقت بچا ہے۔یہ کس قدر شرمناک بات ہے کہ صرف غصے اور ناراضگی کی وجہ سے ہم خود کو بہت سی خوبصورت یادوں اور رشتوں سے محروم کر لیتے ہیں۔میَں نے بھی اپنی زندگی کے کئی سال غصے اور کڑواہٹ میں گزارے جسکی وجہ وہ ناانصافیاں تھیں جو میری زندگی کے ابتدائی سالوں میں مجھ سے کی گئیں۔میرے اپنے رویے نے مجھ پر بہت سے مختلف طریقوں سے منفی اثر کیا۔اوراس سے میرا خاندان بھی متاثر ہوا۔غصے سے بھرے لوگ ہمیشہ دوسروں پر اپنا غصہ نکالتے ہیں کیونکہ جو ہمارے اندر ہے وہ باہر آتا ہے۔ہم یہ سوچتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمارے اندر پوشیدہ غصے سے واقف نہیں ہیں۔لیکن بالآخر یہ اپنے اظہار کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتا ہے۔

ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے اس میں اکثر باتیں ہمارے ساتھ زیادتی کی ہوتی ہیں۔لیکن اگر ہم خدا پر بھروسا کریں اور اسکی تابعداری کریں تو وہ اس زیادتی کی جو ہمارے ساتھ ہوئی تلافی کرے گا۔بدلہ لینا ایک عام خواہش ہے۔لیکن یہ ایسی بات نہیں جس میں ہم خود کو الجھانا پسند کریں۔ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نقصان کی تلافی کی جائے۔اور خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ یہ کام کرسکتا ہے۔

"کیونکہ اسے ہم جانتے ہیں جس نے فرمایا کہ انتقام لینا میرا کام ہے۔بدلہ میں ہی دونگا اور پھر یہ کہ خداوند اپنی امت کی عدالت کریگا۔"

(عبرانیوں 10:30)

یہ حوالہ اور اسی طرح کلام مقدس میں دوسرے حوالہ جات میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ میَں غصے اور کڑواہٹ سے نکل کر خدا پر بھروسا کروں جو اپنے طریقے سے مجھے بدلہ دیگا اور تلافی کریگا۔

مئیں آپکی حوصلہ افزائی کرتی ہوں کہ جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی کی جارہی ہے تو آپ ان حالات میں میری طرح ایمان کا قدم اٹھائیں۔جن لوگوں کو ہمیں معاف کرنے کی ضرورت ہے عموماً وہ اسکا حق نہیں رکھتے اور اکثر وہ ہماری معافی کی خواہش بھی نہیں رکھتے۔شاید وہ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپکو دکھ پہنچایا ہے یا پھر وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔لیکن اسکے باوجود خدا چاہتا ہے کہ ہم انھیں معاف کریں۔بظاہر یہ بات کافی حدتک زیادتی اور ناانصافی پر مبنی لگتی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ خدا ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جیسا وہ ہم سے کرتا ہے ہم بھی دوسروں کے ساتھ ویسا ہی کریں۔وہ ہمیں بار بار معاف کرتا ہے۔اور اسکی محبت ہمارے لئے غیر مشروط اور ہمیشہ جاری رہتی ہے۔

میرے لئے دوسروں کو معاف کرنا اسوقت آسان ہو جائے گا اگر مئیں کچھ دیر کیلئے یہ سوچو ں کہ مئیں نے بیشمار غلطیاں کیں ہیں۔اور مجھے نا صرف خدا بلکہ لوگوں کی معافی کی بھی ضرورت تھی۔جب مئیں اپنے بچپن کی زیادتیوں سے شفاء پانے کے عمل سے گزر رہی تھی تب میرا شوہر ڈیو میرے ساتھ نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آیا۔میرا یقین ہے کہ،"زخمی لوگ دوسروں کو بھی زخمی کرتے ہیں"۔ مئیں جانتی ہوں کہ مئیں اپنے خاندان کیلئے دکھ کا باعث تھی اور اس قابل نہ تھی کہ صحت مند رشتوں اور تعلقات کو پروان چڑھا سکوں۔لیکن مئیں ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا کرتی تھی۔یہ میرے اپنے زخموں اور ناواقفیت کا نتیجہ تھا۔مجھے زخمی کیا گیا اور دکھ پہنچایا گیا تھا اور مئیں صرف اپنے بارے میں سوچتی تھی۔ کیونکہ مئیں خود زخمی تھی اس لئے مئیں نے دوسروں کو بھی زخمی کرنا شروع کر دیا۔اس لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ درست موقع پر میرا سامنا کیا جاتا اور میری مشکل کو سمجھا جاتا اور بے شمار معافی دی جاتی ۔اور خدا نے یہ سارے کام ڈیو کے ذریعے میری زندگی میں کیے۔مئیں سوچتی ہوں کہ خدا اکثر اب یہی کام میرے وسیلہ سے دوسروں کیلئے بھی کرنا چاہتا ہے۔

کیا آپکو کبھی خدا اور لوگوں سے معافی حاصل کرنے کی ضرورت پڑی؟ میرا یقین ہے کہ اسکا جواب'ہاں' ہے۔آپ اپنے ان ایام کے بارے میں سوچیں اور اسطرح آپ دوسروں کو ضرورت پڑنے پر معاف کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

مہربانی سے اندر آنے سے پہلے اپنے غصہ باہر چھوڑ کر آئیں

کیا آپ نے کبھی پرانی 'کاؤ بوائز' (Western, Cow Boys movie) کی فلم دیکھی ہے جب انھیں حمام میں داخل ہوتے وقت اپنے ہتھیاروں کی پڑتال کروانی پڑتی ہے؟ میرے خیال میں یہ غصے کے تعلق سے ایک اچھی مثال ہے۔ غصہ ایک ہتھیار کی طرح ہے جسے ہم اپنے ساتھ لیے گھومتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہم ان لوگوں پر استعمال کرتے ہیں جو شاید ہمیں نقصان یا دکھ پہنچانے کی نہج پر ہوتے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے وہ کاؤ بوائز اپنے دفاع کیلئے جلدی سے اپنی پستول نکال لیتے ہیں۔ اگر انکے ہتھیار ان سے دروازے پر ہی نہ لے لیے جائیں تو وہ کسی بھی وقت انکا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہم بھی متواتر اپنے دفاع کیلئے اپنا غصہ دوسروں پر نکالتے رہتے ہیں۔ آئیے ہم اس بات کا عہد کریں کہ کہیں بھی جانے سے پہلے اپنے غصے کو گھر چھوڑ جائیں۔ دن کے آغاز اور باہر جانے سے پہلے اسے اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کریں۔ اور مسلسل کہیں، ''آج میں غصے کے بغیر گھر سے باہر جاؤں گا۔ اور محبت، رحم اور معافی کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔ اور ضرورت پڑنے پر فیاضی سے انکا استعمال کروں گا۔''

میں نے دریافت کیا ہے کہ خود کلامی میرے لئے بہت مددگار رہی ہے۔ میں مختلف چیزوں کیلئے خود سے بات کر سکتی ہوں۔ میں اپنے آپ سے غصہ کرنے یا اس پر قابو پانے کیلئے بات کر سکتی ہوں۔ خود کو دلائل کے ساتھ قائل کریں اور کہیں، ''غصے میں رہنا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ اور یہ بات خدا کو بھی ناپسند ہے۔ اس لئے میں اپنے آپکو اس سے خالی کرتا ہوں''۔ میں خود کو یاد دلاتی رہتی ہوں کہ میں غصے کو رد کرتے ہوئے اطمینان کا انتخاب کر کے اپنے اوپر رحم کرنے والی بنوں گی۔

شاید ہم یہ محسوس کریں کہ ہم درست قدم نہیں اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ہم یا تو خدا کو خوش کر سکتے ہیں یا پھر اپنے آپکو۔ اگر ہم خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو ہم خود کو وہ کام کرتے ہوئے پائیں گے جو اُن کاموں کے الٹ ہیں جو ہم اپنی ذات کیلئے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن ہماری ذات صرف جذبات تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے۔ اسکے علاوہ ہم آزاد مرضی بھی رکھتے

ہیں اوراس بات کاانتخاب کرسکتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا بھلا کیا برا ہے۔

غصہ شدیداورتباہ کن ہے

غصہ غضبناک، انتقامی اور قہر آلود جذبہ ہے۔ اسکا آغاز ایک احساس سے ہوتا ہے اور اگر اس پر نظر نہ رکھی جائے تو یہ بڑھتا ہوا الفاظ اور پر عملی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ یہ جذبات میں سب سے زیادہ شدید اور بتاہ کن جذبہ ہے۔ خدا کا کلام ہمیں غصے پر قابو پانا سیکھاتا ہے کیونکہ یہ اس راستبازی کو پروان نہیں چڑھنے دیتا جسکی وہ ہمارے لئے خواہش کرتا ہے (یعقوب 20:1)۔

خدا کا کلام سیکھاتا ہے کہ ہمیں قہر کرنے میں دھیما ہونا چاہیے۔ جب ہم محسوس کریں کہ غصہ ہمارے اندر لاوے کی طرح اُبل رہا ہے تو ہمیں اسکو روکنے اور ڈھانکنے کی ضرورت ہے۔ ہم خود کو بھڑکا سکتے ہیں اوران باتوں کے بارے میں سوچ سوچ کر اپنے مسائل کو مزید پیچیدہ کرسکتے ہیں۔ یعنی وہ باتیں جو غصے کو مزید بھڑکاتی ہیں۔ یا پھر جیسے ہی غصے اور قہر کے جذبات ہمارے اندر بھڑکنے لگیں تو ہمیں انکو روکنے کیلئے کچھ نہ کچھ کرسکتے ہیں۔ آپکو غصے کے خلاف جارحانہ انداز اپناتے ہوئے کہنا ہے، ''مَیں غصے میں رہنے سے انکار کرتا ہوں۔ مَیں کسی بات کا برا منانے سے انکار کرتا ہوں۔ خدا نے مجھے ضبط نفس دیا ہے اور مَیں اسکا استعمال کروں گا۔''

ایک دفعہ مجھے ایک پاسٹر کی کہانی سنائی گئی جس نے ایک خادم کو اپنے چرچ میں کلام سنانے کی دعوت دی۔ میزبان پاسٹر پہلی قطار میں بیٹھا پیغام سن رہا تھا۔ مہمان خادم نے بغیر حکمت کے میزبان پاسٹر کے تعلق سے منفی باتیں کرنا شروع کردیں۔ یہ باتیں کلیسیا کہ انتظامی اور مالی امور کے تعلق سے تھیں۔ وہ خادم صرف عام خیالات کا اظہار کررہا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اسکا مقصد کسی کو دکھ پہنچانا نہیں تھا۔ لیکن اسکے الفاظ میں تنقید اور کاٹ تھی۔ جب خادم یہ باتیں کررہا تھا تو میزبان پاسٹر سرگوشی کے انداز میں خود کلامی کرتے ہوئے کہتا جارہا تھا، ''مَیں غصے میں نہیں آؤں گا۔۔۔ مَیں غصے میں نہیں آؤں گا۔'' میزبان پاسٹر عمر اور حکمت میں مہمان خادم سے بہتر تھا۔ وہ اپنے مہمان کے جوش و جذبے کو پہچان چکا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مہمان خادم کے پاس علم کی بھی کمی ہے۔ اسطرح میزبان

پاسٹر نے مہمان خادم کے الفاظ کو اجازت نہ دی کہ وہ برا منائے یا غصے میں آئے۔

مَیں اس میزبان پاسبان کے جذبات کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہوں کیونکہ میں ٹیلی وژن پر انجیل کی منادی کرتی ہوں۔ اور بہت سی منسٹریز کے لوگ میرے خلاف منفی باتیں کہتے ہیں "یہ تو صرف ٹیلی وژن پر منادی کرنے والی ہے (televangelist)"۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ وہ خود ٹیلی وژن پر منادی کرنے کے مرحلے تک نہیں پہنچے۔ اور پھر دوسروں کو جنھیں خدا نے میڈیا اور ٹیلی وژن منسٹری کی بلاہٹ دی ہے اس طرح کے ناموں سے پکارتے ہیں۔

دوسروں کی عدالت اور ان پر تنقید کرنا نہایت آسان ہے۔ اور وہ اس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کن مراحل سے گزر کر اس مقام یا حالت تک پہنچے ہیں۔ اور جب لوگ برے اور ناپسندیدہ باتیں میرے خلاف کرتے ہیں تو مَیں خود کو یاد دلاتی ہوں کہ وہ اس لئے یہ باتیں کرتے ہیں کیونکہ وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ لوگ اکثر کہتے ہیں، "ٹیلی وژن پر منادی (televangelist) کرنے والے صرف لوگوں سے پیسہ بٹورنے کے چکر میں رہتے ہیں۔ ٹیلی وژن کے یہ مناد خود کچھ نہیں کرتے تا کہ کلیسیا کو بنائیں بلکہ یہ صرف اپنی ذات کیلئے کام کرتے ہیں نہ کہ خدا کی بادشاہت کیلئے"۔ یہ حقیقت ہے کہ اس دنیا میں ہر شعبہ میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جنکی نیت خراب ہوتی ہے اور وہ خالص نہیں ہوتے۔ لیکن یہ بات سراسر زیادتی ہوگی اگر ہم سب لوگوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کریں اور انھیں برا سمجھیں۔ اور یہ بات کلام کے منافی بھی ہے۔ جب مَیں اسطرح کی باتیں سنتی ہوں یا مجھے بتایا جاتا ہے کہ فلاں شخص یہ یا وہ کہہ رہا تھا تو مَیں فیصلہ کرتی ہوں کہ مَیں غصے میں نہیں آؤں گی اور نہ ہی برا مناؤں گی۔ کیونکہ مَیں جانتی ہوں کہ مَیں کچھ بھی بدل نہیں سکوں گی اور ایسا کرنا کسی بھی طرح میرے لئے فائدہ مند نہ ہوگا۔

جب مَیں ٹیلی وژن پر لوگوں کو دعوت دیتی ہوں کہ وہ مسیح کو قبول کریں تو ہماری منسٹری کو لوگوں کی جانب سے بڑی تعداد میں جوابات موصول ہوتے ہیں اور لوگ ردعمل کرتے ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں کو ایک چھوٹی کتاب بھیجتے ہیں جس میں انکے لئے ہدایات ہوتی ہیں کہ وہ کسطرح ایک اچھی مقامی کلیسیا میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ وہ بات ہے جو ہم پر تنقید کرنے والے شاید نہ جانتے ہوں۔

میَں نے خود کو وہ کام کرنے کیلئے مخصوص کرر کھا ہے جو میَں جانتی ہوں کہ خدا نے مجھے کرنے کی بلاہٹ دی ہے اور میَں اس ضمن میں تنقید کرنے والوں سے پریشان نہیں ہوتی۔میَں انکو جواب نہیں دے سکتی لیکن ایک دن خدا انھیں جواب دے گا۔

دوسروں کی عدالت کرنا اوران پر تنقید کرنا آسان ہے۔اور ہم اکثر یہی کہتے ہیں ''ہمیں ساری بات کا پتا ہے''۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جو واقعی ساری حقیقت سے واقف ہوتے ہیں۔لیکن صرف خدا ہی تمام علم اور بھیدوں کی واقفیت رکھتا ہے اور یہ صرف اُسی کا کام ہے۔میَں جانتی ہوں کہ آپ کے پاس بھی بہت سی مثالیں ہوں گی لیکن سب سے بہتر بات یہ ہوگی کہ آپ ایسے شخص کیلئے دعا کریں جو اپنے الفاظ سے آپکا دل دکھاتا ہے۔اور پھر اس بات کا بھی فیصلہ کریں کہ آپ اسکی باتوں کا برا نہیں منائیں گے۔اور اسکے بارے میں بہتر سوچ رکھنے کا چناؤ کریں گے۔ہم سب کو دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم کسی کو اپنی باتوں سے زخمی نہ کریں اور نہ ہی دوسروں کی باتوں کا برا منائیں۔

باب 2

غصے کے جذبات

وہ لوگ جو خدا کے بغیر زندگی گزارتے ہیں غصے کے جذبات سے پریشان نہیں ہوتے۔ کیونکہ انکے خیال میں حالات یا معاملات کو سدھارنے کا یہی طریقہ ہے یا پھر جو وہ چاہتے ہیں اسے حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ مسیحی لوگ غصے کی وجہ سے پریشان ہوجاتے ہیں اور اکثر اس تعلق سے الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں۔ خدا کا خوف رکھنے والے کے طور پر ہم اکثر یہ سوچتے ہیں کہ بطور مسیحی ہمیں یہ بات زیبا نہیں دیتی کہ ہم غصہ کریں۔ لیکن جب ہم غصے کے جذبات کا سامنا یا تجربہ کرتے ہیں تو ہم خود کو مجرم محسوس کرتے ہیں۔ اور ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے جبکہ ہم یہ چاہتے ہی نہیں کہ ہم غصہ کریں۔

مَیں گذشتہ پینتیس برس سے خدا کے کلام کا سنجیدگی سے مطالعہ کر رہی ہوں۔ اور مَیں آپکو بتانا چاہتی ہوں کہ مَیں بھی غصہ کرنا نہیں چاہتی۔ مَیں اپنی زندگی میں پاک روح کے تعاون سے مسلسل اس بات پر محنت کرتی رہی ہوں کہ کسطرح اپنے غصے کو قابو میں رکھوں۔ مَیں ایک امن پسند عورت ہوں اور تمام تعلقات اور رشتوں میں ہم آہنگی اور یگانگت کی طلبگار ہوں۔ مَیں لڑائی جھگڑے سے نفرت کرتی ہوں! لیکن اسکے باوجود حال ہی میں کافی طویل عرصے کے بعد اچانک مَیں غصے میں آ گئی۔ جذبات آسانی سے بھڑک سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی توقع نہیں کرنی چاہیے کہ یہ ہمارے اندر موجزن نہیں ہوں گے۔ لیکن ہم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ جذبات ہم پر حکمرانی نہ کرنے پائیں۔ خدا کے کلام میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ غصے کے جذبات گناہ ہے۔ لیکن یہ اسوقت گناہ کی صورت اختیار کرلیتا ہے جب ہم مناسب طور پر اس پر قابو نہیں پاتے یا پھر ہر وقت غصے سے بھرے رہتے ہیں۔ پولس رسول ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ سورج ڈوبنے تک ہمارے خفگی ختم ہوجانی چاہیے (افسیوں 4:26-27)۔ اس

سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام لوگ غصے کے جذبات کا تجربہ کرتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ جلد ہی اپنے غصے پر قابو پایا جائے اور خفگی کو ختم کیا جائے۔ لیکن میرے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ میں اس تعلق سے دعا کروں اور وہ فیصلہ کروں جو میرے جذبات سے بڑھ کر ہو۔

زیادہ عرصہ پہلے کہ بات نہیں کہ مَیں اپنی خالہ سے فون پر گفتگو کر رہی تھی۔ مَیں اور ڈیوکئی سالوں سے انکی مالی معاونت کررہے ہیں کیونکہ وہ بیوہ ہیں اور انکی آمدن انکی ضروریات پوری کرنے کیلئے کافی نہیں ہے۔ میرے پاس عدالتی اختیار ہے کہ جب کبھی میری خالہ کو طبی امداد یا کسی ایمرجنسی طبی سہولت کی ضرورت پیش آتی ہے تو میڈیکل سنٹر والے جہاں وہ رہتی ہیں مجھے کال کرتے ہیں اور مَیں انکی ضرورت پوری کردیتی ہوں۔ مَیں چاہتی تھی کہ میری بیٹی کا نام بھی عدالتی اختیار کی فہرست میں شامل ہوتا کہ ہنگامی صورتحال اور میری غیر موجودگی میں وہ میرے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے میری خالہ کی ضرورت پوری کر سکے۔ اس لئے مَیں نے اپنی بیٹی کو ضروری کاغذات پر خالہ کے دستخط کروانے کیلئے انکی رہائش گاہ پر بھیجا۔ لیکن میری خالہ نے دفاعی انداز اختیار کرتے ہوئے کاغذات پر دستخط کرنے سے انکار کردیا اور اسکے ساتھ سختی سے پیش آئیں۔ جب میری بیٹی نے مجھے ان سب باتوں کے بارے میں بتایا تو مَیں یکدم غصے سے بھڑک اٹھی۔ مَیں توقع کررہی تھی کہ میری خالہ مجھ پر بھروسا کرتے ہوئے میری ہدایات پر عمل کریں گی۔ اس لئے مَیں نے انھیں فون کیا اور انکو وہ سب کچھ یاد دلایا جو مَیں انکے لئے کرتی آئی تھی۔ اور انکے خودغرضانہ رویے پر کڑی تنقید کی۔ ہم دونوں ہی غصے میں تھیں اور ایک دوسرے سے ایسی باتیں کیں جو ہمیں نہیں کرنی چاہیے تھیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مَیں سمجھتی تھی کہ مَیں غصہ کرنے اور ناراض ہونے میں حق بجانب ہوں۔ لیکن مَیں اس امر میں غلطی پر تھی۔ اس لئے خود کو حق بجانب سمجھتے ہوئے مَیں نے تین دن تک خود کو غصے سے بھرے رکھا اور اس دوران مَیں انتظار کرتی رہی کہ وہ فون کر کے مجھ سے اپنے رویے کی معافی مانگیں۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہ ہوا۔ ان تین دنوں کے دوران مَیں نے خاندان کے کئی لوگوں اور ایک دوست سے اس موضوع پر بات کی اور انھیں بتایا کہ میری خالہ کس قدر خودغرض ہے۔ اور یہ دوسری غلطی تھی جو مَیں نے کی۔ یقیناً خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ ہم لوگوں کی عیب جوئی نہ کریں اور نہ ہی ایسی بات کہیں

جس سے انکی ساکھ خراب ہو جائے۔ اور نہ ہی ہمیں لترا پن کرنے والے اور قصے کہانیاں سنانے والوں کی طرح رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ہر دفعہ جب مَیں سب کو یہ کہانی بتاتی تو میرے غصے میں مزید اضافہ ہوتا جاتا اور پہلے کی نسبت زیادہ ابلنے اور کھولنے لگتا۔ مَیں دیانت داری سے کہوں گی کہ مَیں نے کئی سالوں سے اس قسم کے جذبات کا ایسا تجربہ پہلے کبھی نہیں کیا۔

لیکن اصل میں ہوا کیا تھا؟ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو مَیں اس وقت بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی۔ مَیں اب یہ سمجھتی ہوں کہ اس وقت مَیں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ مَیں تھکی ہوئی تھی اس لئے مَیں نے اس بات کی زحمت نہ کی کہ مَیں خالہ کو پوری صورتحال کے بارے میں سمجھاؤں۔ اور اپنے غصے پر قابو نہ رکھتے ہوئے اور اپنی اس بیوقوفی کے باعث الجھن اور پریشانی کیلئے دروازہ کھول دیا۔ اس دن مَیں نہ صرف تھکی ہوئی تھی بلکہ اس سے پیشتر مَیں اپنی ماں اور خالہ کی ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے میں لگی ہوئی تھی۔ مَیں اپنے اوپر دباؤ محسوس کر رہی تھی اور چاہتی تھی کہ ان سب باتوں کا کوئی آسان حل تلاش کروں۔

اس واقعہ کے چوتھے دن مَیں نے محسوس کیا کہ میرے اندر کا غصہ خدا کے کلام کا مطالعہ کرنے اور اسکے ساتھ رفاقت میں میرے لئے رکاوٹ کا سبب بن رہا ہے۔ مَیں متواتر اس ساری صورتحال کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اور میرے لئے مشکل ہو رہا تھا کہ مَیں ان سب باتوں کے بارے میں نہ سوچوں۔ جب تک مَیں مشکل معاملات کو سلجھا نہیں لیتی میرے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مَیں نے محسوس کرنا شروع کر دیا کہ خدا چاہتا ہے کہ مَیں خالہ کو فون کر کے ان سے معافی مانگوں۔ اور مَیں سچ کہوں گی مَیں ایسا کرنے سے گریز کر رہی تھی۔ لیکن مَیں نے جسقدر اپنے دل کو خدا کے حضور میں کھولا اور پیش کیا اسی قدر مجھے خالہ کے حالات کا واضح طور پر اندازہ ہونا شروع ہو گیا۔ وہ چوراسی سال کی بوڑھی عورت ہے اور دن بدن آزادی اور خودمختاری کھو رہی ہیں۔ اور اس بات کو قبول کرنا انکے لئے نہایت مشکل ہو رہا ہے۔ انکے نقطہ نظر سے شاید وہ اپنی بدلتی ہوئی صورتحال کو دیکھ کر حیران اور صدمے کی حالت میں ہیں۔ اور پھر مَیں نے اچانک سے انھیں وہ کاغذات بھیج دیے تا کہ وہ ان پر دستخط کر دیں تا کہ میری بیٹی میری غیر موجودگی میں انکی طبی ضروریات کی دیکھ بھال کر سکے۔ اور پھر انھیں وضاحت بھی

پیش نہ کی کہ میَں ایسا کیوں کر رہی ہوں۔ بالآخر میَں نے انھیں فون کیااوران سے اپنے غصے کی معافی مانگی۔لیکن مجھے یہ جان کر حیرانگی ہوئی کہ وہ بھی اپنے رویے پر شرمندہ تھیں اور انھوں نے بھی مجھ سے معافی مانگی۔اور بتایا کہ انکے رویے کی وجہ الجھن اور پریشانی تھی۔اوراسطرح دومنٹ کے اندر اندر سارا معاملہ آسانی سے سلجھ گیا۔اور میَں نے اور خالہ نے اپنے اطمینان کو دوبارہ حاصل کرلیا۔

اس واقعہ کے بعد میَں نے یہ جان لیا کہ میَں اس ساری صورتحال میں خدا کی حکمت کے ساتھ مختلف اور بہتر ردعمل کا اظہار کرسکتی تھی۔اور اپنی خالہ کے احساسات کا بھی بہتر طور پر خیال رکھ سکتی تھی۔میَں نے خدا کے حضور حقیقی طور پر توبہ کی اور خاص طور پر اس بات کیلئے کہ میَں نے تین دن تک غصے کو اپنی زندگی میں رہنے کا موقع دیا اور اس بات کیلئے بھی کہ میَں نے دوسروں کے ساتھ اپنی خالہ کی عیب جوئی کی۔

میَں نے یہ کہانی اسلئے بیان کی تا کہ آپ جان سکیں کہ چاہے ہم خود کو کتنا ہی اچھا مسیحی تصور کریں غصہ کسی وقت بھی ہم پر یکدم غلبہ پا سکتا ہے۔ہم غصے کی آزمائش سے مبرا نہیں ہیں۔ مجھے حقیقت میں اس بات کا افسوس ہے کہ میَں نے تین دن تک خود کو غصے کے حوالے کیے رکھا۔لیکن میَں اس بات کیلئے خدا کا شکر کرتی ہوں کہ میَں نے اسے اپنی زندگی میں کڑواہٹ کی جڑ نہیں بننے دیا تا کہ یہ میرے اندر زہر نہ گھولتا رہے۔

خدا قہر کرنے میں دھیما ہے۔اور ہمارا رویہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔خدا اپنے قہر کو روکتا ہے یعنی وہ اسے قابو میں رکھتا ہے۔ یہ ضبط نفس ہے۔خدا اکثر اپنے غضب اور قہر کو روک لیتا(زبور 38:78) ہے۔ روک لینے سے مراد قابو کرنا ہے۔ یاد رکھیں کہ ضبط نفس (پرہیز گاری) پاک روح کے پھلوں میں سے ایک ہے۔ یہ خدا کی خوبیوں میں سے ایک ہے جسکواُس نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔ہم بائبل مقدس میں کئی بار پڑھتے ہیں کہ جب لوگوں نے خدا کو غصہ دلایا تو خدا پھر بھی غضب اور قہر سے باز رہا۔اپنی خالہ کے ساتھ ناراضگی کو دور کرنے میں مجھے چار دن لگے۔اور یہ کسی طرح سے بھی قابل فخر بات نہیں ہے۔ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارا رویہ زیادہ سے زیادہ روحانی اور خدا کے کلام کے مطابق ہوتا جائے۔مندرجہ ذیل کلام کے حصہ سے مثال ہمارے لئے راہنما ثابت

ہوگی:

"ہمارے باپ دادا مصر میں تیرے عجائب نہ سمجھے۔ انھوں نے تیری شفقت کی کثرت کو یاد نہ کیا بلکہ سمندر پر یعنی بحرِقلزم پر باغی ہوئے۔" (زبور 8-7:106)

اگرچہ بنی اسرائیل باغی تھے اور سزا کے لائق تھے تو بھی خدا نے اپنی محبت اور شفقت کی خاطر انھیں معاف کیا۔ دوسرے لفظوں میں خدا محبت ہے اور اسکی محبت چراغ کی روشنی کی طرح نہیں ہے جسے وہ جلاتا اور بجھاتا رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ یکساں رہتا ہے اور کسی انسان کا رویہ اسکی فطرت کو بدل نہیں سکتا۔ لیکن مَیں نے اپنی خالہ کے رویے کو اجازت دی کہ میں اپنی روحانی فطرت کو چھوڑ کر جسمانی حالت میں آجاؤں۔ لیکن کیا غصہ کرنے سے پہلے مَیں نے سوچا؟ اور اگر ایسا کرتی تو صورتحال اور نتائج فرق ہوتے۔ مَیں نے خدا کے کلام پر عمل کرنے اور اسکی مثال کی پیروی کی بجائے اپنے جذبات کے تحت ردِعمل ظاہر کیا۔ مَیں اپنی زندگی میں کئی سالوں تک اس قسم کی صورتحال میں ایسا ہی رویہ اختیار کرتی رہی ہوں۔ غصہ کرنا میرے لئے روز کا معمول رہا جب تک کہ مَیں نے خدا کو اجازت نہ دی کہ مجھے تبدیل کرے۔

اگلے باب میں مَیں بیان کروں گی کہ کسطرح ڈیو نے میرے برے رویے کا سامنا کیا لیکن اس نے میرے ساتھ زیادتی یا بدتمیزی کبھی نہیں کی۔ ڈیو کا استقلال، مستقل مزاجی کی خوبی اور مسلسل پیار کے اظہار نے میرے اندر خواہش پیدا کی کہ مَیں اپنے برے رویے کو تبدیل کروں۔ لیکن اگر ڈیو غصے میں آتا اور مجھ پر چیختا چلاتا، الزام لگاتا یا دھمکی دیتا تو ہمارا رشتہ ختم ہو جاتا۔ اور شاید مَیں تبدیل بھی نہ ہو پاتی۔ مَیں اپنی زندگی کے اس مقام پر تھی جب مجھے حقیقی پیار کی ضرورت تھی اور ڈیو نے وہ پیار مجھے عملی طور پر دکھایا۔

اکثر اوقات الفاظ کافی نہیں ہوتے۔ پیار بھرے لفظ کہنا ہمارے معاشرے میں ایک عام بات ہے۔ میرے باپ نے مجھے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا اور پھر بھی مجھ سے کہتا تھا کہ اسے مجھ سے پیار ہے۔ میری ماں جس نے مجھے تنہا چھوڑ دیا وہ بھی مجھے بتاتی کہ وہ مجھ سے پیار کرتی ہے۔ میرے دوست

مجھ سے جھوٹ بولتے کہ وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ ان کے الفاظ میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔لیکن ڈیو نے نہ صرف مجھے بتایا کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے بلکہ اس نے عملی طور پر اسے ثابت بھی کیا۔اس نے مجھے وہ پیار دیا جو خدا لوگوں کے وسیلہ ہمیں دینا چاہتا ہے۔یعنی خدا کا اپنا پیار!

بے قابو غصہ

بے قابو غصہ جلد ہی غضب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ غضب بہت بری چیز ہے۔ غضب کی حالت میں لوگ ہر قسم کی بات کر جاتے ہیں یا کوئی قدم اٹھا لیتے ہیں جو انکی زندگی بدل کر رکھ دیتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی ایسی بات سنی ہے، ''میَں اس قدر غصے میں تھا کہ مجھے کچھ سمجھ میں ہی نہیں آیا؟'' اپنی خالہ سے جھگڑتے وقت میری بھی یہی حالت تھی۔میَں اب یہ سمجھتی ہوں کہ میرا غصہ اس صورتحال کے تناسب سے زیادہ تھا۔میرے خیال میں میرے اندر پہلے ہی سے کچھ ناراضگی اور خفگی تھی جو اندر ہی اندر بڑھتی جا رہی تھی۔اور اپنی خالہ کے ساتھ جھگڑا تو وہ آخری تنکا تھا جس کے باعث میرے اندر جمع شدہ غصہ ابل پڑا۔

جب کوئی شخص ہم پر اپنا غصہ نکالتا ہے تو اسکے پیچھے وجوہات کچھ اور ہوتی ہیں اور غصے کا تعلق صرف اس معاملے تک محدود نہیں ہوتا۔ ٹریفک میں گاڑی چلاتے ہوئے شاید ہم کسی کو ناراض کر دیں کیونکہ ہم نے چھوٹی اور سادہ سے غلطی کی یعنی مناسب طور پر دائیں یا بائیں مڑنے کا اشارہ نہیں دیا۔ مسئلہ اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنا شدید ردعمل ہوتا ہے۔ ہم سادہ سی غلطی کرتے ہیں اور کوئی ہم پر برس پڑتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ غصہ صرف ہم پر نہیں ہی نکالا جا رہا ہوتا بلکہ اسکی کوئی اور بھی وجہ ہے۔ شاید کئی سالوں سے یہ انکے اندر بڑھتا رہتا ہے اور اسکی وجہ انکی زندگی کے وہ مسائل اور مشکلات ہیں جنکا انھیں حل نہیں مل سکا۔ آجکل متعدد بار ہم یہ بات سنتے رہتے ہیں کہ فلاح شخص نے کسی عمارت میں داخل ہو کر بہت سے لوگوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اپنے غیض و غضب میں اس شخص نے ان لوگوں کو قتل کر دیا جنکو وہ جانتا بھی نہیں تھا۔لیکن آخر کیوں؟ اسکے اندر غصہ بے قابو ہو کر شدید جسمانی تشدد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

آج قید خانوں میں کتنے قیدی ہیں جو صرف اس لئے وہاں پر ہیں کیونکہ انھوں نے غصے میں بے قابو ہو کر کسی کو قتل کیا؟ کتنے لوگوں نے حقیقت میں اپنے رشتوں اور تعلقات کو تباہ و برباد کر دیا ہے؟ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ انھوں نے غصے میں نہایت نامناسب اور دل دکھا دینے والی باتیں کیں۔ سوچیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد کتنی زیادہ ہوتی جو کہ ایک بہتر زندگی بسر کر رہے ہوتے اگر انھیں یہ تعلیم دی جاتی کہ انھیں اپنے غصے کے جذبات کو کیسے قابو میں رکھنا چاہیے۔

شدید غصے کی حیران کن مثال وہ یہودی ہیں جنھوں نے مسیح کو مصلوب کرنے کیلئے دوسروں کو ابھارا۔ اس طرح کی ناانصافی کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ لیکن اسکے باوجود خدا نے معاف کیا اور ہماری نجات اور کفارے کا منصوبہ بنایا۔ یہ خدا کی عجیب محبت ہے!

شدید غصے سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ جب آپکے اندر غصے کے جذبات بھڑکنے لگیں تو ایک سے سو تک یا پھر ایک ہزار تک گنتی گننا شروع کر دیں۔ اگر غصہ بہت شدید ہو تو اس سے زیادہ بھی گنتی گن سکتے ہیں۔ آپ اسوقت تک گنتی گنیں جب تک آپکا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا۔ کوئی بات کہنے یا کسی بھی ردِعمل سے پہلے یہ مشق کریں۔ میں ہمیشہ کہتی ہوں، ''جذبات کو ٹھنڈا ہونے دو اور پھر کوئی فیصلہ کرو۔''

اپنی جذباتی توانائی کو غصے کی صورت میں ضائع نہ کریں

غصے میں آنے کیلئے بہت توانائی اور قوت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ غصہ کرنے کے بعد آپ کس قدر تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں؟ مَیں نے اسکا مشاہدہ کیا ہے۔ اور عمر کے جس حصے میں مَیں ہوں مَیں یہ سمجھ چکی ہوں کہ مَیں اب مزید توانائی اور وقت ضائع نہیں کر سکتی۔ غصہ صرف وقت ضائع کرتا ہے اور یہ کسی بھی طور سے ہمارے لئے بھلائی پیدا نہیں کرتا جب تک یہ غصہ کلام کے مطابق 'راست غصہ' نہ ہو۔ لیکن یہ ایک علیحدہ موضوع ہے جس کیلئے ایک باب مختص کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے یہ جان لیا ہے کہ جب مَیں بہت زیادہ غصے میں آجاتی ہوں تو مجھے اپنے غصے پر قابو پانے کیلئے بہت وقت لگ جاتا ہے۔ لیکن بالآخر مَیں نے یہ سیکھ لیا کہ اپنی تمام تر توانائی کو غصے میں

آنے اور پھر اسے ٹھنڈا کرنے میں سرف کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کم توانائی کے ساتھ پہلے ہی غصے کو قابو میں لاؤں۔ میَں آ پکو ایک اچھی تجویز دینا چاہوں گی۔ اگر آپ کسی شخص کے ساتھ متفق نہ ہوں تو اس شخص کو خدا پر چھوڑ دیں۔ خدا سے پوچھیں کہ کون غلطی پر ہے اور کون درست ہے۔ اور اگر خدا آپ پر یہ ظاہر کرے کہ آپ غلطی پر ہیں تو اس حقیقت کا سامنا کرنے کیلئے خود کو ذہنی طور پر تیار رکھیں۔

بہت سالوں تک میَں نے ڈیو کے ساتھ معمولی نوعیت کے مسائل پر بحث کرنے میں اپنی توانائی ضائع کی۔ اور وہ باتیں اور مسائل کوئی خاص معنی بھی نہیں رکھتے تھے۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ میَں خود کو درست ثابت کرنا چاہتی تھی۔ لیکن محبت اپنے حقوق سے دست بردار ہو جاتی ہے (1 کرنتھیوں 5:13)۔ حق پر ہونا ہی کافی نہیں ہے! خود کو درست اور سچا ثابت کرنے میں ہم جتنی توانائی خرچ کر دیتے ہیں حقیقت میں اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ میَں ڈیو کے ساتھ اسوقت تک بحث کرتی رہتی تھی جب تک کہ وہ یہ کہنے پر مجبور نہ ہو جاتا کہ 'ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو' تو اسکے باوجود بھی یہ میری شکست ہی ہوتی تھی۔ کیونکہ میَں نے اپنے رویے سے خدا کو مایوس کرتی تھی۔ اور دوسرے لوگوں کیلئے کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کرتی تھی۔

اطمینان اور صلح ہماری قوت ہے لیکن غصہ ہمیں کمزور بناتا ہے۔ اس لئے آئیں خدا اور لوگوں کے ساتھ صلح کے طالب ہوں اور اسکے لئے جستجو اور تعاقب کریں۔

> ''چنانچہ جو کوئی زندگی سے خوش ہونا اور اچھے دن دیکھنا چاہے وہ زبان کو بدی سے اور ہونٹوں کو مکر کی بات کہنے سے باز رکھے۔ بدی سے کنارہ کرے اور نیکی کو عمل میں لائے۔ صلح کا طالب ہو اور اسکی کوشش میں رہے''۔
>
> (1 پطرس 3:10-11)

مجھے امید ہے کہ آپ نے مندرجہ بالا حوالہ کو دھیان سے پڑھا ہوگا۔ مجھے اس آیت نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ مجھے صرف صلح کیلئے دعا نہیں کرنی بلکہ مجھے اسکا طالب ہونے، جستجو کرنے اور پورے دل سے اسکی تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے اس بات کیلئے تیار ہونے کی ضرورت تھی کہ میَں اپنی زندگی میں مناسب تبدیلیاں کروں اور دوسروں کو اپنی زندگی میں جگہ دوں تا کہ دوسروں کے ساتھ صلح

میں زندگی بسر کروں۔ اپنی خالہ کوفون کرنے سے پہلے مجھے خود کوحلیم کرنے کی ضرورت پڑی تا کہ مَیں ان سے معافی مانگ سکوں۔ اور اگر مَیں حقیقت میں صلح کی طلبگار تھی تو میرا ایسا کرنا ضروری تھا۔

آپ کے نزدیک صلح اور اطمینان کی کیا حیثیت ہے؟ اگر آپ اسے اتنا زیادہ اہم نہیں سمجھتے تو آپ کبھی بھی اسے حاصل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کریں گے۔ اپنے غصے پر قابو رکھنا، دوسروں کو فراخ دلی اور جلد از جلد معاف کرنا صلح اور اطمینان کو قائم رکھنے کے مختلف پہلو ہیں۔ لیکن کیا آپ اپنی خواہش کو قربان کر دینے کیلئے تیار ہیں؟ خاص طور پر خود کو درست ثابت کرنے کی خواہش کو۔ اس طرح ہم ہر روز یسوع مسیح میں مہیا کردہ اطمینان اور خدا کے ساتھ صلح کا لطف اٹھا سکیں گے۔ مَیں نے یہ بات دریافت کی ہے کہ مَیں خود کو جتنا سچا اور راست ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہوں خدا اُس سے بڑھ کر اور بہتر طور پر یہی کام میرے لئے کر سکتا ہے۔ خدا کو اپنی زندگی میں آنے دیں اس طرح آپ اسکے ساتھ صلح اور اسکے اطمینان سے زیادہ لطف اندوز ہوں گے۔

یہ ضروری نہیں کہ غصے کے جذبات آپ پر حکومت کرتے رہیں۔ یہ ہمیشہ آس پاس موجود رہتے ہیں تا کہ موقع ملنے پر اپنی بدصورتی کو ظاہر کریں۔ لیکن پاک روح کی راہنمائی اور ضبطِ نفس کے ساتھ ہم ان پر غالب آسکتے ہیں۔ خدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ جب ہم اپنے دشمن کا سامنا کریں گے تو وہ ہمیں قوت عطا کریگا۔ اور مَیں یہ سمجھتی ہوں کہ غصہ میرا دشمن ہے اور مَیں خود کو اسکے حوالے کرنے کیلئے بالکل بھی تیار نہیں ہوں گی۔ اس لئے خود پر رحم کریں۔۔۔ اور غصہ کرنا چھوڑ دیں، اسے دباتے جائیں اور خدا کے اطمینان سے لطف اٹھاتے جائیں۔

باب 3

غصے کی جڑیں

بہت سی باتیں ہیں جو ہمیں غصہ دلاتی ہیں۔لیکن کچھ ایسے لوگ ہیں جو کسی خاص بات کی وجہ سے غصے میں نہیں رہتے۔ وہ صرف غصے میں ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہم نہیں جانتے کہ ہمارے غصے کی اصل وجہ کیا ہے۔ میرے پاس اکثر لوگ آتے ہیں جو یہ کہتے ہیں، ''مجھے بہت غصہ آتا ہے لیکن مَیں یہ نہیں جانتا کہ کیوں۔۔۔میرے ساتھ کیا غلط ہو رہا ہے؟'' ایسے لوگوں کی زندگی میں غصے کی کوئی خاص جڑ یا وجہ ہوتی ہے۔ دعا کے وسیلہ اور کچھ کریدنے کے بعد، اور بہت سے حقائق کا سامنا کرنے کے بعد وہ جڑ اور وجہ سامنے آجاتی ہے۔ مَیں نے یہ جان لیا ہے کہ اگر مَیں واقعی چاہوں اور خدا سے پوچھوں تو خدا مجھ پر یہ ظاہر کرے گا کہ میرا اصل مسئلہ کیا ہے۔ اور جو کچھ وہ مجھے بتائے گا ضروری نہیں کہ وہ ایسی بات ہو گی جو مَیں سننا پسند کروں گی۔ اور خاص طور پر اس وقت جب وہ مجھے یہ بتائے کہ مسئلے کی اصل وجہ مَیں خود ہوں۔لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم سچ کا سامنا کریں تا کہ سچائی ہمیں آزاد کرے۔

جب تک مَیں درمیانی عمر تک نہ پہنچی غصہ میرے لئے ایک مسئلہ بنا رہا۔ اور جب کبھی کوئی کام میری مرضی کے مطابق نہ ہوتا تو مَیں فوراً غصے سے بھڑک اُٹھتی۔ کیونکہ مَیں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ ناراض اور غصے میں رہنے والے لوگوں کا تعلق ایسے خاندانوں سے ہوتا ہے جہاں غصہ موجود ہو۔ یہ وہ رویہ ہے جو کہ سیکھا جاتا ہے (learned behavior)۔ اور جب تک اسکا سامنا نہیں کیا جاتا یہ موجود رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اعداد و شمار کے مطابق وہ مرد جو اپنی بیویوں پر تشدد کرتے ہیں وہ اس سے پہلے اپنے باپ کو اپنی ماں پر تشدد کرتا ہوا دیکھ چکے ہوتے ہیں۔ اگرچہ اُس

وقت وہ اس بات سے سخت نفرت رکھتے تھے کہ انکی ماں سے برا سلوک کیا جارہا ہے۔لیکن بعد میں اپنی عملی زندگی میں وہ اپنے معاملات کو سدھارنے کیلئے وہی راستہ اور رویہ اختیار کرتے ہیں۔

میرا باپ متواتر میری ماں کے ساتھ تشدد کیا کرتا تھا۔ اور خاص طور پر اسوقت جب وہ شراب کے نشے میں ہوتا۔میرا باپ نہایت غصیلا شخص تھا۔اگرچہ ہم اپنے باپ کے غصے کی اصل جڑ اور تہہ تک تو نہیں پہنچ سکے۔لیکن ہم نے یہ ضرور دریافت کیا کہ ہمارا دادا بھی بہت غصیلا تھا اور اسے خوش کرنا آسان بات نہ تھی۔اور وہ غصے کے ذریعے سارے خاندان اور نظام کو کنٹرول کرتا تھا۔بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ گناہ اور رویے ہمیں وراشت میں ملتے ہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک کوئی ایک شخص خدا کی محبت سے نہ بھر جائے اور الٰہی اصولوں کو زندگی پر لاگو نہ کرنا شروع کردے(استثنا 5:8-10)۔

میرے خاندان میں غصے اور تشدد کا جو نسل در نسل سلسلہ چلا آرہا تھا میری آنکھوں کے سامنے اختتام کو پہنچ چکا ہے۔اسی طرح خدا چاہتا ہے کہ وہ تمام لوگ جو غصے کا شکار ہیں اس بھنور سے نکل آئیں۔

کچھ دیر کیلئے آپ اپنے خاندان کے بارے میں سوچیں جہاں آپ نے پرورش پائی۔سوچیں کہ آپکے گھر کا ماحول کیسا تھا؟ گھر میں موجود بالغ افراد اختلاف کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے تھے؟ کیا گھر میں لوگ دکھاوے اور ریاکاری کا مظاہرہ کرتے تھے یا پھر سچائی اور صاف گوئی سے ایک دوسرے کا سامنا کرتے تھے؟ اگر آپ کا شمار اُن بابرکت لوگوں میں سے ہوتا ہے جنھیں روحانی اور اچھا ماحول میسر تھا تو آپکو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔کیونکہ آپکو زندگی کیلئے ایک اچھا آغاز ملا۔اور وہ لوگ جنھیں اچھا ماحول نہیں ملا وہ خدا کی محبت اور کلام کی سچائی کے وسیلہ سے بحالی حاصل کرسکتے ہیں۔

الٰہی طریقے سے لوگوں کا سامنا کیسے کیا جائے

میرا باپ پرتشدد شخصیت کا مالک تھا۔لیکن میری ماں نے کبھی انکا سامنا نہیں کیا تھا۔ کیونکہ وہ ڈرپوک اور شرمیلی تھی۔اسطرح وہ اپنے شوہر کے پرتشدد اور زیادتی پر مبنی اختیار کے نیچے دبی

رہیں۔وہ نہ صرف اپنی حفاظت کرنے میں ناکام رہیں بلکہ وہ مجھے بھی تحفظ فراہم نہ کرسکیں۔اس لئے مجھے اپنی ماں کی اس کمزوری سے نفرت ہوگئی۔اورمیَں نے ارادہ کرلیا کہ میَں کبھی بھی اپنی ماں کی طرح کمزوری نہیں دکھاؤں گی اور نہ ہی میَں کسی کو اجازت دوں گی کہ وہ میرے ساتھ برا سلوک کرسکے۔اپنا تحفظ خود کرنے کی اس کوشش میں میَں دوسروں کو کنٹرول اور قابو میں رکھنے والی بن گئی۔میَں سوچتی تھی کہ اگر میَں ہر چیز اور لوگوں کو اپنے کنٹرول میں رکھوں گی تو زخمی ہونے سے بچ جاؤں گی۔لیکن میرا یہ طریقہ کار اور رویہ کامیاب نہ ہوسکا۔کیونکہ یہ الٰہی رویہ اور طریقہ نہ تھا۔لیکن میرے شوہر نے الٰہی طریقے سے میرا سامنا کیا۔اگرچہ اِس میں وقت لگا لیکن بالآخر میرے اندر تبدیلی آنا شروع ہوگئی۔

خدا نے ہمیں صلح اور سلامتی کے لئے بلایا ہے۔اس لئے ہمیں صلح کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔لیکن ایسے لوگوں سے ڈر جانا جو ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں اختلافات اور تنازعات کو سلجھانے کا طریقہ نہیں ہے۔لیکن بالآخر میَں نے سیکھ لیا ہے کہ سچائی اور صاف گوئی ہمیشہ ہی بہتر حکمتِ عملی ہے۔میرے چار بچے ہیں جو اَب جوان ہوچکے ہیں۔اور ہم بہت سا وقت ایک ساتھ گزارتے ہیں۔لیکن ایسا وقت بھی آجاتا ہے جب ہم ایک دوسرے سے ناراض ہوجاتے ہیں۔اور کوئی ایسی بات کر جاتے ہیں جس سے اختلاف اور تنازع پیدا ہوجاتا ہے۔لیکن میَں اِس بات کیلئے خوش ہوں کہ ہمارے خاندان میں کوئی لمبے عرصے تک کسی سے ناراض نہیں رہتا۔ہم مسائل اور معاملات کو سلجھانے کیلئے ایک دوسرے کا سامنا کرتے ہیں۔اور اگر ہم کسی بات پر ایک دوسرے سے متفق نہ بھی ہوں تو بھی ہم صلح اور رضامندی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ لڑائی اور جھگڑے کے کیا نتائج ہوتے ہیں۔اس لئے ہم اپنے خاندان کو اس سے محفوظ رکھنے کیلئے مضبوط ارادہ رکھتے ہیں۔میَں آپکو یہ سب کچھ اس لئے بتا رہی ہوں کیونکہ میری پرورش ایسے گھرانے میں ہوئی جہاں غصے کا راج تھا۔اور اگرچہ ابتدائی طور پر میَں نے اپنی خاندانی زندگی میں غصے کو داخل ہونے کی اجازت دی۔لیکن گناہ کا یہ سلسلہ خدا کے فضل،رحم اور اسکے کلام پر عمل کرنے کی بدولت ختم ہوچکا ہے۔

الٰہی طریقے سے حالات اور لوگوں کا سامنا کرنے کا مطلب ہے کہ لوگوں کا اسوقت سامنا کرنا جب خدا ایسا کرنے کیلئے ہماری راہنمائی کرے اور اس وقت تک انتظار کریں جب تک خدا چاہے۔حد

سے زیادہ اور جلدی بازی میں غصیلے شخص کا سامنا کرنے سے وہ مزید غصیلا ہو جائے گا۔ اس لئے معاملات کو پیار اور تحمل مزاجی سے سلجھائیں۔ اور کوشش کریں کہ آپکے الفاظ سادہ ہوں۔ غصے کا مقابلہ غصے سے کرنا کبھی کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ایسا کرتے وقت آپ تحمل کا مظاہرہ کریں۔

"نرم جواب قہر کو دور کر دیتا ہے۔ پر کرخت باتیں غضب انگیز ہیں"

(امثال 15:1)

"صحت بخش زبان حیات کا درخت ہے۔ پر اسکی کجگوئی روح کی شکستگی کا باعث ہے" (امثال 15:4)

"تحمل کرنے سے حاکم راضی ہو جاتا ہے۔ اور نرم زبان ہڈی کو بھی توڑ ڈالتی ہے"

(امثال 25:15)

آپ جس شخص کا سامنا کر رہے اسے بتائیں کہ انکے رویے کے باعث آپکے کیا احساسات ہیں۔ اور انھیں یہ بتائیں کہ انکا رویہ قابل قبول نہیں ہے۔ اپنی لہجے کو نرم لیکن مضبوط رکھیں۔ آپ اسے بتائیں کہ آپ اسے پیار کرتے ہیں اور ایک اچھے اور صحت مند تعلق کے خواہاں ہیں۔ لیکن آپ اسکی بدتمیزی اور تشدد آمیز رویے کو کسی بھی صورت میں قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اگر ابتداء میں وہ شخص آپکی بات کو قبول کرنے سے انکار کرے تو اس میں حیران ہونے والی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہم سب کو نئے خیالات کو جذب کرنے کیلئے وقت درکار ہوتا ہے۔ اس بات کیلئے بھی حیران نہ ہوں اگر وہ شخص غصے میں آجائے اور آپکو سب باتوں کا ذمہ دار ٹھہرائے۔ اپنے فیصلے پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور زیادہ دعا کریں۔ اور خدا کو کام کرنے کا وقت اور موقع دیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ شخص بعد میں آپکے پاس آ کر اپنے رویے کی معافی مانگیں اور کہے کہ آپ درست کہہ رہے ہیں۔

جب ڈیو نے میرا سامنا کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔ لیکن اگر مَیں اس حقیقت کا سامنا نہ کروں کہ میرا رویہ کسقدر برا ہے اور مَیں خدا کو اجازت نہ دوں کہ وہ مجھے تبدیل کرے تو اسکے لئے میری عزت کرنا مشکل ہوگا۔ اس نے مجھے بتایا کہ میرے رویے اور الفاظ کے باعث اسکے کیا احساسات ہوتے ہیں۔ اور وہ مجھے یہ بھی بتاتا کہ میرے وجہ سے اُسکے مجروح جذبات کو ٹھیک

ہونے میں وقت لگے گا۔لیکن ڈیو نے کبھی بھی مجھ سے برا سلوک نہیں کیا۔اور نہ ہی خاموشی اختیار کر کے مجھے اپنی زندگی سے کبھی خارج کرنے کی کوشش کی۔ان سب باتوں کی نسبت اس نے مضبوطی اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔لیکن شروع میں مَیں بہت باغی تھی اور ہر وقت اپنا دفاع کرتی رہتی تھی۔اور اسے یہ بتاتی کہ صرف اور صرف وہ غلطی پر ہے۔لیکن بعد میں مَیں نے ذمہ داری قبول کرنا شروع کردی۔اور پاک روح کے ساتھ مل کر تبدیلی کی طرف قدم بڑھانے شروع کر دیے۔اس تمام مرحلے میں ڈیو کے اطمینان اور استقلال کی بہت اہمیت تھی۔اور میرا یقین ہے کہ یہ ہر اس شخص کیلئے بھی اہم ہے جسکا سامنا کیا جانا ضروری ہے۔

دوسروں کا غلط اور نامناسب استعمال

انگریزی لفظ (abuse) کا مطلب ہے غلط استعمال یا نامناسب استعمال۔جب ایک باپ اپنے بچے پر جنسی تشدد کرتا ہے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ اپنے بچے کا غلط اور نامناسب استعمال کر رہا ہے۔جب ایک ماں اپنے بچوں سے شفقت اور پیار سے بات نہیں کرسکتی تو اسکا مطلب ہے کہ وہ انکے ساتھ بدسلوکی کر رہی ہے کیونکہ بچوں کیلئے اسکا مزاج اور رویہ نامناسب ہے۔جب ایک شوہر اپنے بیوی کو مارتا پیٹتا ہے تو وہ اپنی بیوی کا غلط استعمال کرتا ہے۔یعنی وہ بدسلوکی کرنے والا ہے۔جب کوئی کسی دوسرے پر ناجائز طور پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ بھی غلط اور نامناسب استعمال کے زمرے میں آتا ہے۔خدا نے ہمیں پیار، قبولیت اور آزادی کیلئے پیدا کیا ہے جو کہ ہماری ضرورت ہے۔یہ تمام ضرورتیں ہمارے (DNA،موروثی طور پر) ذات کا حصہ ہیں۔انکے بغیر کوئی بھی انسان بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کرسکتا۔

جب مَیں موجودہ دور کے معاشرے میں بدسلوکی کے بارے میں سوچتی ہوں تو مَیں حیرت زدہ ہوجاتی ہوں۔ایسا لگتا ہے جیسے ہم غصیلی دنیا میں رہتے ہوں اور لوگوں کی اکثریت کسی میزائل یا بم کی طرح کسی بھی وقت پھٹ سکتی ہے۔اب لوگ خودغرض اور اپنی دنیا میں مگن رہتے ہیں۔اور انکا غصہ بھی بڑھتا جارہا ہے۔لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے مَیں سمجھتی ہوں کہ جن مسائل کا ہم شکار ہیں انکا حل صرف

خدا کے پاس ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ ہم ساری دنیا کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو جائیں لیکن ہم یہ کوشش ضرور کر سکتے ہیں کہ دنیا اور اسکے انداز کو اپنانے سے پرہیز کریں۔اس لئے ہمیں خدا کے حق میں فیصلہ کرنا چاہیے۔یعنی اسکی راہوں اور طریقوں کو اپنائیں۔اور جب ہم ایسا کریں گے تو ہماری زندگی سے روشنی کی کرنیں پھوٹیں گی اور ہم دوسروں کیلئے مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔اس لئے آئیے اس بات کا اعلان اور عہد کریں کہ ''۔۔۔ اب رہی میری اور میرے گھرانے کی بات سو ہم تو خداوند کی پرستش (خدمت) کرینگے'' (یشوع **15:24**)۔

ہر قسم کی بدسلوکی لوگوں کو غصیلا بنا دیتی ہے۔کیا آپ کو کسی پر سخت غصہ ہے۔جسکی وجہ آپکے ساتھ کی گئی بدسلوکی ہے؟اگر ایسا ہے تو شاید انھیں معاف کر دینا آپکی اپنی شفاء اور تبدیلی کیلئے ابتدائی قدم ثابت ہوسکتا ہے۔یوحنا **23:20** کے مطابق ''جنکے گناہ تم بخشوا نکے بخشے گئے ہیں۔ جنکے گناہ تم قائم رکھوا نکے قائم رکھے گئے ہیں''۔ جب ہم اپنے قصورواروں کو اور انکو جنھوں نے ہمیں دکھ دیا ہو معاف نہیں کرتے تو اسکا مطلب ہے کہ ہم گناہ کو اپنے اندر رکھ کر اسے دہراتے ہیں۔جن لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے وہ بھی دوسروں کے ساتھ بدسلوکی کے مرتکب ہوتے ہیں۔لیکن اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتے تو بھی وہ غصے کو اپنے دل میں رکھتے ہیں۔انکی تبدیلی اسوقت تک ممکن نہیں جب تک وہ دوسروں کو مکمل طور پر معاف نہیں کر دیتے۔ابلیس کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ وہ ہم سب کو کسی نہ کسی طرح دوسروں کے وسیلہ سے دکھ اور تکلیف پہنچائے تاکہ ہماری زندگی غصے اور ناراضگی میں گزر جائے۔ لیکن یاد رکھیں ''۔۔۔خفگی احمقوں کے سینوں میں رہتی ہے'' (وعظ **9:7**)۔جب کوئی ہمیں دکھ پہنچاتا ہے اور ہم غصے اور ناراضگی کو اپنے دل میں رکھتے ہیں تو یقینا ہم احمق ہیں۔اس لئے خود پر رحم کریں اور دوسروں کو معاف کریں۔

1985ء میں بِل پیلکی کی دادی (روت) کو چار نوجوان لڑکیوں نے قتل کر دیا۔وہ ایک اچھی مسیحی خاتون تھی اور اپنے گھر میں دوسروں کو بائبل کا مطالعہ بھی کروایا کرتی تھی۔لیکن ایک دن جب اس نے گھر کا دروازہ کھولا تاکہ وہ ان لڑکیوں کے گروپ کو بائبل کے مطالعہ کیلئے اندر لائے تو انھوں نے اندر داخل ہو کر اس بوڑھی خاتون کو بے دردی سے قتل کر دیا۔

نومبر، 1986ء کی ایک رات بِل اپنی دادی ماں کے بارے میں سوچنے لگا :

2 نومبر 1986ء (پیلکی لکھتا ہے)، "میَں دادی ماں کی زندگی اور موت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میَں نے انکے مسیحی ایمان کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ وہ ایک وفادار مسیحی خاتون تھیں۔ میَں نے بھی ایک مسیحی گھر میں پرورش پائی تھی۔ میَں نے خود کو یاد دلایا کہ کسطرح یسوع نے ہمیں دعا کرنا سیکھائی کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہمارے گناہ معاف کرے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اپنے قصورواروں کو ویسے ہی معاف کریں۔ میَں جانتا تھا کہ یسوع چاہتا ہے معاف کرنا ہماری زندگی کی عادت بن جائے۔ یعنی معاف کرو۔۔۔معاف کرو۔۔۔معاف کرو اور بس معاف ہی کرتے جاؤ۔ میَں نے سوچا کہ پاؤلا کُوپر (جو کہ پندرہ سال کی تھی اور اس گروہ کی سرغنہ تھی) نے جو کچھ بھی میری دادی کے ساتھ کیا ہے مجھے اسکو معاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میَں نے اندازہ لگایا کہ شاید میَں کسی دن اسکو معاف کردوں کیونکہ ایسا کرنا ہی درست ہوگا۔ میَں جتنا زیادہ دادی ماں کے بارے میں سوچتا میَں اتنا ہی زیادہ اس بات کیلئے قائلیت محسوس کرتا کہ دادی ماں پاؤلا کی موت سے ہرگز خوش نہیں ہوں گی۔ میَں یہ بھی محسوس کرتا کہ شاید وہ چاہتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں سے کوئی اس پر رحم اور پیار کا اظہار کرے۔ اور مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ ذمہ داری مجھے نبھانی پڑے گی۔ میَں جانتا تھا کہ معاف کرنا درست فیصلہ ہے لیکن پیار اور ترس کھانا قدرے مشکل لگتا تھا۔ کیونکہ دادی ماں کو نہایت بے دردی سے قتل کیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ میَں یہ قائلیت محسوس کرتا تھا کہ دادی ماں ایسا چاہتی ہیں اور میرے پاس اسکے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ اس لئے میَں نے خدا سے فریاد کی کہ وہ مجھے پاؤلا اور اسکے خاندان کیلئے پیار اور ترس سے بھر دے۔

یہ مختصر دعا تھی۔ لیکن میَں نے جلد ہی سوچنا شروع کر دیا کہ پاؤلا کو کیسے بتایا جائے کہ دادی ماں کس قسم کی خاتون تھیں اور انھوں نے اس کے گروہ کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت کیوں دی تھی۔ میَں اسے دادی ماں کے مسیحی ایمان کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔ میَں نے اندازہ لگایا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے۔ کیونکہ میَں پاؤلا کی مدد کرنے کیلئے تیار ہو چکا تھا اور میَں نے یہ بھی جان لیا کہ پاؤلا کو پھانسی کی سزا دلوانا ٹھیک نہیں ہے۔ اُس رات میَں نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا اور قدرت

سے بھر پور سبق حاصل کیا۔ یہ معاف کر دینے کی شفاء بخش قدرت تھی۔ جب میرا دل ترس سے بھر گیا تو میَں معاف کر دینے کے قابل ہو گیا۔ اور جب میَں نے معاف کر دیا تو میَں نے شفاء پانا شروع کر دی۔ کیونکہ دادی ماں کی وفات کو ایک سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا اور اس تمام عرصہ میں میَں صرف یہی سوچتا تھا کہ وہ کسطرح بے دردی سے قتل کی گئیں۔ میَں یہ سوچ کر ہی کانپ جاتا تھا کہ انھیں کسقدر ہولناک موت برداشت کرنا پڑی۔ لیکن جب میرا دل ترس سے بھر گیا اور میَں نے معاف کر دیا تو میَں نے فیصلہ کیا کہ اب میَں جب بھی دادی ماں کے بارے میں سوچوں گا تو انکی ہولناک موت کی تصویر کشی نہیں کروں گا۔ بلکہ یہ سوچوں گا کہ انھوں نے اپنی زندگی کیسے گزاری۔ انکا ایمان اور مقصد کیا تھا۔ اور یہ کہ وہ کسقدر پیاری اور شاندار تھیں۔

معاف کر دینے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ پاؤلا نے جو کچھ کیا وہ قابل قبول یا قابل ستائش بات تھی، اور نہ ہی اسکا یہ مطلب ہے کہ اسکے اس عمل کے نتائج ظاہر نہیں ہوں گے۔ اسکا یہ بھی مطلب نہیں کہ معاف کرو اور بھول جاؤ۔ جو کچھ دادی ماں کے ساتھ ہوا میَں بھلا نہیں سکتا۔ لیکن میَں پاؤلا سے بدلہ لینے کی خواہش کو روک سکتا ہوں۔ میَں اسکے لئے نیک تمناؤں اور اچھی چیزوں کی خواہش کر سکتا ہوں"۔

اس طرح کی سچی کہانیاں متاثر اور متحرک کن ہوتی ہیں۔ اور اس کہانی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کو معاف کر سکتے ہیں باوجود اسکے کہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہو۔ جو کچھ بھی ہماری ساتھ کیا گیا ہو اگر ہم اس سے بالاتر ہو کر سوچیں تو ہم یہ جان لیں گے کہ ہم سب کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ ہم معاف کریں۔ خدا مجھے سکھا رہا ہے کہ میَں اس کے بارے میں نہ سوچوں کہ میرے ساتھ کتنا برا سلوک کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ ذہن میں رکھوں کہ مجھے دکھ پہنچانے والوں نے اپنے ساتھ کس قدر زیادتی کی ہے۔ اور پھر انکے لئے دعا کروں اور معاف کر دوں۔

کمال پرستی میں پیوست غصہ

اگر ہم دوسروں اور اپنے آپ سے غیر حقیقت پسندانہ توقعات رکھتے ہیں تو یہ ہماری زندگی میں

غصے کی وجہ (جڑ) بن جائیں گی۔ کمال پرست ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اس وقت تک اطمینان اور چین حاصل نہیں کرتا جب تک ہر کام اور چیز کامل نہ ہو۔ صرف اچھا ہونا کافی نہیں یہاں تک کے شاندار ہونا بھی ناکافی ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ہر چیز کامل ہونی ضروری ہے۔ جب تک کمال پرست لوگ خدا کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ انکی زندگی میں توازن قائم کرے۔ اُس وقت تک ایسے لوگ اپنے اور دوسرے لوگوں کیلئے دباؤ، اداسی اور غمگینی کا باعث بنے رہتے ہیں۔

زندگی کامل نہیں ہے اور نہ ہی اس دنیا میں بسنے والے لوگ۔ لیکن اسکے باوجود خدا نے ہمیں صلاحیت بخشی ہے۔ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو ہم اچھے مزاج اور رویئے کے ساتھ اسکی برداشت کریں۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب ہم ایسا کرنے کیلئے تیار ہوں گے۔

لِزا کی ماں اس پر بہت سختی کرتی تھی۔ اور وہ توقع رکھتی تھی کہ اسکی بیٹی ہر بات میں کامل ہو۔ اگرچہ لِزا موسیقی کیلئے ذوق اور ذہانت کی حامل نہ تھی۔ تو بھی اسکی ماں اصرار کرتی کہ وہ گھنٹوں پیانوں بجانے کی مشق کرتی رہے۔ لِزا کی ماں نے اسکی کبھی بھی تعریف نہیں کی تھی۔ اور اگر کبھی وہ کچھ کہتی تو اس کا مقصد صرف اسے یہ یاد دلانا ہوتا کہ اسے فلاں فلاں بات میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اب لِزا کے اندر اپنے لئے بہت غصہ ہے۔ کیونکہ وہ ہر کام میں خود کو ناکام تصور کرتی ہے۔ اسکا رویہ قانون پرستانہ اور تنقیدی قسم کا ہے۔ اسکے شوہر اور دو بچوں کیلئے یہ مشکل بات ہے کہ وہ لِزا کو خوش کرسکیں۔ تیس سال کی عمر میں لِزا کے جسم میں ناسور اور آنت کی تکلیف رہتی ہے۔ ان دونوں بیماریوں کی وجہ مسلسل دباؤ میں رہنا ہے۔ جسکے منفی اثرات جسمانی طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔

اس وقت لِزا ایک مسیحی صلاح کار کی مدد حاصل کر رہی ہے۔ اور اسکی زندگی میں کچھ بہتری آرہی ہے۔ لیکن اسکے لئے یہ مسلسل جنگ ہے۔ ہر روز کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا ہے جس میں کاملیت نظر نہیں آتی۔ لِزا کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایسے واقعات سے خود کو پریشان نہ ہونے دے۔ وہ چاہتی ہے کہ کمال پرستی کے چنگل سے آزاد ہو جائے۔ لیکن اس تبدیلی کیلئے کچھ وقت لگے گا۔ لِزا کی ضرورت ہے کہ وہ خدا کے کلام پر عمل پیرا ہونا سیکھے۔ جو خدا کہتا ہے اس پر یقین رکھے اور اپنی ماں کی غیر حقیقت پسندانہ توقعات کے زمانے کو یاد کرکے جذباتی ردعمل سے باز رہے۔

یہ صرف یسوع ہی ہے جس نے شریعت کے تمام تقاضوں کو پورا کیا۔ اور اس نے یہ سب ہمارے لئے کیا تا کہ ہم آزاد ہوسکیں۔ اگرچہ ہمارا دلی رویہ کامل طور پر خدا کے ساتھ درست ہو اور ہمارے اندر کاملیت کی طرف بڑھنے کی خواہش بھی ہو تو بھی ہم کچھ نہ کچھ غلط کرتے رہیں گے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے ہمارا جسم اور روح ارد گرد کے حالات و واقعات سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔ خدا کے کلام کا مطالعہ کرنے اور دعا میں خدا کی حضوری میں وقت گزارنے سے ہم کاملیت کی طرف بڑھتے اور ترقی کرتے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی سیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور جس منزل کی جانب بڑھ رہیں اس دوران خوشی اور مسرت کا اظہار بھی کریں۔ کیونکہ یہ زندگی سفر ہے منزل نہیں۔ خدا کی قدرت ہماری کمزوریوں میں پوری ہوتی ہے۔ ہمیں خدا صرف مضبوطی دے سکتا ہے۔ اس لئے اپنے آپ پر غصہ کرنا کسی بھی طرح سے ہمارے فائدے میں نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم ہر وقت اور ہر لمحہ کامل ہونے کا مظاہرہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ہم کچھ نہ کچھ غلط کر جاتے ہیں۔ میَں نے سیکھا ہے کہ اپنی بہترین کوشش کروں اور باقی خدا پر چھوڑ دوں!

وہ ضروریات جو پوری نہیں ہو پاتیں

ہم سب کی بہت سی جائز ضروریات ہیں۔ اس بات میں کوئی حرج نہیں اگر ہم اپنے عزیز وں اور دوستوں سے اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ ان جائز ضروریات کو پورا کریں۔ تاہم ہمیں اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہمارا بھروسا پہلے خدا پر ہو تا کہ وہ دوسروں کے ذریعے ہماری ضرورت کو پورا کر سکے۔ بہت سے لوگ ایسے لوگوں کو پسند کرنے یا انکا چناؤ کرنے کا رجحان رکھتے ہیں جو انکی شخصیت کے بالکل متضاد ہوں۔ خدا نے ارادتاً ہم سب کو منفرد طور پر تخلیق کیا ہے تا کہ ہم ایک دوسرے کی ضرورت کو پورا کرسکیں۔ کوئی بھی شخص مکمل خوبیوں کا مالک نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شخص میں کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے تا کہ سب باہم ملکر ایک متوازن اور صحت مند زندگی کو برقرار رکھ سکیں۔ میرا مزاج بہت جارحانہ ہے جبکہ ڈیو پرسکون شخصیت کا مالک ہے۔ ہماری شخصیات میں یہ تضاد کئی سالوں تک ہمارے لئے مسئلہ بنا رہا۔ اور ہم اس تعلق سے بہت بحث و تکرار کرتے رہتے تھے۔ لیکن اب ہم دونوں

نے سیکھ لیا ہے کہ اپنے مزاج سے ایک دوسرے کو کیسے فائدہ پہنچایا جائے۔ مَیں ڈیو کو کچھ کرنے کیلئے متحرک کرتی ہوں۔ جبکہ ڈیو میری مدد کرتا ہے کہ مَیں جذبات اور اشتعال میں کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ ہم دونوں مِلکر توازن برقرار رکھتے ہیں۔ شاید آپ بھی ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہیں۔ لیکن اگر آپ توجہ نہیں دیں گے تو آپ تمام عمر اسی کوشش میں لگے رہیں گے کہ لوگ آپ کو وہ دیں جو یہ جانتے بھی نہیں کہ آپکو اس کی ضرورت ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آپ سے مختلف ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ خدا ہماری تمام جائز ضروریات کو پورا کرے گا۔ لیکن وہ ہماری ضرورت اپنے منتخب کردہ لوگوں کے وسیلہ پوری کرتا ہے۔ مَیں بہت سا وقت ڈیو کے ساتھ غصے اور لڑنے میں گزار دیتی تھی کیونکہ وہ مجھے سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اور اس لئے بھی کہ وہ گھنٹوں بیٹھ کر ہمارے مسائل پر گفتگو کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ اسکا منصوبہ سادہ ہوتا تھا۔ وہ مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کرتا اور پھر جو اسکے حل کیلئے کیا جا سکتا وہ کرتا۔ اور اپنی فکر خدا پر ڈال دیتا (1 پطرس 7:5)۔ لیکن مَیں یہ چاہتی تھی کہ ہم یہ پتا چلائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ یقیناً ڈیو اس معاملے میں درست قدم اٹھاتا تھا۔ اسکی شخصیت نہ صرف مجھ سے فرق تھی بلکہ وہ خدا پر بھروسا کرنے میں مجھ سے زیادہ پختگی اور مضبوطی کا مظاہر کرتا تھا۔

حالیہ برسوں میں مَیں نے سیکھا ہے کہ مَیں ان چیزوں کا اپنے ذہن میں ریکارڈ رکھنا چھوڑ دوں جنکے بارے میں مَیں سمجھتی ہوں کہ وہ ایسی ضروریات ہیں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئیں۔ اور اگر مَیں ایسا نہیں کروں گی تو یہ میری زندگی میں غصے کی جڑ بن جائے گی۔ اسلئے مَیں نے سیکھا ہے کہ ایسی تمام ضروریات کیلئے خدا پر بھروسا کروں۔ مَیں جانتی ہوں کہ ڈیو مجھ سے پیار کرتا ہے اور اسکی خواہش ہے کہ میری تمام ضروریات کو پورا کرے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ میری ضروریات کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ یا پھر وہ نہیں جانتا کہ وہ انھیں کیسا پورا کرے۔ لیکن مَیں نے سیکھا ہے کہ ان شاندار باتوں پر غور کروں جو ڈیو میرے لئے کرتا ہے نہ کہ ان باتوں کے بارے میں سوچتی رہوں جو وہ نہیں کر پاتا۔

ایسا شخص جو کہ ہر بات میں ممنون اور شکر گزار ہوتا ہے۔ خفگی اور غصے سے خود کو بچانے میں زیادہ کامیاب رہتا ہے۔ ہمیشہ شکر گزاری کا رویہ اپنائیں اور جارحانہ انداز میں غصے کی مزاحمت

کریں۔ کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ کسی بھی دوسرے شخص کی نسبت زیادہ دکھ اٹھاتے رہیں گے۔

اصلاح کی ضرورت

اپنی ازدواجی زندگی کے آغاز میں میرے لئے ضروری تھا کہ ڈیو میری اصلاح کرے۔ ابتداء میں مجھے یہ بات ناگوار گزرتی تھی۔ لیکن وہ ایسا اس لئے کرتا تھا کیونکہ اسے مجھ سے پیار تھا۔ اور وہ یہ چاہتا تھا کہ ہمارا رشتہ صحت مند ہو۔ بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ حقیقی دوست ضرورت پڑنے پر ہماری اصلاح کرتا ہے اور جو کہ وقتی طور پر تکلیف دہ بات محسوس ہوتی ہے۔ غلط رویے کو نظرانداز کر دینا اور اصلاح نہ کرنا عموماً آسان ہوتا ہے کیونکہ ہم اصلاح کرنا نہیں چاہتے اور اس عمل کی پیچیدگی سے بچنا چاہتے ہیں۔ لیکن دوسروں کیلئے حقیقی بوجھ ہمیں مجبور کرے گا کہ ہم انکی بھلائی کیلئے انکی اصلاح کریں۔

بچوں کو نہ صرف شفقت اور پیار کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ انھیں تربیت اور اصلاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بچے کی اصلاح اور تربیت نہ کی جائے تو دوسروں کی عزت نہیں کرے گا اور باغی ہو جائے گا۔ جیل خانہ میں موجود مرد اور عورتوں کی بڑی تعداد اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ انکے والدین نے انکی مناسب اصلاح اور تربیت نہیں کی تھی۔ ہماری بیٹی سینڈرا اور اسکے شوہر سٹیو کی دو جڑواں بیٹیاں ہیں۔ اس وقت وہ آٹھ سال کی ہیں۔ سٹیو اور سینڈرا بہت اچھے والدین ہیں۔ وہ اپنے بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن وہ انکی تربیت اور اصلاح کیلئے بھی پرعزم اور مضبوط ہیں۔ جب پیار اور اصلاح کے درمیان توازن ہو گا تو بچے اسکے مطابق ردعمل کا مظاہر کریں گے۔ مَیں آپکو اسکی ایک مثال دینا چاہوں گی۔ میری پوتی اینجل نے اپنی ماں کو مندرجہ ذیل تحریر اس وقت لکھی جب اسے ایک شام اپنے کمرے میں اکیلے بند رہنا پڑا کیونکہ جھوٹ بولنے پر اسکی اصلاح کی گئی اور اور اسے سزا دی گئی:

> ''پیاری امی جان، مَیں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں، مجھے آپکا بہت خیال ہے اور مَیں چاہتی ہوں کہ آپ یہ جان سکو کہ مَیں آپ سے بہت زیادہ پیار کرتی ہوں''

اینجل جانتی تھی کہ اسکی اصلاح کی جانی ضروری تھی اور یہ عمل اسکی بہتری اور اسکے والدین کے پیار کا اظہار بھی تھا۔اس نے ایسی ہی تحریر اپنے ابو کو بھی لکھی۔

بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ خدا جنکو بیٹا بناتا ہے انکو کوڑے بھی لگاتا ہے(عبرانیوں 6:12)۔خدا نے ہمیں نمونہ فراہم کیا ہے کہ ہمیں کسطرح اپنے بچوں کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔اپنے بچوں کو بہت پیار کریں اور معاف کریں۔اور باموقع انکی اصلاح اور تربیت بھی کریں۔

غصے کی بہت سی جڑیں ہماری زندگی میں جگہ بنالیتی ہیں۔اور شاید آپکے غصے کی وجہ ابھی تک دریافت نہیں ہوسکی۔خدا سے پوچھیں کہ آپکے غصے کی وجہ کیا ہے۔جب آپکو غصہ آئے تو صرف یہ نہ سوچیں کہ آپکو غصہ کیوں آیا۔بلکہ یہ بھی سوچیں کہ اِس حالت میں آپکو کوئی ایسا وقت یاد آرہا ہو جب آپ نے ایسا ہی غصہ اپنے اندر محسوس کیا تھا۔کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپکا غصہ ہر بار ایک ہی طرح کا ہوتا ہے؟

محظ مسئلے کی جڑ تک پہنچنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔لیکن اس سے کافی زیادہ آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ شفاء کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ہوسکتا ہے کہ آپکی زندگی میں ایسی ضروریات ہیں جو ابھی تک پوری نہیں کی گئی اور یہ ضرورتیں ہمیں غصہ دلاتی ہیں۔لیکن سچائی ہمیں آزاد کرے گی۔اور صرف اس سچائی کو ہی جان لینا کہ ہمارے غصے کا ماخذ کیا ہے ہمارے اندر شفاء کے عمل کا آغاز کردیگا۔

باب 4

حسد کی جڑیں

''غضب سخت بے رحمی اور قہر سیلاب ہے۔لیکن حسد کے سامنے کون کھڑا رہ سکتا ہے؟''(امثال 4:27)

حسد ایک ہولناک چیز ہے۔امریکہ میں عموماً اسے سبز آنکھوں والے دیو سے تشبیہ دی جاتی ہے۔اور یہ حقیقت بھی ہے کیونکہ حسد کسی بھی شخص کی زندگی کو ہڑپ کر دیتا ہے اور تباہ کرتا ہے۔امثال 4:27 کے مطابق حسد قہر اور غصے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔اور یہ اسقدر سنگین مسئلہ ہے جسکے لئے مجھے ایک علیحدہ سے باب مختص کرنا پڑ رہا ہے۔

جینیفر نے اپنی تمام عمر اپنی بہن جیکی کے ساتھ موازنہ کرنے میں گزار دی۔ یہ دونوں بہنیں جڑواں تھیں لیکن انکی شکل اور شخصیت ایک دوسرے سے فرق تھی۔جیکی کی پیدائش پہلے ہوئی تھی۔جیکی کی شخصیت بھا جانے والی اور دوسروں کے ساتھ جلد گھل مل جانے والی تھی۔جبکہ جینیفر شرمیلی اور خاموش طبع واقع ہوئی تھی۔جینیفر اپنی خوبیوں کو کھوجنے اور پروان چڑھانے کی بجائے اپنی بہن جیکی کی صلاحیتوں سے حسد کرنے لگی۔اور اسطرح جینیفر نے اپنے اندر حسد کو اپنے لئے کاہلی اور سستی کی وجہ بنا لیا۔مَیں حسد کو کاہلی اور سستی سے اس لئے منسلک کر رہی ہوں کیونکہ حسد سستی اور کاہلی کی علامت ہے۔کیونکہ اپنے اوپر ترس کھانے اور دوسروں کی اچھی باتوں سے حسد کرنے میں کوئی محنت درکار نہیں ہوتی۔ یہ سچ ہے کہ جیکی بہت سی باتوں میں اپنی بہن سے زیادہ باصلاحیت تھی۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جینیفر بھی بہت سے باتوں میں باصلاحیت تھی۔لیکن کڑواہٹ اور حسد نے اسے اسقدر اندھا کر دیا کہ وہ اپنی خوبیوں کو بھی دیکھ نہیں سکتی تھی۔دونوں بہنوں کے درمیان قدرتی طور پر پیار و محبت کا رشتہ پروان چڑھنا چاہیے تھا۔لیکن جینیفر کے حسد کی وجہ سے انکا رشتہ مقابلہ بازی میں بدل گیا۔جینیفر کے حسد

نے اسکی نوجوانی کے اوائل دور کو بھی اندھیروں میں جگڑے رکھا۔ جیکی خوش اور زندہ دل تھی۔ اور وہ اپنی بہن کے اندر کی کڑواہٹ اور حسد کو نہ دیکھ سکی۔ اور جینیفر کیلئے یہ بات اور بھی زیادہ اشتعال انگیز تھی۔ جینیفر چاہتی تھی کہ اُسکی بہن اُسکی کڑواہٹ کو دیکھے۔ اور جانے کہ وہ کسقدر ناخوش ہے۔ اور وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ اُسکی طرح جیکی بھی ناخوش رہے۔

جب ان دونوں بہنوں کی شادی ہوگئی تو جیکی نے محسوس کرنا شروع کیا کہ ان دونوں کے بیچ کوئی مسئلہ ہے۔ لیکن جیکی جتنی بھی زیادہ کوشش کرتی کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ قریبی رشتے کو قائم کرے وہ اتنا ہی زیادہ ناکامی اور مشکل محسوس کرتی۔ سماجی طور پر تو وہ ایک دوسرے سے بہت اچھی طرح بات چیت کرتیں۔ لیکن انکے آپس کے رشتے میں ہمیشہ ہی دراڑ رہتی تھی۔ انکے اندر کی جلن اور کڑھن کو سارے خاندان والے محسوس کر سکتے تھے۔ صرف ایک لڑکی کے خود کو غیر محفوظ محسوس کرنے اور حسد نے پورے خاندان کو پریشانی اور دکھ میں مبتلا کر رکھا تھا۔

آخر وہ کیا وجہ ہے کہ اس طرح کی صورتحال لوگوں کی زندگی میں جڑ پکڑ لیتی ہے؟ ابلیس ہر وقت اس تاڑ میں رہتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اختلاف پیدا کرے۔ خاص طور پر خاندانوں میں۔ جینیفر کے حسد اور کڑواہٹ کی ایک وجہ شاید یہ بھی تھی کہ انکے والدین کسی وقت جیکی کی کسی بات میں تعریف کر رہے ہوتے اور اسی دن جینیفر کی کسی بات پر اصلاح کرتے۔ ابلیس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور کڑواہٹ اور شک کا بیج جینیفر کی زندگی میں بو دیا۔ لیکن اسکے علاوہ ہزاروں وجوہات ہوسکتی ہیں۔ مگر ان سب باتوں کے نتائج ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ جب ہم حسد کی آگ میں جلتے ہیں تو ہم اطمینان، خوشی اور کثرت کی زندگی کھو دیتے ہیں جسکی خدا ہمارے لئے خواہش کرتا ہے۔

دسواں حکم جو خدا نے موسیٰ کو لوگوں کیلئے دیا وہ یہ تھا : ''تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اسکے غلام اور اسکی لونڈی اور اسکے بیل اور اسکے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا'' (خروج 17:20)۔ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ ہم کبھی بھی کسی دوسرے کی کسی بھی چیز کا لالچ یا حسد نہ کریں۔ حسد کے گناہ کا تعلق دل سے ہے۔ یہ ایک ایسا رویہ ہے جو غصے اور جھگڑے کا باعث بنتا ہے۔ اور اختلافات پیدا کرتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کی اچھی

چیزوں اور برکات سے خوش ہوں۔ جب تک ہم ہمارا رویہ ایسا نہیں ہو جاتا تب تک ہمیں وہ کچھ نہیں مل سکتا جسکی ہم اپنے لئے خواہش کرتے ہیں۔لیکن اگر ہم اپنی خواہشات کو پورا کر بھی لیں تو بھی خوش نہیں ہو پائیں گے کیونکہ ہم ہمیشہ دوسروں کے پاس وہ دیکھیں گے جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور اُن سے حسد کرتے رہیں گے اور ناخوش رہیں گے۔

پولس رسول کہتا ہے کہ "میَں نے کسی کی چاندی یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا" (اعمال **33:20**)۔ پولس رسول کیلئے صرف اتنا ہی کافی اور اطمینان بخش تھا کہ وہ خدا کی بلاہٹ کے مطابق خدمت کرے جسکے لئے خدا نے اسے تخلیق کیا تھا۔قناعت پسندی بابرکت مقام ہے۔لیکن یہ وہ مقام ہے جہاں لمبے عرصے تک قیام کرنے والوں کی تعداد کم ہے۔لیکن پولس یہ راز جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کے کامل ارادے میں ہے اور خدا مقررہ وقت پر جو اسکے لئے اچھا اور مناسب ہے مہیا کرے گا۔ پولس ایسا شخص نہیں تھا جو خواہشات سے خالی ہو اور نہ ہی وہ غیر متحرک شخصیت تھا۔لیکن وہ ایسا شخص بھی تھا جو خدا کی بھلائی اور حکمت پر کامل بھروسا رکھتا تھا۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا بھی ایک مرد خدا تھا اور حسد نہیں کرتا تھا۔ یوحنا **3:25-27** کے مطابق یسوع اور یوحنا کے شاگردوں کے درمیان طہارت کے تعلق سے اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ یوحنا لوگوں کو بپتسمہ دیا کرتا تھا اور اب مسیح کے شاگرد بھی دینے لگے تھے اور لوگ یسوع کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔اس حوالہ میں ہم حسد کی جڑ کو دیکھ سکتے ہیں جسکا نتیجہ اختلاف اور غصہ نکلا۔لیکن جب یوحنا کو ان سب باتوں کا پتا چلا تو اس نے کہا کہ انسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک اسکو آسمان سے نہ دیا جائے۔ جب میَں اپنی زندگی میں حسد کے تعلق سے مشکلات کا شکار تھی تو مجھے غصہ آتا کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے وہ میرے پاس کیوں نہیں ہے۔اُس دور میں یہ حوالہ میرے لئے کافی مددگار ثابت ہوا۔میَں نے یہ جان لیا کہ اگر میَں واقعی خدا پر بھروسا رکھتی ہوں تو مجھے اس بات کیلئے بھی بھروسا رکھنا ہے کہ جو کچھ خدا نے مجھے دیا ہے وہ اچھا ہے اور دوسرے لوگوں اور انکی چیزوں کا لالچ اور حسد کرنا درست رویہ نہیں ہے۔

خدا ہمیں ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اگر ہمارا بھروسا اسکی بھلائی پر ہے تو ہم قناعت پسندی میں بھی زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں اور اس بات کیلئے خدا پر بھروسا رکھ سکتے ہیں کہ وہ درست وقت پر

اچھی چیزوں کو ہم سے دریغ نہیں کرے گا۔ یعقوب رسول ہمیں بتاتا ہے کہ جھگڑا (فساد) اور اختلاف (لڑائیاں، جھگڑے) کی وجہ خواہشات ہیں جو ہمارے اعضاء میں فساد کرتی ہیں۔ ہم حسد اور بری خواہش کرتے ہیں اور ہمیں کچھ نہیں ملتا۔ اور پھر ہم دوسروں سے نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں جو کہ قتل کے برابر ہے۔ یعقوب کے مطابق جو لوگ غصے اور حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں وہ کبھی بھی آسودگی اور اطمینان حاصل نہیں کر پاتے۔ یعقوب **2:4** میں جو بات لکھی ہے وہ اب میری زندگی کا محور بن چکی ہے۔

''تمہیں اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں''

ان چند الفاظ نے میری پریشانی کو دور کر دیا اور مجھے رہائی مل گئی۔ کیونکہ میرے پاس وہ نہیں تھا جو دوسروں کے پاس تھا اور مَیں ان سے حسد بھی کرتی تھی۔ مَیں نے واضح طور پر جان لیا کہ اگر میں کچھ چاہتی ہوں تو مجھے خدا سے مانگنے کی ضرورت ہے اور خدا پر اس بات کیلئے بھروسا کرنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ مَیں چاہتی ہوں آیا وہ میرے لئے ٹھیک بھی ہے کہ نہیں۔ تب خدا اپنے وقت پر مجھے وہ چیز مہیا کرے گا۔ خدا کے پاس سب کچھ افراط سے ہے۔ تاہم شاید مجھے وہ کچھ نہ ملے سکے گا جو دوسروں کے پاس ہے۔ لیکن اگر ہم خدا کے وقت کا انتظار کریں اور بھروسا کریں تو وہ ہمیں ہماری ضرورت کے موافق افراط سے مہیا کرے گا۔ مَیں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ اگر خدا مجھے وہ کچھ نہیں دیتا جسکی مَیں آرزو کرتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مجھے وہ چیز دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ اس سے زیادہ بہتر منصوبہ رکھتا ہے۔ اس لئے مجھے صبر و قناعت سے اسکا انتظار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو جاننے سے پہلے کہ ''تمہیں اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں''، میرا دل ہر وقت لڑائی جھگڑے کی طرف مائل رہتا تھا۔ کیونکہ مَیں جسم میں زندگی گزار رہی تھی اور اپنے منصوبوں اور طریقہ کار کو استعمال کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ جو کچھ مَیں چاہتی اسے حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیتی اور میرا رویہ ایسا ہوتا تھا جیسے کہ خدا کو ہر صورت میں میری اس ضرورت کو پورا کرنا پڑے گا۔ میرا یہ رویہ بچگانہ اور خودغرضانہ تھا۔ یقیناً حسد ایک سنگدل چیز ہے۔

غصہ جو تشدد کی صورت اختیار کر لیتا ہے

ساؤل بادشاہ اسقدر غصے میں تھا کہ اس نے متعد بار داؤد کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔ اسکے غصے کی وجہ حسد تھا جو خوف کی جڑ کی صورت میں اسکے اندر تھا۔ وہ خوفزدہ تھا کہ داؤد اسکا تخت لے لے گا (1 سموئیل 18:6-12)۔ اسکا غصہ اسقدر بڑھ چکا تھا کہ اس نے اپنے بیٹے پر نیزا پھینکا کیونکہ وہ داؤد کی دوستی کا دم بھرتا تھا (1 سموئیل 20:30-34)۔ ہم اس بات کا اندازہ آسانی سے لگا سکتے ہیں کہ ساؤل کا غصہ اور حسد غضب کی صورت اختیار کر چکا تھا جسکی بدولت وہ ایک پُر تشدد شخصیت بن گیا۔

بائبل میں متعدد مثالیں موجود ہیں لیکن اسوقت ہم ان پر غور نہیں کریں گے بلکہ ہم اپنے اندر موجود مسئلے پر غور کریں گے۔ کیا آپ کسی سے حسد کرتے ہیں؟ کیا آپ اپنے اندر غصے کے جذبات کو بھڑکتا ہوا محسوس کرتے ہیں جب کوئی دوسرا کسی کھیل میں یا کاروبار یا زندگی کے کسی شعبہ میں آپ سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے؟ کھیلوں کے مقابلوں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ غصے کے جذبات سر اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ ہم سب جیتنا چاہتے ہیں۔ اور جیتنے کی یہ خواہش اسقدر شدید ہوتی ہے کہ ہم ان لوگوں پر اپنا غصہ نکالنا شروع کر دیتے ہیں جو ہم سے بہتر کھیل پیش کرتے ہیں۔ یہ کسقدر بری بات ہے۔ مجھے یاد ہے جب مَیں اپنے چرچ کی ٹیم کی طرف سے والی بال کھیلا کرتی تھی۔ اور مسیحی کھلاڑیوں کو مقابلہ بازی کی وجہ سے بیدینوں کی طرح حرکات کرتے ہوئے دیکھتی تھی۔ سبز آنکھوں والا حسد کا یہ دیو ہر کسی کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کسی بھی وجہ سے کسی سے حسد کرتے ہیں تو آپ خود پر مہربانی کرتے ہوئے اس پر قابو پائیں۔ کیونکہ بطور حاسد آپکو سوائے پریشانی اور تکلیف کے کچھ نہیں ملے گا۔ خدا ہم میں سے ہر ایک کیلئے انوکھا اور خاص منصوبہ رکھتا ہے۔ ہم سب مختلف ہیں۔ لیکن ہم سب یکساں طور پر خدا کی نظر میں قیمتی ہیں۔ جب ہم اس بات کو اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں تو یہ بات ہماری مدد کرتی ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے اس پر قناعت کر سکیں اور ہم جو کچھ بھی ہیں اس سے اطمینان اور آسودگی حاصل کر سکیں۔

مختلف لیکن کسی سے کم نہیں

مقابلہ بازی اور ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے کا رجحان ہمارے معاشرے میں المناک صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اور یہ غصہ اور تفرقات کی ایک بڑی وجہ بن رہا ہے۔ دوسروں سے مختلف ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کسی سے کم یا زیادہ ہیں۔ ہر کوئی قیمتی ہے اور خدا کی منفرد تخلیق ہے۔ میرے پاؤں میرے ہاتھ سے فرق ہیں۔لیکن یہ دونوں ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتے۔ یہ آپس میں ملکر خوبصورت امتزاج کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ہر عضو اپنا اپنا کردار ادا کرتا ہے جسکے لئے خدا نے انھیں بنایا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہمارا رویہ بھی ایسا ہی ہو اور ہم بھی ایسے ہی کام کرنے والے بن جائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی انفرادی خوبصورتی کو دیکھیں، اسکی قدر کریں اور کبھی بھی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ کیونکہ ہم سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ایک خادم نے اس بات کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے کہ ”ہمیں اپنی جِلد کے رنگ سے مطمئن رہنا سیکھنا چاہیے“۔

غصہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ہمیں دوسرے لوگوں کے ساتھ برابری کی سطح پر تعلقات استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ہمیں نہ تو خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا چاہیے اور نہ ہی خود کو دوسروں سے کمتر سمجھنا چاہیے۔ یسوع مسیح سے زیادہ مساوات قائم کرنے والا کوئی نہیں ہے! مسیح میں ہم سب یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو(گلتیوں 28:3) ۔ہماری قدرو قیمت کا انحصار اس بات پر نہیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں بلکہ اس بات پر ہے کہ ہم مسیح میں کیا ہیں۔ہم خدا کے ہیں، اس لئے ہماری صلاحیتیں، شکل وصورت، اور دوسری خوبیوں کا منبع بھی خدا ہی ہے۔ایک پست قد شخص خود کو پریشان کر کے یا دوسروں سے حسد کر کے ایک انچ بھی قد نہیں بڑھا سکتا۔ زندگی میں آگے بڑھنے کیلئے ایسا شخص بہترین انسان تو بن ہی سکتا ہے اور اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ کرنے سے باز رہ سکتا ہے۔

ذکئی ایک چھوٹے قد والا شخص تھا۔ جب اس نے سنا کہ یسوع وہاں سے گزر رہا ہے تو یسوع کو دیکھنے کی خواہش اسکے دل میں پیدا ہوئی۔لیکن وہ جانتا تھا کہ چھوٹے قد اور اتنی بڑی بھیڑ کے باعث

اسکی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔ ذکئی پریشان اور مایوس ہوسکتا تھا۔ وہ خود کو معذور تصور کر کے خود ترسی کا شکار ہوسکتا تھا۔لیکن اس نے ایسا کوئی خیال اپنے دل میں نہیں لایا۔ برعکس اسکے وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھ کر درخت پر چڑھ گیا۔ جب یسوع اسکے پاس سے گزرا تو یسوع نے اس سے کہا کہ وہ نیچے اتر آئے کیونکہ اسے اسکے گھر کھانا کھانے جانا ضرور تھا (لوقا 19-1-6)۔ بائبل مقدس میں یہ میری پسندیدہ ترین کہانیوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ ذکئی کا رویہ یسوع کو پسند آیا۔ اور اسقدر پسند آیا کہ اس نے خصوصی طور پر اسکے گھر میں جانے کی خواہش ظاہر کی۔ ذکئی اس برکت سے محروم ہوسکتا تھا اگر وہ اپنے چھوٹے قد کی وجہ سے غصے میں آجاتا۔

اگر آپ اس وقت غصے میں ہیں کیونکہ آپ وہ نہیں ہیں جو آپ بننا چاہتے تھے یا آپکو ہونا چاہیے تھا تو میں آپکی حوصلہ افزائی کروں گی کہ آپ ذکئی کی زندگی سے سبق سیکھیں۔ آپ کے پاس جو کچھ موجود ہے اسکا بھرپور استعمال کریں اور پھر خدا آپکو فضل دے گا کہ آپکی کمی کو پورا کرے اور آپ آگے بڑھ سکیں۔ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ خدا نے آپکو بڑی احتیاط و محتاط انداز سے اپنے ہاتھ سے ماں کے پیٹ میں تخلیق کیا۔ خدا کبھی غلطی نہیں کرتا۔ وہ جو کچھ بناتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے۔ اور آپ بھی اس اچھی فہرست میں شامل ہیں۔

مَیں چاہوں گی کہ آپ کچھ دیر کیلئے ایسی باتوں کی فہرست ترتیب دیں جو آپکو اپنی جسمانی حالت یا خوبیوں کے تعلق سے پسند نہیں ہیں۔ ایسا کرنے کے بعد آپ خدا سے دعا میں معافی مانگیں کہ خدا نے آپکو جیسا بنایا ہے آپ اس سے خوش نہیں تھے۔ اسکے بعد اس فہرست کو پھاڑ کر پھینک دیں۔ خدا سے مدد مانگیں تاکہ آپ خود کو مکمل طور پر قبول کر سکیں۔ جب تک مَیں نے یہ باتیں نہیں سیکھی تھیں مَیں چاہتی تھی کہ میری آواز پتلی اور دلکش ہو، میری ٹانگیں دبلی ہوں اور میرے بال گھنے ہوں۔ جب مَیں ایسی عورتوں کو دیکھتی جن کے اندر یہ سب خوبیاں تھیں جنکی مَیں اپنے لئے خواہش رکھتی تھی تو مَیں نے ایسی عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ جب ہم دوسروں سے حسد کرتے ہیں تو ہم انکے ساتھ خوش نہیں رہ سکتے۔ مَیں ایسی عورتوں سے ناراض رہتی جنکے پاس وہ سب کچھ تھا جو میرے پاس نہیں تھا یا جسکی مَیں اپنے لئے خواہش کرتی تھی۔ اور مَیں خود کو کمتر سمجھتی رہتی تھی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ممکن حد

تک وہ بھی خود کو ناپسند کرتی تھیں اور شاید وہ بھی میری کسی خوبی کے باعث مجھ سے حسد کرتی تھیں جو اُن میں نہیں تھی۔

حسد ابلیس کے ہتھیاروں میں سے ایک ہے جسے وہ لوگوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ اور ایسا کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے کیونکہ حسد کرنے سے آپکو وہ سب کچھ نہیں ملے گا جسکی ہم آرزو کرتے ہیں۔ اس کتاب کو لکھنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپ کی مدد کی جا سکے تا کہ آپ ایسی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں جنکا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب ہم دوسروں سے حسد کرنے سے باز رہتے ہیں تو ہم حقیقت میں خود پر رحم کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اور خدا کے پیار و شفقت پر بھروسا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

یوسف کی کہانی بائبل مقدس میں فتح کی شاندار مثال ہے۔ یوسف اپنے خاندان میں چھوٹا تھا اور اسکا باپ اسکی خاص حمایت کرتا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یعقوب یقیناً اسے دوسرے بیٹوں سے زیادہ پیار نہیں کرتا تھا فرق صرف یہ ہے کہ اسکی محبت یوسف کیلئے مختلف نوعیت کی تھی۔ یوسف چھوٹا تھا۔ اور گھر میں چھوٹے بچے توجہ کا مرکز زیادہ ہوتے ہیں۔ یوسف کے بھائی اس سے حسد کرتے تھے اور انکا حسد غصے میں تبدیل ہو گیا اور اسے غلام ہونے کیلئے بیچ دیا۔ اور اپنے باپ کو بتایا کہ اسے جنگلی جانور نے ہلاک کر دیا ہے۔ یوسف نے کئی سال نامساعد حالات میں گزارے۔ اسے تیرہ سال قید اس جرم کی پاداش میں بھی کاٹنی پڑی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ لیکن چونکہ اسکا رویہ درست تھا اس لئے وہ جو کچھ بھی کرتا خدا اسے برکت دیتا اور سرفراز کرتا تھا۔ خدا ہمیں بھی زندگی میں ترقی دیتا ہے اگر ہم خوف، احساس کمتری، غصہ اور حسد کو اپنی زندگی میں راج نہ کرنے دیں۔ یوسف بھی اپنی بھائیوں کے غصے کا جواب غصے سے دے سکتا تھا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا تو یہ غصہ کڑواہٹ میں بدل کر اسکی زندگی کو تباہ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے اپنے بھائیوں کے غلط فیصلے کو اجازت نہ دی کہ وہ اسکی زندگی پر راج کرے اور تباہ کر دے۔

کیا آپ کسی کے غلط فیصلے کو اجازت دے رہے ہیں کہ وہ آپکی زندگی میں غصے کے جذبات پیدا کرے؟ اگر آپ ایسا کر رہے ہیں تو آپ سراسر حماقت کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپکے پاس دوسرا راستہ

موجود ہے۔آپ خود پر مہربانی کرتے ہوئے انکے غلط فیصلوں کونظر انداز کرتے ہوئے درست اور اچھا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ہم دوسروں کو ہمیشہ بدل نہیں سکتے۔لیکن ہم انکے غلط فیصلوں کو اپنی زندگی پر مسلط ہونے سے روک سکتے ہیں۔خدا نے ہمیں چناؤ کرنے کی آزادی دی ہے۔ہم ہر قسم کی صورتحال میں زندگی یا پھر موت کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ چناؤ کرنے کی آزادی کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم خود ذمہ دار ہیں۔اس لئے اگر آپ ناخوش ہیں تو یہ آپکی غلطی ہے کیونکہ آپ چناؤ کر سکتے ہیں کہ خوش رہیں یا پھر اداس۔

اگر ہم یوسف کی پوری کہانی کا مطالعہ کریں تو ہم یہ جان لیتے ہیں کہ یوسف کے بھائی بالآخر توبہ کے رویے کے ساتھ اپنے کیے پر پچھتاتے ہوئے اسکے پاس آئے۔اور اس نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قحط کے دوران انکی مدد کی۔ یوسف نے نہ صرف غصے اور کڑواہٹ کا رویہ اپنانے سے انکار کیا بلکہ اس نے ان لوگوں کو معاف کرنے میں دیر نہیں کی جنھوں نے اسکے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔جو شخص معاف کرتا ہے وہ اس سے بڑا ہے جو غصے اور حسد سے بھرا رہتا ہے۔صرف چھوٹی ذہنیت کے لوگ حسد اور غصے کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ انکی زندگی کی منزل کا تعین کرے۔

یسوع ہمارا شافی ہے

کلام مقدس میں سے ہم سیکھتے ہیں کہ یسوع اس دنیا میں شفاء دینے آیا۔لیکن اسکی شفاء ہمیشہ معجزانہ نہیں ہوتی تھی۔اکثر شفاء اس وقت ملتی ہے جب ہم صحت مند زندگی گزارنے کیلئے شافی کی ہدایت و نسخے پر عمل درآمد کرتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں اگر ہم وہ کریں جو یسوع نے سیکھایا ہے تو نہ صرف ہمیں زیادہ خوشی حاصل ہوگی بلکہ ہم زیادہ صحت مند زندگی گزاریں گے۔

"مطمئن دل جسم کی جان ہے لیکن حسد ہڈیوں کی بوسیدگی ہے"

(امثال 14:30)

یہ حیران کن اور شاندار آیت ہے۔اطمینان شفاء بخش ہے لیکن بے چینی، حسد، بدگمانی اور غضب بری صحت کا باعث بنتے ہیں۔ڈاکٹرز بتاتے ہیں کہ 80 فیصد جسمانی بیماریوں کے ظاہری

نشانات ذہنی دباؤ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اسلئے اچھی صحت کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ دباؤ کی زیادتی میں کمی واقع نہ ہو یا جب تک اسے مکمل طور پر ختم نہ کر دیا جائے۔ غصہ میرے لئے دباؤ کا باعث بنتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔ حسد غصے کی ایک قسم ہے یعنی آپ اس لئے حسد کرتے یا غصے میں ہیں کیونکہ آپکے پاس وہ کچھ نہیں ہے جو کسی دوسرے کے پاس ہے۔ ایسا رویہ یقینا ہماری صحت پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

غصہ چاہے کسی بھی قسم کا ہو یا اسکی کوئی بھی وجہ ہو، ہمیشہ دباؤ پیدا کرتا ہے۔ اور دباؤ بیماری کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ دوسرے باب میں مَیں نے بتایا تھا کہ کسطرح میرے تعلقات اپنی خالہ کے ساتھ خراب ہو گئے تھے۔ غصے کی وجہ سے مَیں کئی دن بے حال رہی۔ مَیں نے اپنے جسم کے مختلف حصوں میں درد محسوس کیا۔ میرے سر میں بھی درد ہو رہا تھا۔ اور مَیں مکمل طور پر تھک گئی تھی۔ غصہ خدا کی مرضی کے منافی ہے۔ اس لئے ہمارا جسم اسکی موجودگی میں درست کام کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

مَیں ایک عورت کے ساتھ چرچ جا رہی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ کئی سالوں تک جوڑوں کے درد میں مبتلا رہی جب تک کہ اس نے گھر کے ایک فرد کو معاف نہ کر دیا جس نے اسکے ساتھ بہت ناانصافی کی تھی۔ لیکن جب اس نے اس شخص کو معاف کر دیا تو کچھ دنوں کے بعد بتدریج اسکی درد ختم ہوتی چلی گئی۔ اور اسکے بعد پھر کبھی دوبارہ وہ اس مرض کا شکار نہیں ہوئی۔ مَیں یہ نہیں کہنا چاہتی کہ اگر آپ کو جوڑوں کا درد ہے تو لازمی طور پر آپ نے کسی کو معاف نہیں کیا یا معافی نہیں مانگی۔ یا اگر آپ کے سر میں درد رہتا ہے تو آپ یقینا حاسد ہیں۔ مَیں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ آپ خدا سے شفاء کی درخواست کریں پہلے آپ اپنے دل کی چھان بین کریں اور ہر قسم کے منفی احساسات و جذبات کو اپنی زندگی سے خارج کریں۔ میرا پختہ یقین ہے کہ منفی جذبات بہت سی بیماریوں کی وجہ بنتے ہیں۔ اور ان جذبات کو اپنی زندگی سے خارج کرنے سے ہم اپنی زندگی میں صحت اور قوت کو پھر سے بحال کر سکتے ہیں۔

یسوع نے کہا، ''راہ حق اور زندگی میں ہوں''۔ جب ہم اسکی راہوں پر چلتے ہیں تو ہم بہترین زندگی کی توقع کر سکتے ہیں۔ لیکن جب ہم اسکے اصولوں اور قوانین کو توڑتے ہیں تو ہمیں زندگی میں

مشکلات کا سامنا کرنے پڑ سکتا ہے۔

قناعت پسندی

میَں ہر روز صبح کے وقت روزنامچہ لکھتی ہوں۔اور جب میں گذشتہ سالوں میں لکھی ہوئی سطور کو پڑھتی ہوں تو مجھے جابجا یہ لکھا ہوا ملتا ہے،''مَیں قناعت پسند ہوں''۔اپنے لئے ایسی بات لکھنا میرے لئے خاص معنی رکھتا ہے۔کیونکہ میَں نے زندگی کے کئی سال بے قناعتی میں ضائع کیے ہیں۔اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیشہ ہی کچھ ایسا ہوتا تھا جو میَں چاہتی تھی کہ مجھے مل جائے تاکہ میَں آسودہ ہو جاؤں۔پولس رسول کہتا ہے کہ اس نے سیکھ لیا ہے کہ جس حالت میں ہوں اُسی پر قناعت کروں(فلپیوں 11:4)۔چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں وہ اسقدر آسودہ تھا کہ اسکے لئے پریشان ہونا ممکن نہ تھا۔میرا ایمان ہے کہ قناعت پسندی ایسی بات ہے جسے ہم سب کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ ہر شخص جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ بے قناعتی کے ساتھ اس دنیا میں آتا ہے۔یہ ہمارے خون میں شامل ہے۔ بے قناعتی اس وقت تک ہمارے اندر بڑھتی رہی گی جب تک ہم اسے خوراک پہنچانا بند نہیں کر دیتے۔

کیا آپ قناعت پسند ہیں؟اگر نہیں تو مہربانی سے اس رویہ کو اپنی زندگی میں اپنائیں۔کیونکہ اسے حاصل کرنا نہایت شاندار بات ہوگی۔قناعت پسندی کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسکا مطلب ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اس پر صابر و شاکر رہیں جب تک کہ خدا کی مرضی نہ ہو کہ اب ہمیں کچھ نیا ملنا چاہیے۔ماں باپ اُس وقت دکھ محسوس کرتے ہیں جب انکے بچے ان چیزوں سے خوش نہیں ہوتے جو پہلے ہی سے انکے پاس ہیں۔والدین یہ سوچ رکھتے ہیں کہ انکے بچوں کے پاس کچھ نہ کچھ ہے۔لیکن بچے یہ سوچتے ہیں کہ انکے پاس وہ نہیں ہے جو دوسرے بچوں کے پاس ہے۔بچوں کو جدید ماڈل کا نیا موبائل فون،کمپیوٹر،اعلیٰ قسم کے جوتے وغیرہ چاہیں۔لیکن یہ فہرست کبھی ختم نہیں ہوتی۔ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے ان چیزوں کیلئے شکر گزار اور خوش ہوں جو انکے پاس موجود ہیں۔ہم اس بات کیلئے بھی برا نہیں مناتے کہ وہ کسی چیز کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہم اس لئے دکھ محسوس کرتے ہیں جب انکا رویہ ایسا ہو کہ وہ کسی بھی چیز سے آسودگی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ انھیں بس کچھ نہ

کچھ چاہیے۔ اگر ہم اپنے بچوں کیلئے ایسا محسوس کرتے ہیں تو خدا ہماری بے قناعتی کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ ہمارا ایسا رویہ خدا کو کبھی بھی قائل نہیں کرتا کہ وہ ہمیں وہ کچھ دے جو ہم چاہتے ہیں۔ بلکہ اسکا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ وہ ہم سے صبر اور انتظار کرواتا ہے تاکہ ہم سیکھ جائیں کہ زندگی میں کیا چیز زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

ہمارے خیالات ہمارے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ بے قناعتی کو محسوس کرتے ہیں تو اس پر قابو پانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی سوچ کا انداز بدلیں۔ یہ سوچیں کہ آپکے پاس کیا کچھ ہے نہ کہ یہ سوچیں کہ آپکے پاس کیا کچھ نہیں ہے۔ خدا کی حکمت اور بھلائی کو یاد کریں جب اس نے آپکی دعاؤں کا جواب دیا اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر آپکے لئے وہ کچھ کرے گا جو آپکے لئے بہترین ہے۔ آپ جب بھی دوسروں کو برکت پاتے ہوئے دیکھیں خاص طور پر اس وقت جب انھیں وہ ملے جو آپ اپنے لئے چاہتے ہیں تو آپ خدا کا شکر کریں جس نے انھیں برکت دی ہے۔ آپ کی شکرگزاری خدا کی تابعداری کرتے ہوئے ہونی چاہیے۔ اسطرح خوشی اور مسرت آپکے دل میں بسیرا کرے گی۔

میری حاسد دوست

میری ایک دوست تھی جو مجھ سے حسد کرتی تھی۔ خدا جب بھی مجھے کچھ دیتا تو وہ حسد کرتی اور اسطرح میرے اندر ناخوشگوار احساس پیدا ہوجاتا تھا۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ کسی نے مجھے ایک خوبصورت انگوٹھی تحفہ میں دی۔ تو میری دوست نے کہا، "کاش مجھے بھی کوئی ایسی انگوٹھی دے"۔ ایک اچھے دوست ہونے کے ناطے آپ انکی خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن اسکے اس رویے کی وجہ سے مَیں نے اسے بتانا چھوڑ دیا کہ مجھے کوئی برکت ملی ہے۔ مَیں نے محسوس کیا کہ یہ بہتر ہوگا کہ مَیں اسے کچھ نہ بتاؤں۔ میری کوشش تھی کہ مَیں کوئی ایسی بات نہ کروں جسکے باعث وہ حسد کرنے لگے اور خود کو غیر محفوظ سمجھنا شروع کردے۔ اسکے ساتھ اس قسم کا تعلق میرے لئے بھاری بوجھ بنتا جارہا تھا۔ بالآخر مَیں نے اسے ملنا کم کردیا اور اس سے کنارہ کشی اختیار کرنا شروع کردی۔

جو دل میں ہوتا ہے وہی ہماری زبان پر بھی آجاتا ہے۔ ہم دوسروں کے منہ سے حسد سے

بھرے ہوئے الفاظ نکلتے ہوئے سن سکتے ہیں۔اور اگر ہم غور کریں تو ہمارے اندر سے بھی ایسے ہی الفاظ نکلتے ہیں۔میَں نے اس بات کا مضبوط ارادہ کیا ہے کہ میَں خود پر مہربانی کرتے ہوئے کسی سے حسد نہیں کروں گی۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس پاک سفر میں شامل ہو کر میرا ساتھ دیں گے۔لالچ، حسد اور کینہ یہ سب غصہ پیدا کرتے ہیں اور غصہ خدا کی راستبازی کو پروان چڑھنے نہیں دیتا۔

باب 5

غصے کو چھپانا

چونکہ غصے کو عام طور پر ناقابل قبول رویہ سمجھا جاتا ہے اس لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ اسے دوسروں سے چھپایا جائے۔اور بعض اوقات تو ہم اپنے آپ سے بھی اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ہم غصے کو اپنے کسی دوسرے رویے سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چہرے کو چھپانے کیلئے اکثر نقاب چڑھایا جاتا ہے۔تا کہ کوئی یہ نہ دیکھ سکے کہ نقاب کے پیچھے اصل حقیقت کیا ہے۔مغربی ممالک میں اکثر نجی محفلوں میں طرح طرح کے نقاب پہنے جاتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ جان سکے کے نقاب کے پیچھے کس کا چہرہ ہے یا پھر یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ آپ وہ نہیں جو دوسرے سمجھ رہے ہیں۔لیکن وقت ہے کہ ہم اپنے چہرے سے نقاب ہٹائیں اور غصے کے جذبات کا سامنا کریں۔اور پھر خدا کی مرضی کے مطابق اس کا سدِ باب کریں۔

آیئے نقابوں کی ان اقسام پر کچھ دیر غور کرتے ہیں جنکا استعمال کر کے ہم اپنے غصے کو

چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سرد مہری کا نقاب

یہ غصے کو چھپانے کا ایک عام نقاب ہے۔ ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم غصے میں نہیں ہیں۔ لیکن جس شخص سے ہم ناراض ہیں ہم اسکے سامنے کسی قسم کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے۔ ہمارا رویہ دوسروں کیلئے سرد رہتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ اکثر میَں باضابطہ طور پر دوسروں کو معاف کرنے کی دعا کرتی تھی۔ لیکن حقیقت میں مَیں دعا میں جس کو معاف کرنے کا اعلان کرتی میرا رویہ اس کیلئے سرد ہوتا تھا۔ اور مَیں اس سے دور ہی رہتی۔ بطور مسیحی ایماندار ہونے کہ مَیں جانتی ہوں کہ مجھے غصے میں زندگی نہیں گزارنی۔ اور ایسی زندگی گزارنا خطرناک ہے اور اسکی وجوہات ہیں جنکا ذکر مَیں کتاب کے باقی حصہ میں کروں گی۔

مَیں چاہتی تھی کہ درست قدم اٹھاؤں۔ اس لئے مَیں دعا کرتی کہ "مَیں فلاں فلاں شخص کو معاف کرتی ہوں جس نے مجھے دکھ پہنچایا ہے۔ میری مدد کرتا کہ مَیں اس دکھ سے نجات پا سکوں"۔ مَیں جو کہتی تھی اسکا وہی مطلب ہوتا تھا۔ لیکن تب مَیں نہیں جانتی تھی کہ مجھے دعا کے ساتھ تابعداری کرتے ہوئے کچھ عملی کام بھی کرنا ہے۔ خدا چاہتا تھا کہ میرا اگلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ مَیں اس شخص کہ ساتھ ایسا رویہ اپناؤں جیسا کہ کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ لیکن مَیں ایسا کرنے کیلئے تیار نہیں تھی۔

1 پطرس 8:4 کے مطابق خدا کا کلام سکھاتا ہے ہماری محبت میں سرگرمی ہونی چاہیے۔ ٹھنڈی محبت خدا کے حضور کبھی بھی قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ ٹھنڈی محبت خدا کی حقیقی محبت کو پیش نہیں کرتی۔ حقیقی محبت کا پر خلوص، مضبوط اور سرگرم ہونا ضروری ہے۔ اس میں بے رخی اور سرد پن نہیں ہونا چاہیے۔ کلام مقدس کے مطابق آخری زمانے میں بے دینی اور بدی کے بڑھ جانے سے مسیحیوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی (متی 12:24)۔ جبکہ آخری وقت قریب آتا جا رہا ہے اور ہم مسیح کی آمدِ ثانی کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے ہمیں پُرزور انداز میں دوسروں کیلئے محبت کو ٹھنڈا ہونے سے بچائیں۔

چونکہ مَیں ایک ذمہ دار شخص ہوں اس لئے مَیں ہمیشہ ایسے لوگوں کیلئے بھی اپنی ذمہ داری

پوری کرتی ہوں جن سے میَں ناراض ہوتی ہوں۔ گومیَں اپنی ذمہ داری تو پوری کرتی ہوں لیکن سرد مہری سے۔اس میں خلوص محبت، اور رحم کی جھلک نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر ایسا وقت تھا جب میَں اپنے پورے خاندان سے ناراض تھی کیونکہ انھوں نے مجھے مایوس کیا تھا۔لیکن اسکے باوجود میَں انکے لئے کھانا پکاتی اور پیش کرتی۔ میَں صرف اپنی ڈیوٹی پوری کرتی۔ میرا انداز سرد، مشینی یا کسی روبوٹ کی طرح ہوتا۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ کوئی مسئلہ تونہیں تو میرا جواب ہوتا کہ سب ٹھیک ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس قسم کے رویے سے بخوبی واقف ہوں گے۔ اس طریقے سے ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔لیکن درحقیقت میں ہم اپنا اصلہ چہرہ نقاب کے پیچھے چھپا لیتے ہیں اور دوسروں کو دھوکا دے کر یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہمارا رویہ تو بہت اچھا ہے۔ اس لئے جب لوگ میرے لئے کچھ کرتے ہیں جس میں اپنایت نہ ہو بلکہ وہ اسے ڈیوٹی سمجھ کر کرتے ہیں تو میَں فوراً اس قسم کے رویے کو بھانپ لیتی ہوں۔ اور مجھے یہ بات بہت بری لگتی ہے۔ کیونکہ میَں جانتی ہوں کہ وہ مجھے دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جب میرا اپنا رویہ ایسا ہوتا تھا تو دوسرے لوگ بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہوں گے۔لیکن میَں نے عہد کیا ہے کہ میَں مصنوعی رہنے کی بجائے پرخلوص رہوں گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ دوسروں کو یہ بتانا بہتر ہے کہ آپ ان سے ناراض ہیں اور یہ کہ آپکو اس ناراضگی اور غصے سے باہر آنے میں کچھ وقت لگے گا بہ نسبت اس بات کے آپ بناوٹی انداز اپناتے ہوئے غصے اور ناراضگی کو اپنے دل میں رکھیں۔

لوگوں کو اپنی زندگی سے نکالنا (دوسروں کو نظرانداز کرنے کا نقاب)

ہمارے پاس لوگوں کو اپنی زندگی سے خارج کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ خاموشی اختیار کرنا ان طریقوں میں سے ایک ہے۔ جب ہم ناراض یا غصے میں ہوتے ہیں تو اکثر ہم طوفان برپا کر دیتے ہیں یا پھر دوسروں سے بات چیت کرنا بند کر دیتے ہیں۔لیکن ہم دوسروں کو بتاتے ہیں کہ ہم ان سے ناراض نہیں ہیں اور اسکے باوجود ہم ان سے بات چیت نہیں کرتے۔ اور اگر بات چیت کرنا ناگزیر ہو جائے تو بھی ہماری گفتگو مختصر ترین ہوتی ہے۔ ہمارے الفاظ کی صرف سرسراہٹ سنی جاسکتی، یا

پھر ہم اپنا سر مثبت یا منفی انداز میں ہلا دیتے ہیں۔ یا پھر کوئی ایسی حرکات وسکنات کرتے ہیں تا کہ بولنا نہ پڑے۔ میری زندگی میں بھی ایسا وقت تھا جب مَیں ناراض ہوجاتی تو محسوس کرتی کہ میرے منہ پر سیمنٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ مجھے یہ بھی معلوم ہوتا کہ مجھے اس شخص سے بات کرنا ضروری ہے اس لئے مجھے اپنی بچگانہ حرکات کو ختم کر کے اس سے بات کرنی ہے۔ تو مَیں اپنی تمام تر ارادی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے بمشکل اپنا منہ کھولتی تا کہ بول سکوں۔

اسکے علاوہ ہم لوگوں کو چھونا ترک کر کے انھیں اپنی زندگی سے خارج کر سکتے ہیں۔ مَیں ایک مرتبہ ڈیو سے ناراض ہوگئی اور اپنے بستر کے کنارے پر لیٹ گئی تا کہ وہ مجھے چھونے بھی نہ پائے۔ اس رات مَیں نے سردی سے کانپتے ہوئے گزاری۔ کیونکہ مَیں نے ناراضگی میں ڈیو سے گرم چادر تک نہیں مانگی۔ یہ میری اپنی بیوقوفی اور بچگانہ حرکت تھی۔ ڈیو رات بھر آرام سے سویا رہا اور مَیں ساری رات مضطرب اور بے چین رہی! مَیں اس وقت کو یاد کرتی ہوں جب مَیں اپنی روح میں دکھ اور تکلیف محسوس کرتی تھی۔ لیکن اب مَیں بہت خوش ہوں کہ خدا کی مدد کی بدولت مَیں نے اس قسم کے رویے سے جان چھڑا لی ہے۔

کیا آپ نے کبھی ایسا کیا ہے کہ ایک ہی کمرے میں موجود ہوتے ہوئے آپ جس شخص سے ناراض ہیں اس سے بات چیت کرنے سے کترائے ہوں؟ اور اگر وہ کمرے میں آتا ہے تو آپکے پاس باہر جانے کا کوئی بہانہ ہوتا ہے۔ اگر وہ ٹیلی وژن دیکھنا چاہتا ہے تو آپ سونا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ سونا چاہتے ہیں تو آپ جاگ کر ٹیلی وژن دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب وہ کھانا کھاتے ہیں تو آپ کو بھوک نہیں ہوتی۔ اگر وہ باہر چہل قدمی کیلئے جانا چاہتا تو آپکے سر میں درد ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ یہ وہ نقاب ہیں جو ہم اپنے چہرے پر چڑھاتے ہیں۔ اور اس بات کی اداکاری کرتے ہیں گویا سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن درحقیقت ہمارا رویہ ہمارا بھانڈا پھوڑ رہا ہوتا ہے۔

کئی بار مَیں نے ڈیو کیلئے صبح کافی بنانے یا اسکی پسند کا ناشتہ بنانے سے پرہیز کیا ہے۔ اور کئی بار اسے فون کر کے وہ بات نہیں بتائی جو عموماً مَیں کرتی ہوں۔ اور یہ ظاہر کرتی ہوں کہ مَیں نے اسے معاف کر دیا ہے۔ اس طرح کا رویہ ہمیں غلامی میں جکڑے رکھتا ہے۔ لیکن خدا کے کلام کی

تابعداری ہمیں آزاد کرتی ہے۔ کچھ پاسبان اور وا ⬂ اپنے پیغامات اور پلپٹ کا استعمال کرتے ہوئے وہ باتیں بیان کرتے رہتے ہیں جو انکے اپنے اندر غصے اور ناراضگی کہ وجہ ہوتی ہے۔ وہ یا تو کلیسیاء سے کسی بات پر ناراض ہوتے ہیں یا پھر کلیسیاء میں مخصوص لوگوں سے۔ وہ اپنے غصے کو پیغام کے لبادے میں چھپا کر پیش کرتے ہیں اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ پیغام انھیں خدا کی طرف سے ملا ہے۔ مَیں ایک خادم جوڑے کو جانتی ہوں جو کہ پاسبانی خدمت میں ہیں اور انکی طلاق ہو چکی ہے۔ طلاق کی وجہ اس خاتون کے شوہر کی بے وفائی اور ناجائز تعلقات تھے۔ اس خاتون نے منادی جاری رکھی۔ لیکن دو سال تک اسکے پیغامات کا مضمون وہ لوگ ہوتے تھے جو دوسروں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور انھیں کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ منادی کرتی کہ آپ لوگوں کو اجازت نہ دیں کہ آپکو کنٹرول کرسکیں، محفوظ تعلقات کو کیسے استوار کیا جائے اور اسی طرح کی اور بہت سے باتیں جنکا تعلق اس قسم کی صورتحال سے ہوتا ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ جو کچھ بھی کلیسیاء کو بطور کلام سکھاتی اسکا تعلق اسکے ذاتی مسائل سے ہے۔ وہ کلام کی منادی پاک روح کی راہنمائی میں کرنے کی بجائے اپنے ذاتی مسائل اور دکھوں کو موضوع بناتی رہی۔ اس نے مجھے کئی بار بتایا کہ اس نے اپنے شوہر کو معاف کر دیا ہے اور وہ پرانی باتیں بھلا کر آگے بڑھ چکی ہے۔ لیکن مَیں نے اس سے یہ بات خود کبھی بھی نہیں پوچھی تھی کہ آیا اس نے ایسا کیا ہے یا نہیں۔ یعنی جب تک ہم اپنے زخموں اور دکھوں کے بارے میں لوگوں کو بتاتے رہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ابھی اپنے زخموں سے شفایاب نہیں ہوئے اور نہ ہی بھلا پائے ہیں۔ شاید آپ خود کو اور دوسروں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ وہ سب باتیں بھلا چکے ہیں۔ لیکن حقیقت میں آپ وہ سب بھلا نہیں پائے۔

بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ دل سب زیادہ حیلہ باز اور لا علاج ہے (یرمیاہ 9:17)۔ اسے کون دریافت کرسکتا ہے۔ خود کو دھوکا دینے کا مطلب سچائی سے آنکھیں چرانا ہے۔ مَیں خود کو جھوٹی تسلی دے سکتی ہوں کہ مَیں اب ناراض نہیں ہوں اور مَیں نے معاف کر دیا ہے۔ لیکن اگر میرا رویہ اس شخص کیلئے سرد ہے اور مَیں اس سے بات چیت کرنے سے گریز کرتی ہوں یا نظر انداز کرتی ہوں اور پھر مسلسل دوسروں کو یہ بھی بتاؤں کہ اس شخص نے مجھے بہت دکھ پہنچایا ہے تو اسکا صاف مطلب

ہے کہ میَں نے ابھی اسے معاف نہیں کیا۔اور میرا یہ رویہ میرے اپنے لئے مزید دکھ کا باعث ہوگا۔

کلام مقدس کا غلط استعمال کرنا(کلام مقدس کا نقاب چڑھانا)

مجھے یقین ہے کہ ہم کلام کا استعمال کرتے ہوئے لوگوں پر اپنا غصہ نکالتے ہیں۔اسکی ایک مثال افسیوں 15:4 میں ہے : ''بلکہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اسکے ساتھ جو سَر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر آگے بڑھتے جائیں''۔اس آیت کو عموماً اپنے ظاہری غصے یا ناراضگی کو چھپانے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب بظاہر ہم دوسروں کو انکے بارے میں سچ بتانے کی کوشش کرر ہے ہوتے ہیں تو درحقیقت ہم اپنے اندرونی غصے، ناراضگی یا ان کے کسی عمل سے مایوسی کا اظہار کرر ہے ہوتے ہیں۔لیکن کیا ہم انکو یہ سچائی اپنے فائدے کیلئے بتاتے ہیں یا پھر اپنے فائدے کیلئے؟ کیا ہم محبت کے ساتھ سچائی بیان کرتے ہیں کیونکہ ہمیں انکی فکر ہے یا پھر ہم لوگوں کو کھری کھری سنانے کا روحانی طریقہ استعمال کرتے ہیں؟

مَیں خود ایسے کئی لوگوں کا شکار بن چکی ہوں جنھوں نے سچائی کو کھرے کھرے انداز میں محبت کے ساتھ مجھے پیش کیا۔لیکن انھوں نے جو کچھ بھی مجھ سے کہا اس سے مجھے دکھ پہنچا اور مجھے جو بات بتائی گئی تھی مجھے اسکا حل نکالنا پڑا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نے کہا، ''جوئیس، مجھے تمہیں کسی چیز کے بارے میں سچ سچ بتانا ہے''۔لیکن مجھے اسکے بات کرنے کے انداز سے پتا چل چکا تھا کہ وہ جو کچھ کہنے والی ہے مجھے وہ بات پسند نہیں آئے گی۔اس خاتون نے مجھے بتایا کہ کسطرح میَں نے اپنے ایک وعظ کے دوران اس خاتون کو بہت دکھ پہنچایا ہے۔لیکن بعد میں اس خاتون نے مجھے یقین دلاتے ہوئے کہا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا ہے۔لیکن اسکی یہ بات مضحکہ خیز تھی اور وہ خود کو دھوکا دے رہی تھی۔اگر اس نے حقیقت میں مجھے معاف کیا ہوتا تو وہ کبھی بھی مجھے فون کر کے یہ بات نہ بتاتی۔ اس نے صرف کلام مقدس کا سہارا لے کر اپنا غصہ مجھ پر نکالا۔

جیسا کہ میَں نے پہلے کہا ہے کہ اکثر اوقات ہمیں دوسرے لوگوں کے برے رویے کے باعث انکا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لیکن ضروری ہے کہ ہم یہ کام انکی اور اپنی بھلائی کیلئے کریں۔ہمیں اس

بات کو بھی یقینی بنانا ہے کہ ہمارا دوسروں کا سامنا کرنے کا فیصلہ خدا کی مرضی کے مطابق ہو نہ کہ یہ فقط ہمارا اپنا فیصلہ ہو۔ کچھ لوگ یہ بات پسند نہیں کرتے کہ انکا سامنا کیا جائے۔ لیکن میرے لئے یہ بات کبھی بھی مسئلہ نہیں بنی۔ لیکن اسکے باوجود مجھے سیکھنا تھا کہ میَں ایسا اُس وقت کروں جب خدا کی مرضی اس میں شامل ہو۔ اکثر اوقات خدا چاہتا ہے کہ ہم کچھ باتوں کو اپنے تک محدود رکھیں اور کسی کو اسکے بارے میں کچھ نہ بتائیں۔ اگر کسی نے مجھے دکھ پہنچایا ہے تو اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میَں لازمی طور پر اُس شخص کو بتاؤں کے اس سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ یہ زیادہ روحانی بات ہوگی اگر ہم انکی غلطی کو چھپانے کا فیصلہ کریں بہ نسبت اِسکے کہ اسے فاش کریں۔

ہماری ناراضگی اور غصہ اکثر ڈرامہ بھی بن سکتا ہے۔ ہم مختلف قسم کی حرکات وسکنات کرتے ہیں اور خود کو بیوقوف بناتے ہیں کہ ہم تو ناراض نہیں ہے۔ خدا سے پوچھیں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے تاکہ آپ یہ جان لیں کہ کہیں آپ کسی طرح سے اپنے غصے کو نقاب تو نہیں پہنائے ہوئے۔ اسکے بعد خدا کو اجازت دیں تاکہ وہ آپکو شفاء دے سکے۔ میَں ایک بار پھر آپ سے کہنا چاہوں گی، ”سچائی تمکو آزاد کرے گی“۔

غصے کے باعث میری زندگی الجھنوں کا شکار ہے

(کیلوں سے بھرا تھیلا)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چھوٹا لڑکا تھا جو کہ بہت بدمزاج اور غصیلا تھا۔ اسکے باپ نے ایک دن اسے کیلوں سے بھرا ایک تھیلا دیا۔ اسے بتایا کہ ہر دفعہ جب اسے غصہ آئے تو وہ ایک کیل کو گھر کی باڑ میں ٹھونک دے۔ پہلے دن اس نے سینتیس کیل باڑ میں ٹھونکے۔ لیکن بتدریج کیلوں کی تعداد کم ہوتی چلی گئی۔ اس لڑکے نے یہ جان لیا کہ غصے کو قابو کرنا کیل ٹھونکنے سے زیادہ آسان ہے۔ بالآخر وہ دن آ گیا جب اس لڑکے کا غصیلا پن ختم ہو گیا۔ اس نے بڑے فخر سے اپنے باپ کو یہ بات بتائی۔ اسکے باپ نے مشورہ دیا کہ اب وہ ہر روز غصے کو قابو کرتے ہوئے ایک کیل روزانہ نکالے۔ کچھ دن بعد اس لڑکے نے اپنے باپ کو بتایا کہ اس نے تمام کیل نکال لئے ہیں۔ باپ نے اسے دکھایا کہ باڑ کے اندر کئی سوراخ ہو چکے ہیں۔ اب یہ باڑ پہلی جیسی نہیں رہی۔ اسی طرح ہر بار جب تم غصہ کرتے

ہوتو یہ تمہاری زندگی میں بدنما داغ کی طرح نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اگر تم کسی کو چاقو سے زخمی کرتے ہو اور پھر اسے نکال لیتے ہو اور ساتھ میں یہ بھی کہتے ہو کہ مجھے معاف کر دو تو ایسا کرنے سے اس شخص کا زخم ٹھیک نہیں ہوگا۔

مسلسل غصہ کرتے رہنے کے کیا نتائج ہیں؟ ہماری زندگی کا ہر پہلو اس سے متاثر ہوتا ہے۔ ہمارا جسم، روح اور جان اس سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ ہماری صحت اور تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ کامیاب مستقبل کے امکانات غصے اور ناراضگی کے باعث ختم ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ غصہ آپکی شخصیت کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اور جو لوگ غصہ کرتے اور ناراض رہتے ہیں انکے لئے کسی بھی ملازمت کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ہم مسلسل غصے کی حالت میں رہتے ہیں تو ہم کبھی بھی وہ نہیں بن پاتے جسکے لئے خدا نے ہمیں تخلیق کیا ہے۔ میرا یقین ہے کہ تمام معاشرہ ہمارے غصے کی وجہ سے متاثر ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ ہمیں بری طرح متاثر کرتا ہے۔ اس لئے میَں یہ بات بار بار دھراتی ہوں کہ، خود پر رحم کریں اور دوسروں کو معاف کریں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگرچہ آپکا غصہ جائز ہے لیکن اسکے باوجود ایسا کرنا آپکے لئے کسی بھی طور پر فائدہ مند نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ایسا کرنے سے اپنے مسائل کو حل نہیں کر پائیں گے۔

ایک شخص کی قبر کے کتبہ پر یہ لکھا ہوا تھا،

'یہ بدمعاش اب قبر میں مرا پڑا ہے
جو غصیلا اور غضبناک تھا،
ترش اور بدمزاج تھا
یہ مر گیا جوانی میں،
ہم خوش ہیں شادمانی میں'

جب ایک غصیلا شخص آس پاس نہ ہو تو سب لوگ بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ دوسروں کو بے وجہ پریشان کیے رکھتے ہیں۔ میرا باپ ایک بدمزاج اور غصیلا شخص تھا۔ اس نے تقریباً تمام زندگی اسی طرح گزاری۔ انکی بدمزاجی نے ہماری زندگی اور گھر کا ماحول گھٹن آمیز اور پریشان

کن بنائے رکھا۔انکی حال ہی میں وفات کے بعدمیری ماں کئی بار کہہ چکی ہیں کہ اب وہ اپنے فلیٹ میں اکیلی بہت اطمینان اور پرسکون محسوس کرتی ہیں۔ میری ماں نے تمام زندگی انکے ساتھ صرف اس لئے گزاری کیونکہ وہ اپنی شادی کے عہد پر قائم رہنا چاہتی تھیں۔لیکن جسقدر دباؤ انھوں نے برداشت کیا اسکی وجہ سے انکی صحت خراب ہوچکی ہے۔اور یہ سب میرے باپ کے غصے کے باعث ہوا ہے۔

دباؤ، خاص طور پرطویل معیاد پر مبنی دباؤ آپکے جسمانی اعضاؤں،فشارخون، دل اورمعدے کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ جولوگ ہر وقت غصے میں رہتے ہیں وہ پرسکون لوگوں کی نسبت جلدی بوڑھے ہوجاتے ہیں۔ایسے لوگ شدید سر درد، بڑی آنت کا مسئلہ، بے چینی،قوتِ مدافعت میں کمی اور دوسری بیماریوں اور مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ غصیلے لوگ ایسے لوگوں کی نسبت جلد وفات پاجاتے ہیں جو کہ معاف کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ اب وقت ہے کہ ہم سچائی کا سامنا کریں۔اوراپنے غصے کو قابو کرنے کی سعی کریں۔اگرآپ کا مزاج غصیلا ہےتو پھرایک فیصلہ کریں کہ آپ پاک روح کی مدد سے اپنے غصے کی جڑ تک پہنچیں گے اور آزادی حاصل کریں گے۔اسے چھپانے یا نظرانداز کرنے کی کوشش نہ کریں۔آپکے غصے کی جو بھی وجہ ہو یا پھر یہ کیسی ہی نوعیت کا کیوں نہ ہوں آپ سچائی کا سامنا کریں۔اگرآپ یہ کہتے ہیں کہ ''مَیں غصے میں ہوں'' تو یہ کوئی اتنی پرکشش بات نہیں ہے۔لیکن اس بات کو مان لینا اس پر قابو پانے کیلئے پہلا قدم ہے۔ یہ وہ کام ہے جو آپکو خود ہی کرنا پڑے گا۔اور جب آپ کا غصہ اور ناراضگی ختم ہوجائے گی تو دوسرے لوگ بھی آپکے نئے اور درست رویے سے فیض یاب ہوں گے۔لیکن اس کا سب سے زیادہ فائدہ آپکی اپنی ذات کو پہنچے گا۔

جب مَیں بتیس سال کی تھی تو مجھے احساس ہوا کہ مجھے سچائی کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے باپ نے بچپن سے لے کر بالغ ہونے تک مجھے جنسی تشدد اور زیادتی کا نشانہ بنایا۔اپنے گھر میں گزارے آخری پانچ سالوں میں میرے باپ نے مجھے تقریباً دوسو مرتبہ جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔مَیں جانتی ہوں کہ آپ سب لوگوں کیلئے یہ ایک چونکا دینے والی بات ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔لیکن سچائی کا سامنا کرنا ہی ماضی کو پیچھے چھوڑ دینے کیلئے پہلا قدم تھا(میری تفصیلی گواہی ڈی۔وی۔ڈی پر دستیاب

ہے)۔ 18 سال کی عمر میں جب مَیں نے گھر چھوڑ دیا تو میرا خیال تھا کہ میری پرانی زندگی اور مسائل اب ماضی کا حصہ ہیں۔ یقینی طور پر مَیں اپنے باپ سے سخت نفرت کرتی تھی اور میری زندگی میں صرف کڑواہٹ تھی۔ اور یہ بات مجھے مسلسل زخمی کر رہی تھی۔ لیکن جب مَیں نے معافی اور سچائی کو جاننے کے سفر کا آغاز کیا تو اُس وقت مجھے اِس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ ایسا کرنا مستقبل کیلئے کس قدر فائدہ مند ثابت ہوگا۔ ابتداء میں مَیں صرف خدا کی تابعداری کرنا چاہتی تھی اور معاف کرنا چاہتی تھی۔ لیکن جو لوگ غصے میں رہتے ہیں وہ کبھی کسی سے درست طور پر پیار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جو کچھ ہمارے دل میں بھرا ہوتا ہے وہ ہماری زبان پر آجاتا ہے۔ میرے تمام تعلقات اور رشتے میرے غصے اور ناراضگی کے باعث بری طرح متاثر ہو رہے تھے اور مَیں اس بات سے بے خبر تھی۔ میرا غصہ گہرے طور پر میری روح میں قدم جما چکا تھا۔ یہ غصہ میری سوچ، جذبات، میرے الفاظ اور میری تمام حرکات وسکنات سے ظاہر ہوتا رہتا تھا۔ کیونکہ یہ میری ذات کا حصہ بن چکا تھا۔ چونکہ کافی لمبے عرصے سے غصہ میرے اندر تھا اس لئے یہ جاننا بھی مشکل ہو گیا کہ آیا یہ موجود بھی ہے یا نہیں۔ میرے اندر سے اسکی موجودگی کا احساس ختم ہو چکا تھا۔ لیکن جب مَیں نے کلام مقدس کو پڑھنا شروع کیا تو پاک روح نے میری راہنمائی کرنا شروع کر دی اور میری کمزوریوں اور خامیوں پر انگلی رکھنا شروع کر دی۔ لیکن اس سے پہلے مَیں یہ سوچا کرتی تھی کہ دوسروں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا ہے۔ اور مَیں نہیں جانتی تھی کہ مجھے اپنے ردعمل پر بھی غور کرنا ہے جو دوسروں کی زیادتی کا نتیجہ ہے۔ مَیں سمجھتی تھی کہ مَیں غصہ اور ناراض ہونے میں حق بجانب ہوں۔ نہ صرف میرے باپ نے مجھے دکھ پہنچایا تھا بلکہ ان لوگوں نے بھی جو میری مدد کر سکتے تھے۔ لیکن انھوں نے میری کوئی مدد نہ کی۔ مَیں سوچتی کہ خدا مجھے کیونکر کہہ سکتا ہے مَیں ایسے لوگوں کو معاف کردوں جنھوں نے مجھے ناقابل یقین اور سنگین طور پر دکھ پہنچایا ہو۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم معاف کریں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ہمارے حق میں بہتر بات ہے۔ خدا ہماری بحالی کا کامل منصوبہ رکھتا ہے۔ اور جو کچھ وہ ہمیں کرنے کو کہتا ہے اس میں ہماری بھلائی شامل ہوتی ہے کیونکہ وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔ اگر ہم اس بات کیلئے تیار ہیں کہ اسکی تابعداری کریں تو پھر چاہے ہمیں یہ بات ناممکن لگے کہ ہم دوسروں کو معاف نہیں کر سکتے، لیکن خدا ہمیں فضل بخشے گا تاکہ ہم ایسا کر سکیں۔ جب مَیں آپ سے کہتی ہوں کہ آپ

غصے کو چھوڑ کر دوسروں کو معاف کرنے کا طرز زندگی اپنائیں تو درحقیقت میَں اسلئے اس بات پر زور دیتی ہوں کیونکہ یہ میری اپنی زندگی کا تجربہ ہے۔ اور میَں ان حالات سے گزر چکی ہوں۔ میَں یہ بھی جانتی ہوں کہ یہ کس قدر مشکل کام ہے۔ لیکن میَں یہ بھی جانتی ہوں کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ آپ کیلئے کس قدر بیش قیمت بات ہوگی۔ اس لئے میَں بھرپور طور پر آپکی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گی کہ آپ صرف اس کتاب کا مطالعہ نہ کریں اور نہ ہی اسے محض اپنی الماری کی زینت بننے دیں۔ میَں چاہوں گی کہ آپ اس کتاب کا کھلے دل سے مطالعہ کریں اور جو کچھ آپ پڑھتے ہیں اسے عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ خدا نے ہر انسان کیلئے پہلے ہی سے ایک شاندار زندگی کا انتظام کر رکھا ہے۔ اور اگر ہم خدا کے ساتھ تعاون کریں اور وہ کریں جو وہ کہتا ہے تو ہم زندگی سے لطف اٹھا سکیں گے۔ لیکن اگر ہم اسکی تابعداری نہیں کریں گے تو ہم ایسی زندگی کھو دیں گے۔ بیشک خدا پھر بھی ہم سے پیار کرتا رہے گا لیکن ہم اسکے اچھے منصوبے سے لطف اٹھانے سے محروم ہو جائیں گے۔ اس لئے خود پر رحم کریں اور خدا کے اچھے منصوبے سے محروم ہونے سے خود کو بچائیں۔

باب 6

آپکو کس پر غصہ ہے؟

جیسا کہ ہم بحث کر چکے ہیں کہ ہم اکثر لوگوں سے ناراض ہو جاتے ہیں جو ہمیں دکھ پہنچاتے ہیں یا زخمی کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کیلئے غصہ اور ناراضگی محسوس کرتے ہیں جنھوں نے ماضی میں ہمیں

دکھ پہنچایا ہو یا پھر جو ہمیں روزانہ کسی نہ کسی طرح زخمی کرتے ہیں۔ ہم ناانصافی کے باعث غصہ محسوس کرتے ہیں۔ ہم اپنی روح میں چیخ اٹھتے ہیں کہ یہ سراسر ناانصافی ہے! لیکن ہمیشہ دوسرے لوگ ہمارے غصے اور ناراضگی کی وجہ نہیں ہوتے۔ بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم خدا کے ساتھ، اپنے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ صلح رکھیں (1 پطرس 3:10-11)۔

مجھے خود پر غصہ ہے

کیا آپکو خود پر غصہ ہے؟ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو خود پر غصہ ہے۔ اگر میَں یہ کہوں کہ ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جو اپنے آپ سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جو اپنے آپ سے مطمئن ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ ایسا کیوں ہے؟ جیسا کہ ہم پہلے اس پر بحث کر چکے ہیں ہم سب غیر حقیقت پسندانہ توقعات وابستہ رکھتے ہیں۔ ہم مسلسل دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرتے رہتے ہیں اور پھر محسوس کرتے ہیں کہ ہم اُن جیسے نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے ہماری زندگی میں گہری پشیمانی اور شرمندگی ہو جسکی وجہ شاید ہمارا کوئی ایسا عمل تھا یا پھر کسی نے ہمارے ساتھ کچھ ایسا کیا ہو۔ ہم اسقدر خود کو مجرم محسوس کرتے ہیں کہ خود پر غصہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

اکثر لوگ خود پر غصہ کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے کام کرتے ہیں جنکو وہ خود بھی پسند نہیں کرتے اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ خدا سے معافی کیسے حاصل کریں اور اپنے ناقابل قبول رویے پر غالب آنے کیلئے قوت کیسے حاصل کریں۔

آپ چاہے یقین کریں یا نہ کریں، اپنے آپ سے مطمئن ہونے کا پہلا قدم یہ ہے کہ آپ مناسب طور پر اپنے گناہ کا سامنا کریں۔ اسے نظر انداز کرنا یا اپنے برے رویے کا جواز پیش کرنا کبھی بھی آزادی نہیں لائے گا۔ جب تک ہم گناہ کرتے رہتے ہیں ہم کبھی بھی اپنے اندر حقیقی اطمینان حاصل نہیں کر پائیں گے۔ چاہے ہم اپنے گناہ کی ذمہ داری قبول کرنے کیلئے تیار ہوں یا نہ ہوں یا اسے پہچاننے بھی ناکام ہو جائیں تو بھی یہ ہمیں پریشان کرتا رہے گا۔

خدا کی معافی کو قبول کرنا

جب ہم اس بات کا اقرار کرلیں کہ ہم گناہ گار ہیں تو پھر ضروری ہے کہ ہم اسے دوبارہ نہ کریں اور توبہ کریں۔ اسکا مطلب ہے کہ ہم نہ صرف اپنے گناہ پر دلی طور پر شرمندہ ہیں بلکہ ہم گناہ آلودہ زندگی سے دور رہنے کیلئے بھی تیار ہیں۔ گناہ میں زندگی گزارنا گھٹیا ترین معیارزندگی ہے۔لیکن جب ہم توبہ کرتے ہیں تو اعلیٰ معیارزندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ہم اونچے مقام تک پہنچائے جاتے ہیں جسکی خدا ہمارے لئے آرزو کرتا ہے۔ جب ہم توبہ کرتے ہیں تو خدا ہمیں بلند اور اونچے مقام پر لے جاتا ہے۔ یہ مقام اطمینان، خوشی اور اسکی راستبازی کا ہے۔

اپنے گناہ کو پورے طور پر قبول کرنا اور اقرار کرنا شروع میں مشکل بات لگتی ہے۔ چونکہ ماضی میں ہم دوسروں کو اِسکا ذمہ دار ٹھہراتے آئے ہیں اور جواز دیتے آئے ہیں اس لئے یہ کہنا مشکل لگتا ہے کہ میَں گناہگار ہوں، میَں نے گناہ کیا ہے۔لیکن ہم سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔اس لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ میَں نے گناہ کیا ہے تو ہم دنیا میں باقی لوگوں سے زیادہ گناہ گار نہیں بن جاتے۔ خدا کی نظر میں ہم سب یکساں طور پر گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اگر ہم کہتے ہیں کہ ہم میں گناہ نہیں (یعنی خود کو گناہگار تسلیم کرنے سے انکار کرنا) تو ہم خود کو گمراہ کرتے ہیں اور سچائی (جو انجیل ہمیں پیش کرتی ہے) سے خالی رہتے ہیں (ہمارے دلوں میں سچائی نہیں بستی)۔لیکن اگر ہم کھلے دل سے یہ تسلیم کریں کہ ہم نے گناہ کیا ہے اور اسکا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور وفادار ہے(1 یوحنا 9–8:1)۔

اس حوالے میں خاص بات ہے جو مجھے بہت پسند ہے اور مجھے اس سے اطمینان ملتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جو بات پسند ہے وہ یہ ہے کہ خدا مسلسل ہمیں پاک کرتا رہتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اسکا مطلب ہے کہ اگر ہم خدا کے ساتھ چلتے ہیں اور اپنے گناہ کو قبول کرنے میں اور توبہ کرنے میں دیر نہیں کرتے تو خدا ہمیشہ ہمیں پاک کرتا رہے گا۔ خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ یسوع مسیح باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور مسلسل ہمارے لئے شفاعت کرتا رہتا ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیں مسلسل اُسکی

شفاعت کی ضرورت ہے۔ اور یہ بات بھی میرے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث ہے۔ خدا ہمیں ہماری تمام ناراستی سے پاک کرتا ہے۔ اور اگر ہم اس بات پر یقین رکھیں اور خدا کی معافی کو ایمان سے قبول کریں تو خود پر غصہ کرنے سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ میَں اور آپ ایسا کوئی گناہ نہیں کر سکتے جسے خدا معاف نہیں کر سکتا۔ جب وہ کہتا ہے کہ ''ساری ناراستی سے'' تو اسکا یہی مطلب ہے!

> ''اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ مگر اسکے فضل کے سبب سے اس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں'' (رومیوں 3:23-24)

خدا کی معافی مفت تحفہ ہے۔ اور اس مفت تحفے کے ساتھ ہم کیا کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ ہم اسے بخوشی قبول کریں۔ میرا خیال ہے کہ ہم اکثر معافی کی درخواست کرتے رہتے ہیں لیکن اسے قبول کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ جب آپ خدا سے اپنی غلطی یا گناہ کی معافی مانگتے ہیں تو اسے بتائیں کہ آپ اسکی معافی کے مفت تحفے کو قبول کرتے ہیں۔ تب آپ اسکی حضوری میں کچھ دیر اسکا انتظار کریں تا کہ اسکا یہ مفت تحفہ آپکی جان اور روح میں سرایت کر جائے تا کہ آپ جان سکیں کہ یہ کس شاندار تحفہ ہے۔

گناہ سے مت ڈریں

ہم جب بھی کسی چیز سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں تو درحقیقت ہم اس چیز کو یہ اختیار دے دیتے ہیں کہ وہ ہم پر غلبہ پائے۔ اس لئے میَں آپکی حوصلہ افزائی کرتی ہوں کہ آپ گناہ سے مت ڈریں۔ پولس رسول کہتا ہے کہ ہماری پرانی انسانیت اسکے ساتھ مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بیکار ہو جائے تا کہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں (رومیوں 6:6)۔ یسوع مسیح نے مکمل طور پر گناہ پر غلبہ پانے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں مسلسل اور مکمل طور پر معاف کرتا ہے بلکہ اس نے اپنا پاک روح بھی ہمیں دیا تا کہ وہ گناہ کے تعلق سے ہمیں قائل کرے اور اس پر غلبہ پانے کی قوت دے۔

جب ہم ابتدائی طور پر اس بات کو جان لیتے ہیں کہ ہم گناہگار ہیں اور ہمیں نجات کی ضرورت

ہے اور یسوع مسیح کو بطور نجات دہندہ قبول کرتے ہیں جو کہ ہماری معافی اور نجات کی ضرورت کو پورا کرسکتا ہے تو ہم ایک نئی مختلف طرز زندگی کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں۔لیکن جب ہم گناہ گار تھے تو ہم گناہ کی طرف سے بے پرواہی کا مظاہرہ کرتے تھے۔لیکن جب ہم نے پاک روح کو اپنے دل میں آنے دیا تو ہم گناہ سے آگاہ ہوگئے اور پھر یہ ارادہ کیا کہ اب گناہ سے کنارہ کرتے رہیں گے اور اسکی مزاحمت کریں گے۔اور ہم یہ کام اب خوشی سے اور اسکی خدمت جان کر کرتے ہیں۔اور ہم پاک روح پر مکمل بھروسا کرتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرے گا۔آزمائش سب پر آئے گی۔لیکن ہمیں اس بات کی یقین دہانی ہے کہ خدا ہمیں کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑنے دے گا جو ہماری طاقت اور برداشت سے باہر ہو(1 کرنتھیوں 13:10)۔دوسرے لفظوں میں ہمارے آزمائش کسی سے کم یا زیادہ نہیں ہوتی۔ اور ہمیں یہ بھی ایمان رکھنا ہے کہ یہ ہماری برداشت سے باہر نہیں ہے۔خدا ہماری برداشت سے زیادہ آزمائش ہم پر نہیں آنے دے گا بلکہ آزمائش سے نکلنے کی راہ بھی پیدا کرے گا۔ یہ عظیم خوشخبری ہے! ہمیں آزمائش سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ جو ہم میں ہے وہ سب سے عظیم اور قادر ہے تا کہ ہمیں مزاحمت کرنے کی قوت دے سکے۔اگر ہم اس پر بھروسا کریں گے تو وہ ہماری مدد کرنے کیلئے تیار ہوگا۔

لوگ آزمائش کے سامنے اس وقت ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوجاتے ہیں جب وہ صرف اپنی کوشش سے اس پر غالب آنا چاہتے ہیں یا پھر اس لئے کہ وہ یہ سوچ رکھتے ہیں کہ وہ آزمائش کی مزاحمت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔اکثر لوگ نہایت احمقانہ قسم کی بات کرتے ہیں مثلاً وہ کہتے ہیں ''اگر میَں نے ایک چاکلیٹ بسکٹ کھالیا تو پورا پیکٹ کھانے کیلئے خود کو روکنا مشکل ہوگا''، ''میَں جانتا ہوں کہ میٹھا کھانا میری صحت کیلئے اچھا نہیں ہے لیکن مَیں ہر روز چاکلیٹ کھائے بغیر نہیں رہ سکتا''۔میَں یہ کہوں گی کہ اس قسم کی باتیں مضحکہ خیز ہیں کیونکہ ان سب کی بنیاد جھوٹ پر ہے جسکا ہم یقین کرلیتے ہیں۔ ابلیس ہمیں بتاتا ہے کہ ہم اس قدر کمزور ہیں کہ چھوٹی سے چھوٹی آزمائش پر بھی غالب آنے کے قابل نہیں ہیں۔لیکن خدا سکھاتا ہے کہ ہمیں اس میں مضبوطی حاصل ہے۔اور کوئی آزمائش ہماری برداشت سے باہر نہیں ہے۔ہم جس بات پر یقین کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں وہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ آیا ہم

گناہ میں گر جائیں گے یا پھر اسے شکست دیں گے۔آپ کچھ دیر کیلئے سوچیں کہ آپکی زندگی میں وہ کونسی باتیں ہیں جو خدا کے کلام کے مطابق نہیں ہیں۔ کیا آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آپ پاک روح کی مدد سے اور پرہیز گاری کے پھل کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے آزمائش پر غالب آسکتے ہیں یا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کچھ ایسی آزمائشیں ہیں جن پر آپ غالب نہیں آسکتے؟ ہم جس بات کیلئے ایمان رکھتے ہیں وہی حقیقت بن کر ہمارے سامنے آتی ہے۔اس لئے ہم سب کیلئے نہایت ضروری ہے کہ ہم سچائی پر یقین رکھیں نہ کہ ابلیس کے جھوٹ پر۔

پولس رسول دعا کرتا ہے کہ کلیسیاء اس بات کو جان لے کہ مسیح یسوع میں انھیں قدرت اور طاقت میسر ہے۔اگر آپ یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ آزمائش کی مزاحمت کرنے اور اس پر غالب آنے کی قدرت اور طاقت رکھتے ہیں! ہم سب گناہ میں گر جاتے ہیں۔ہم جب تک اس فانی بدن میں ہیں اور جلالی نہیں بنا دیے جاتے ہمیں مسلسل معافی کی ضرورت رہے گی۔لیکن ہمیں گناہ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ اس آیت پر غور کریں:

> ''اے بچو! میَں تمہیں اسلئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز۔اور وہی ہمارے گناہون کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی'' (1یوحنا2:1-2)

یہ آیت چونکا دینے والی لیکن نہایت شاندار ہے۔جب میَں پہلی بار ان آیات سے واقف ہوئی تو اس وقت میَں اپنی زندگی میں شدید مشکلات کا شکار تھی۔میَں ہر روز اس بات کی کوشش کرتی رہتی تھی کہ کس طرح سے سب کچھ درست طور پر کرسکوں تاکہ میَں اچھا محسوس کروں اور اس بات کا یقین رکھوں کہ آج خدا میرے ساتھ ناراض نہیں ہے۔لیکن ظاہر ہے میری سوچ درست نہیں تھی۔لیکن تب یہی سوچ میری زندگی کی حقیقت تھی۔لیکن جب میَں نے یہ جان لیا کہ ہر روز مجھے صرف اپنی بہترین کوشش کرنی ہے اور خدا پر یقین رکھنا ہے کہ وہ میری غلطیوں، کمزوریوں اور گناہ کو ڈھانپے گا۔تب میَں نے اپنے اوپر سے ایک بڑا بوجھ ڈھلکتا ہوا محسوس کیا۔کلام مقدس کے مطابق یسوع مسیح ہمارے

گناہوں کا کفارہ ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے؟ اسکا مطلب ہے کہ یسوع مسیح خدا کے غضب کو جو ہمارے گناہ کے باعث ہے روک دیتا ہے۔ خدا کو گناہ سے نفرت ہے۔ لیکن وہ گناہگار سے نفرت نہیں کرتا۔ اگر کوئی خاتون اپنے شوہر سے ناراض ہوجاتی ہے کیونکہ اسکا شوہر اسکی عزت نہیں کرتا تو اسکا شوہر گلاب کے پھول اور معافی کا خط اسے دیتا ہے۔ اس طرح گلاب کے پھول اسکے غصے اور ناراضگی کو ختم کر دیتے ہیں۔ وہ اسے معاف کرتی ہے اور پھر سے سب کچھ ٹھیک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح گلاب کے پھول کی طرح ہے جو خود خدا کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ اسکا غضب ٹل جائے۔ وہ ہمارا کفارہ ہے۔ اس طرح خدا ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے معاف کر دیتا ہے۔ ہمارے اندر یہ اہلیت اور قابلیت نہیں کہ ہم خود اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکیں۔ لیکن یسوع مسیح کامل کفارہ ہے۔ وہ ہماری جگہ خود لے لیتا ہے۔ وہ خدا کے سامنے ہماری شفاعت کرتا ہے۔ اور ہم اس پر ایمان کے وسیلہ سے گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہیں۔

ان سچائیوں پر ایمان لانا گناہ اور غصے سے آزادی کی طرف پہلا قدم ہے۔ جب مجھ سے گناہ ہوجاتا ہے تو مَیں مایوس ہوجاتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ آئندہ مَیں اس سے بہتر کوشش کروں گی۔ لیکن مَیں خود کوسنا شروع نہیں کر دیتی۔ کیونکہ مَیں جانتی ہوں کہ خدا کی یہ مرضی نہیں ہے کہ ہم ایسا کریں۔ اور خود کو کوسنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا۔

گناہ کے ساتھ سختی سے پیش آنا

گناہ کی جلد اور مکمل معافی حاصل کے علاوہ ہمیں اس بات کو بھی جاننا ضروری ہے کہ گناہ کی شدت اور سختی کے ساتھ مزاحمت کس طرح کی جائے۔ یہ جان لینا کافی نہیں کہ خدا ہمیں معاف کرنے کیلئے تیار ہے۔ اور نہ ہی اسکا یہ مطلب ہے کہ ہم گناہ کرنے کیلئے آزاد ہیں اور یہ خدا کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ خدا ہمارے دل کو جانتا ہے۔ جو شخص گناہ سے نفرت نہیں رکھتا اور اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش نہیں کرتا اسکا دل کا رویہ درست نہیں ہے۔ رومیوں کے خط میں پولس لکھتا ہے کہ کیا آپ گناہ اس لئے کریں تاکہ خدا کا فضل زیادہ ہو۔ پولس خود جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ، ''ہم جو

گناہ کے اعتبار سے مر گئے کیونکر اس میں آیندہ کو زندگی گذاریں؟'' (رومیوں 6:1-2)۔ پولس ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ جب انھوں نے مسیح کو قبول کیا تو اسکا مطلب ہے کہ انھوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اب گناہ کے ساتھ انکا تعلق ختم ہو چکا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے گناہ اس میں موجود رہے گا لیکن ہم خود کو گناہ کے اعتبار سے مردہ کر سکتے ہیں۔ خدا ہمیں نیا دل اور پاک روح دیتا ہے۔ یعنی اسکا مطلب ہے کہ اب ہماری خواہشات نئی اور اچھی ہیں۔ ہم زندگی کا باقی حصہ گناہ کی مزاحمت کرنے میں گزارتے ہیں۔ اور اسکی سادہ وجہ یہ کہ ہم اب گناہ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ جب ہمارا ایسا رویہ ہو اور ہم سے گناہ ہو جائے تو خدا ہمیں معاف کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔

اگر آپ خالص مسیحی ہیں تو آپ صبح اس لئے بیدار نہیں ہوں گے کہ گناہ کرنے کی راہ ڈھونڈیں اور پھر معافی بھی حاصل کرلیں۔ آپ ایسی زندگی گزارنے کی بھر کوشش کرتے ہیں جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ اگر آپ گناہ سے دور رہنے کی پرزور اور دلیرانہ مزاحمت نہیں کرتے تو آپ کا دل آپکو مجرم ٹھہرائے گا اور اسکے نتیجے میں آپ خود پر غصہ کریں گے اور کوستے رہیں گے۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ ہمیں گناہ کی شدید مزاحمت کرنے کی ضرورت ہے بلکہ بے رحمی سے اس کا سد باب کرنا چاہیے۔ متی 9–8:18 میں ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ہماری آنکھ گناہ کا باعث بنتی ہے تو اسے نکال کر باہر پھینک دیں۔ اگر ہاتھ یا پاؤں گناہ کا باعث بنتا ہے تو اسے کاٹ ڈالیں۔ میرا یقین ہے کہ اس آیت کا ملطب یہ نہیں کہ ہم سچ مچ میں اپنی جسمانی عضاؤں کو کاٹیں۔ بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ گناہ کے تعلق سے ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے۔ ہمیں شدید طور پر اسکی مزاحمت کرنی ہے یہاں تک کہ اگر ہمیں کوئی عضو بھی کاٹنا پڑے تو ہم ایسا ہی کریں۔ اگر آپکے گھر میں کوئی ایسا رسالہ آتا ہے جس کے پہلے صفحے پر کسی ایسی خاتون کی تصویر ہے جو مناسب لباس میں ہے (جو کہ بہت کم ہوتا ہے) اور آپ اس تصویر کو دیکھ کر خوش ہونا شروع کر دیتے ہیں تو میَں کہوں گی کہ آپ فوراً سے پہلے اس رسالے کو پھاڑ ڈالیں اور ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔ آپکو ایسا جلد سے جلد کرنا پڑے گا۔ آپ گناہ کے ساتھ کھیلنے کی کوشش نہ کریں۔ میَں درجنوں ایسی مثالیں پیش کرسکتی ہوں لیکن میَں صرف دو ہی آپکی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ آپ ایک شادی شدہ خاتون ہیں۔ اور آپ جس جگہ کام کرتی ہیں وہاں ایک مرد آپکو

کافی پینے اور کاروباری بات چیت کرنے کی پیشکش کرتا ہے۔ آپ اپنے دل میں قائلیت محسوس کرتی ہیں کہ شاید ایسا کرنا دانشمندی والی بات نہیں ہے۔ اور اگر آپ ایسا محسوس کریں تو اس سے پہلے کہ آپکی زندگی میں یہ مسئلہ بنے فوراً اس خیال کو اپنی ذہن سے کاٹ ڈالیں۔

گھر کے کسی فرد کے ساتھ آپ کی بحث وتکرار ہوئی ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ آپ صلح صفائی کرنے میں پہل کریں۔ ایسا کرنے میں تاخیر نہ کریں تا کہ بعد میں آپ ایسا کرنے سے کہیں انکار نہ کردیں۔ اس طرح آپ ناراضگی ختم کر کے گناہ کرنے سے بچ جائیں۔ رومیوں 14:13 میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کیلئے تدبیریں نہ کرو۔ اور اسکا یہ بھی مطلب ہے کہ گناہ میں گرنے کا عذر پیش نہ کریں اور نہ ہی گناہ کرنے کے مواقعے ڈھونڈیں۔ وہ خاتون جو دفتر میں کام کرنے والے مرد کے ساتھ کافی پینے کے لئے راضی ہوجاتی ہے اگرچہ خدا نے اسے قائلیت دی تھی کہ وہ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا غلطی ہوگی۔ لیکن اسکے باوجود وہ گناہ کو موقع فراہم کرتی ہے تا کہ وہ اُس پر غلبہ پائے۔

میَں نے ایک مرتبہ ایک چھوٹی بچی کی کہانی پڑھی۔ وہ ایک پہاڑی راستے پر جا رہی تھی۔ اور سردی بہت زیادہ تھی۔ اچانک ایک سانپ راستے میں آ گیا اور اسکی منت کرنے لگا کہ وہ اسے اپنے گرم کوٹ میں چھپا لے۔ پہلے تو وہ لڑکی ایسا کرنے سے ہچکچائی۔ لیکن بالآخر وہ اسکی فریاد کے آگے ڈھیر ہوگئی۔ کچھ دیر بعد سانپ نے اس لڑکی کو کاٹا اور لڑکی چیخ اٹھی کہ اس نے رحم کر کے اسے اپنے کوٹ میں چھپایا اور وہ اس نیکی کا صلاح ایسے دے رہا ہے۔ تو سانپ نے کہا کہ جب تم جانتی تھی کہ میری فطرت کیسی ہے اسکے باوجود تم نے مجھے اٹھایا۔ میرا خیال ہے آپ سب اس کہانی کا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ یقیناً ہم سب کی زندگی میں ایسا وقت آتا ہے جب ہم اپنے دل میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ کچھ خاص کام ایسے ہیں جو ہمیں نہیں کرنے۔ لیکن جب آزمائش مسلسل آتی رہتی تو ہم ہار مان لیتے ہیں اور گر جاتے ہیں۔ اور اسکے بعد ہم برے حالات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ہم سب خطا کرتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ہم ہمیشہ خطا ہی کرتے رہیں۔ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا بہت حکمت کی بات ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم ہر اس گناہ کو اپنی زندگی سے دور کریں جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے اور

ہمارے لئے بوجھ بن جاتا ہے(عبرانیوں 1:12)۔اس آیت کا مطلب ہے کہ ہم گناہ کے تعلق سے سختی سے پیش آئیں اور جلد اسکا سد باب کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو راستبازی کا پھل حاصل کریں گے۔ ہمارے دل میں اطمینان ہوگا کیونکہ ہم نے درست قدم اٹھایا ہے۔میَں اپنے گناہوں کی معافی کیلئے بہت شکر گزار ہوں۔لیکن میَں نہیں چاہتی کہ مجھے ایسی صورتحال سے دوچار ہونا پڑے کہ مجھے دوبارہ معافی کی ضرورت پڑے۔ بلکہ میری خواہش ہے کہ میَں نظم وضبط کو اپنا طرزِعمل بناؤں اور درست فیصلہ کروں تاکہ مجھے خوشی حاصل ہو کہ میَں نے خدا کو اچھے فیصلے سے خوش کیا ہے۔

پوشیدہ گناہ

ہم اُس وقت تک گناہ کے ساتھ سختی اور پر اثر انداز سے پیش نہیں آسکتے جب تک ہم گناہ میں گرجانے کے عذر پیش کرتے رہیں گے یا پھر اسے پوشیدہ رکھیں گے۔ہم سب کو اپنے دلوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور اپنی زندگی میں گناہ کے رویے کو سامنے لانے کیلئے نہایت دیانت داری سے کام لینا ہوگا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ وہ خود بھی کوشش میں رہتا ہے کہ خدا اور آدمیوں کے باب میں اسکا دل اسے ملامت نہ کرے(اعمال 16:24)۔کیسی شاندار بات ہے! پولس مسلسل اپنی زندگی کی چھان بین کرتا تھا تاکہ گناہ کو اپنی زندگی سے دور رکھے۔ پولس خدا کے حضور صاف ضمیر کی قدرت اور اہمیت سے اچھی طرح واقف تھا۔ہمیں بھر پور کوشش کرنی چاہیے کہ گناہ نہ کریں۔لیکن اگر ہم سے گناہ ہو جائے تو اسکے لئے عذر نہ تراشیں اور نہ ہی اسے پوشیدہ رکھیں۔ ہمارے راز ہمارے لئے مصیبت اور مشکل باعث بن سکتے ہیں لیکن سچائی ہمیں آزاد کرے گی۔

جو کچھ ایمان سے نہیں ہے وہ گناہ ہے(رومیوں 23:14)۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں اگر وہ ایمان سے نہیں کرسکتے تو ہمیں وہ نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ایک چیز گناہ ہے تو اسے گناہ ہی کہیں۔ یہ نہ کہیں کہ یہ میرے لئے ایک مسئلہ ہے یا میری عادت ہے۔ گناہ مکروہ ہے۔لیکن اگر ہم گناہ کو گناہ نہ سمجھیں یا اسے کوئی اور بہتر نام دینے کی کوشش کریں تو اس بات کے امکانات ہیں کہ آپ اسے اپنی زندگی میں قائم رکھیں گے۔

ہمیں کلام کی روشنی میں اپنی زندگی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اور اگر کوئی بات خدا کے کلام کے مطابق محسوس نہ ہو تو اسے گناہ تصور کرنا چاہیے اور خداداد صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے اسکی بھر پور مزاحمت کرنی چاہیے۔ اگر ہم خدا سے کہیں تو وہ ہمیشہ ہماری مدد کرنے کیلئے تیار ہے۔ ہم کے خدا کے ساتھ شراکت دار ہیں اور وہ نہیں چاہتا کہ ہم اسکی مدد کے بغیر کوئی کام کریں۔ مَیں دوبارہ کہوں گی، گناہ کو مت چھپائیں۔ اسے سامنے لائیں اور اس بات کو قبول کریں کہ یہ گناہ ہے۔ گناہ میں گرنے کے عذر پیش نہ کریں اور نہ ہی دوسروں کو اپنے غلط فیصلے کا ذمہ دار ٹھہرائیں۔ ماضی کے گناہوں کیلئے خدا سے مکمل معافی حاصل کریں۔ اور پاک روح کے ساتھ مل کر گناہ کرنے کی آزمائش سے بچنے کیلئے جارحانہ انداز اپنائیں۔

اس لئے خود پر رحم کرتے ہوئے اپنے آپکو مکمل طور پر معاف کر دیں۔ اپنے لئے غصے اور ناراضگی کو ختم کریں جسکی وجہ ماضی کی غلطیاں اور ناکامیاں ہیں۔ اچھی زندگی گزارنا شروع کریں جسکا خدا نے آپکے لئے پہلے سے بندوبست کر رکھا ہے (افسیوں 10:2)۔

کیا آپ خدا سے ناراض ہیں؟

اگر آپ نے خدا کے بارے میں کچھ سنا ہے تو یقیناً یہ سنا ہو گا کہ وہ خدا بھلا ہے اور ہم سے پیار کرتا ہے۔ اس لئے ہمارا فطری ردِعمل یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ ہم سے پیار کرتا ہے تو پھر اس دنیا میں اسقدر دکھ درد کیوں ہے۔ اگر خدا قادرِ مطلق ہے اور سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو وہ تمام دکھوں کا خاتمہ کیوں نہیں کر دیتا؟ اس قسم کے سوالات نے ہمیشہ ہی ہر دور کے انسانوں کو الجھن کا شکار کیے رکھا ہے۔ بچے زیادتی کا شکار ہو جاتے ہیں، ہم مسلسل جنگ و جدل اور تباہی کی خبر سنتے ہیں، لاکھوں لوگ بھوک و افلاس کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ اچھے اور نیک لوگ عموماً کم عمری میں انتقال کر جاتے ہیں۔ جبکہ شریر اور وہ لوگ جو کسی کو فائدہ نہیں پہنچاتے لمبی عمر پاتے ہیں۔ وبائیں اور امراض تیزی سے پھیل رہی ہیں اور اچھے اور برے لوگ دونوں ہی انکا شکار بنتے ہیں۔ اور ہم چیخ اٹھتے ہیں ''یہ سب ناانصافی ہے! انصاف کہاں ہے؟ خدا کہاں ہے؟''

جو لوگ خدا پر ایمان نہ رکھنے کا بہانہ ڈھونڈتے ہیں وہ ان تمام سوالوں کے علاوہ بھی بہت سے سوالات کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "اگر خدا واقعی وجود رکھتا ہے تو وہ دکھوں کو ختم کرے گا۔ اسلئے مَیں خدا کے وجود پر یقین نہیں رکھ سکتا"۔ لیکن ایسے لوگوں کے علاوہ بیشمار خوبصورت اور اچھے لوگ ہیں جو اپنے تمام سوالوں کا جواب نہ ملنے پر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مَیں آپکو ان سب سوالوں کا کوئی مناسب اور اچھا جواب دوں گی تو مَیں یہ کہوں گی کہ اس وقت میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اور نہ ہی مَیں وضاحت پیش کر سکتی ہوں۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے مَیں خدا پر ایمان رکھوں گی۔ دیانت داری کی بات یہ ہے کہ مَیں اُسکے بغیر زندہ رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ وہ میری زندگی ہے۔ میرے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ میرا خدا کے ساتھ تعلق ہو اگرچہ مَیں اسکے متعلق سب کچھ نہیں جانتی بہ نسبت اس بات کہ کے مَیں اسکے بغیر یہ زندگی گزاروں۔

خدا نے کبھی بھی اس بات کا وعدہ نہیں کیا ہے کہ ہماری زندگی دکھوں اور مشکلات سے خالی ہو گی۔ لیکن اسکا وعدہ ہے کہ وہ ہمیں تسلی دے گا اور طاقت بخشے گا تا کہ ہم ایسے حالات میں آگے بڑھ سکیں۔ اسکا یہ بھی وعدہ ہے کہ وہ تمام حالات میں سے بہتری بھی پیدا کرے گا اگر ہم اس سے محبت رکھیں اور اس بات کی خواہش رکھیں کہ اسکی مرضی ہماری زندگی میں پوری ہو (رومیوں 28:8)۔ مجھے کبھی بھی خوشی محسوس نہیں ہوتی جب مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسکی وجہ سے مجھے دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن مَیں اس بات سے خوش ہوں کہ میرے پاس خدا ہے جو میری مدد کرتا ہے۔ مجھے ایسے لوگوں پر دکھ ہوتا ہے جو بغیر کسی امید کے دکھ اٹھاتے رہتے ہیں۔ انکے دل اور ذہن کڑواہٹ سے بھرے ہیں کیونکہ وہ اپنے دکھ کے علاوہ کچھ اور دیکھ ہی نہیں سکتے۔

ہم جانتے ہیں کہ خدا بھلا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ بدی اور ابلیس بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ خدا نے ہمیں نیکی یا بدی کا، برکت یا لعنت کا چناؤ کرنے کا حق دے رکھا ہے۔ اس نے فیصلہ ہم پر چھوڑ دیا ہے کہ ہم دونوں میں سے کس کا انتخاب کرتے ہیں (استثنا 19:30)۔ کیونکہ ہم میں سے بہت سے لوگ گناہ اور بدی کا انتخاب کرتے ہیں اس لئے ہم اس دنیا میں گناہ کے نتائج سے دکھ اٹھاتے ہیں۔

یہاں تک کہ خدا پرست شخص بھی اس گناہ آلودہ دنیا میں رہتے ہوئے اسکا بوجھ محسوس کرتا ہے۔ہم گناہ اور بدی کا دباؤ محسوس کرتے ہیں اوراس بات کا بے چینی سے انتظار کرتے ہیں کہ کب اسکا خاتمہ ہوگا۔ بائبل مقدس ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ انسانوں کے علاوہ مخلوقات بھی درد میں پڑی ہے اور رہائی کیلئے کراہتی ہے(رومیوں 8:18-23)۔

ہم ایسے خدا کی خدمت کرتے ہیں جونظر نہیں آتا اور ہمارے لئے ایک بھید ہے! ہم خاص حد تک اسے جان سکتے ہیں۔لیکن اسکی ذات کا باقی حصہ ہماری سمجھ اور عقل سے بالاتر ہے۔

''واہ! خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اسکے فیصلے کس قدر ادراک سے پرے اور اسکی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں!'' (رومیوں 11:33)

ہم اسکی خصوصیات کے بارے میں جان سکتے ہیں اور اسکی وفاداری پر بھروسا کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا۔لیکن ہم خدا کے متعلق سب کچھ نہیں جان سکتے کہ وہ کیا کرتا ہے یا کیوں نہیں کرتا۔ایمان کا مطلب ہے کہ ان چیزوں پر یقین رکھنا جونہیں ہیں یا ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ہم ایمان رکھتے ہیں اور انتظار کرتے ہیں اس وقت کا جب تمام بھید ظاہر ہو جائیں گے۔ہمیں دیانت داری سے اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ جب تک ہم اس دنیا میں ہیں ہمارے بہت سے سوالوں کے جواب نہیں ملیں گے۔خدا چاہتا ہے کہ ہم اس پر بھروسا کریں۔لیکن اگر ہمارے سارے سوالوں کا جواب مل جائے اور تمام بھید ابھی ظاہر ہو جائیں تو پھر بھروسا کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔اگر ہم قناعت پسندی میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس بات کیلئے تسلی اور اطمینان حاصل کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم بہت کچھ نہیں جان سکیں گے۔

خدا کے ساتھ گہری قربت دکھ اٹھانے میں پوشیدہ ہے

بائبل مقدس میں سب سے زیادہ پراسرار اور چیلنج سے بھرپور آیات عبرانیوں 5:8-9 میں ہیں۔

''اور باوجود بیٹا ہونے کے اس نے دکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔اور

کامل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کیلئے ابدی نجات کا باعث ہوا‘‘

یسوع مسیح کے دکھ بالآخر اسکی کاملیت (روحانی بلوغت) کا باعث بنے۔ اور کیا وجہ نہیں ہے کہ اسکے شاگردوں کو بھی ایسے ہی مرحلے سے گزرنا پڑیگا۔ ایمان بھی جب تک آزمایا نہیں جاتا پختہ نہیں ہوسکتا۔ خدا ایمان بطور نعمت ہمیں دیتا ہے۔ لیکن یہ ایمان اس وقت پھلتا پھولتا ہے جب ہم اسے استعمال کرتے ہیں۔ بارہ شاگرد مسیح کے ساتھ رہتے ہوئے بھی اسکے بارے میں سب کچھ نہ جان سکے۔ یسوع نے انھیں بتایا کہ ’’جو میَں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا مگر بعد میں سمجھے گا‘‘ (یوحنا 7:13)۔ ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو پراسراریت سے بھرپور ہے اور بہت کچھ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم اس پر بھروسا کریں۔

جے۔ اوسولڈ سینڈرز نے اپنی کتاب ’’خدا کے ساتھ قربت Intimacy with God‘‘ میں لکھا ہے، ’’اگر ہم اس مصیبت زدہ دنیا میں اطمینان اور سکون کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خدا کی حاکمیت کے بارے میں گہری سمجھ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس وقت بھی اسکی محبت پر بھروسا کرنے کی ضرورت ہے جب ہم اسکے مقصد کو جان نہیں سکتے‘‘۔

کچھ باتیں ایسی ہیں جو ہم مشکل حالات ہی میں سیکھتے ہیں جو ہم کسی اور وقت یا جگہ میں نہیں سیکھ سکتے۔ یسعیاہ 3:45 میں خداوند فرماتا ہے،

’’اور میَں ظلمات کے خزانے اور پوشیدہ مکانوں کے دفینے تجھے دونگا تاکہ تو جانے کہ میَں خداوند اسرائیل کا خدا ہوں جس نے تجھے نام لیکر بلایا ہے‘‘

کچھ ایسے خزانے ہیں جو کہ ظلمات اور پوشیدہ مکانوں میں ہی مل سکتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک خزانہ خدا کے ساتھ قربت کا ہے۔

بحث و دلائل

انسان فطری طور پر سب کچھ جاننا اور سمجھنا چاہتا ہے۔ ہم کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں اور حیران ہونا پسند نہیں کرتے۔ ہم سب یہ بات پسند کریں گے اگر ہمارے سارے منصوبے اور ارادے پورے ہوجائیں اور سب کچھ ہماری مرضی اور وقت کے عین مطابق ہو۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

اگر ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم اس سے مانگتے ہیں کہ ہمیں فلاں چیز چاہیے۔ لیکن خدا ہماری دعا کا جواب ہمیشہ ہماری مرضی کے مطابق نہیں دیتا۔ اس طرح ہمارے ذہن میں بہت سے سوال پیدا ہوتے ہیں جنکا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔ اور ہم فطری طور پر اس قسم کی صورتحال میں اپنے حالات کو قبول نہیں کرتے اور مزاحمت پر اتر آتے ہیں۔

اس بات کو جاننے کی کوشش کرنا کہ ہم کبھی بھی اپنے سوالوں کے جواب حاصل نہیں کر سکیں گے نہایت جھنجھلا دینے اور الجھن والی بات ہے۔ کئی سال ذہنی اور جذباتی طور پر دکھ اٹھانے کے بعد میَں یہ جاننا چاہتی تھی کہ اچھے لوگوں کے ساتھ برا کیوں ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہ مجھے دس سال تک اپنے باپ کی جنسی ہوس کا نشانہ کیوں بننا پڑا۔ تب میَں خدا کے ساتھ اپنے شخصی تعلق کے لحاظ سے دوراہے پر آ کھڑی ہوئی۔ اور میَں جانتی تھی کہ مجھے فیصلہ کرنا ہے کہ تمام جوابات نہ ملنے کے باوجود مجھے یا تو خدا پر مکمل بھروسا کرنا ہوگا یا پھر میَں عمر بھر بے اطمینانی میں زندگی گزاردوں۔ میَں جانتی ہوں کہ یہ ایک شخصی اور انفرادی فیصلہ ہے جو ہر انسان کو کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ کوئی آپکو خدا کے وجود کے بارے میں وضاحت سے سمجھا دے تو آپ ساری زندگی انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے۔ خدا ہمارے ادراک سے باہر ہے۔ لیکن وہ خوبصورت اور شاندار ہے۔ اور بالآخر وہ ہمارا انصاف کرتا ہے۔ خدا ہم پر بھروسا کرتا ہے کہ جو ہم نہیں جانتے اسکے بارے میں پریشان اور فکرمند نہ ہوں! اچھے اور نیک لوگوں کے ساتھ بھی برا سلوک ہوتا ہے۔ اور یہ انکے لئے اعزاز ہوتا ہے کہ وہ خدا پر بھروسا کریں۔

> ''تمہارے درمیان کون ہے جو خداوند سے ڈرتا ہے اور اسکے خادم کی باتیں سنتا ہے؟ جو اندھیرے میں چلتا اور روشنی نہیں پاتا۔ وہ خداوند کے نام پر توکل کرے اور اپنے خدا پر بھروسا رکھے'' (یسعیاہ 50:10)

ہماری آزمائش کا دورانیہ کم ہو سکتا ہے اگر ہم پختہ رویے کے ساتھ ردعمل ظاہر کریں۔ اس طرح ہم خدا کو گہرے طور پر جاننا شروع کر دیں گے جو پہلے ہمارے لئے مشکل تھا۔ میرا خیال ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ اس بات پر اتفاق کریں گے کہ ہماری روحانی ترقی اور بڑھوتی اچھے اور آسان

حالات کی نسبت مشکل اور کٹھن حالات کا نتیجہ ہے۔ اکثر جب مَیں مشکلات اور الجھن کا شکار ہو جاتی ہوں تو اپنی تسلی کیلئے زبور 37 کا مطالعہ کرتی ہوں۔ پہلی گیارہ آیات میں بتایا گیا ہے کہ ہم بدی کرنے والوں پر رشک نہ کریں۔ کیونکہ وہ جلد ہی کاٹ ڈالے جائیں گے۔ بلکہ ہمیں خدا پر بھروسا کرنا ہے کہ وہ ہماری تمام ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہمیں وہ سب کچھ مل جائے جو ہم چاہتے ہیں لیکن جو ہماری ضرورت ہے وہ اسے ہمیشہ پورا کرے گا۔

زبور 37:8 کے میں لکھا ہے کہ ہم غضب اور قہر کو چھوڑ دیں اور اس سے باز آئیں اور نہ ہی بیزار ہوں۔ کیونکہ ان سب باتوں سے برائی نکلتی ہے۔ اگر ہم دوسرے لوگوں کی برائی اور بدی کی وجہ سے غصے کا شکار ہیں تو ہمارا غصہ ہمیں بھی بدی کی طرف لے جائے گا۔لیکن ہم سے ایک شاندار وعدہ کیا گیا ہے:

''لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور سلامتی کی فراوانی سے شادمان رہینگے''

(زبور 37:11)

حلیم وہ لوگ ہیں جو خدا پر بھروسا کرتے ہوئے خود کو فروتن بناتے ہیں چاہے انکے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ پولس رسول کہتا ہے کہ ''مَیں نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوگا'' (1 کرنتھیوں 2:2)۔ایسا لگتا ہے کہ پولس بھی بہت سے سوالات کا جواب نہ ملنے پر پریشان تھا لیکن پھر اس نے ایک فیصلہ کیا کہ وہ صرف مسیح کو جانے گا۔

ضروری ہے کہ ہم خدا پر پوری عقل، پورے دل سے بھروسا کریں اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کریں (امثال 5:3)۔ساتویں آیت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم اپنی ہی نگاہ میں دانشمند نہ بنیں۔ مَیں سمجھتی ہوں کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ مَیں ایک لمحہ کیلئے بھی یہ نہ سوچوں کہ مَیں اس قدر چالاک اور ہوشیار ہوں کہ اپنی زندگی خود گزار سکوں اور یہ بھی کہ خدا اگر کوئی کام کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے اور اگر نہیں تو اسکی کیا وجہ ہے۔ اگر مَیں خدا کے بارے میں سب کچھ جان لوں تو شاید وہ میرا خدا نہیں ہے۔ خدا ہمیشہ اور ہر لحاظ سے ہم سے بالاتر اور عظیم تر ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو وہ خدا نہیں ہے۔ خدا کا نہ تو شروع ہے اور نہ ہی آخر ہے۔ اگر ہم خدا کے بارے میں اس بنیادی بات کو نہیں جان سکتے تو پھر اسکے بارے میں

باقی معلومات کو کیسے جان سکتے ہیں؟ خدا کچھ معلومات اور مکاشفات ہم پر عیاں کرتا ہے۔ اور ہمارے بہت سے سوالوں کے جواب بھی دیتا ہے۔ لیکن وہ تمام سوالات کا جواب نہیں دیتا۔ کلام کے مطابق ابھی ہمارا علم محدود ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا جب ہم ویسے پہچانیں گے جیسے ہم پہچانیں گے ہیں۔

"اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت روبرو دیکھیں گے۔
اس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اس وقت ایسے پورے طور پر پہچانوں گا جیسے میں
پہچانا گیا ہوں" (1 کرنتھیوں 12:13)

خدا نے مداخلت کیوں نہ کی؟

یہ جاننا نہایت مشکل ہے کہ خدا ہماری مشکل اور مصیبتوں میں مداخلت کیوں نہیں کرتا اگرچہ کہ وہ ایسا کرسکتا ہے۔ جب یعقوب قید خانہ میں تھا تو اسکا سر کاٹ دیا گیا۔ لیکن جب پطرس قید خانہ میں تھا تو فرشتہ آیا اور قید خانہ کے دروازے کھل گئے۔ ایسا کیوں ہے؟ اسکا صرف یہی جواب ہے، "جو مَیں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا مگر بعد میں سمجھے گا"۔ شاید ہم اُس علم کو سنبھالنے کے قابل نہیں ہیں جسکی ہمیں جستجو رہتی ہے۔ شاید خدا رحم اور ترس کرتے ہوئے بہت سی باتیں ہم سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ مَیں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس بات پر ایمان رکھوں کہ خدا کبھی بھی میری زندگی میں وہ حالات نہیں آنے دے گا جس میں میری بھلائی نہ ہو اور وہ میرے لئے ان حالات میں سے بھلائی پیدا نہ کر سکے۔ اس فیصلے نے مجھے بہت اطمینان دیا ہے۔ شاید آپکو یاد ہو کہ مَیں نے کتاب کے شروع میں کہا تھا کہ اگر ہم اطمینان چاہتے ہیں تو ہمیں پورے دل سے اسے پانے کی کوشش کرنی ہے۔ اپنی زندگی میں اطمینان اور خوشی کو لینے کیلئے مَیں نے دریافت کیا ہے کہ یہ دونوں ایمان لائے بغیر نہیں مل سکتے (رومیوں 13:15)۔ اس لئے مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ لیکن مَیں کامل طور پر یہ سب کچھ نہیں کر پاتی۔ لیکن جب میرا رویہ ایسا ہو کہ مَیں کہوں کہ "مَیں تجھ پر بھروسا کرتی ہوں" تو وہ میری مدد کرتا ہے تاکہ ان باتوں کو جان سکوں جو مَیں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ مَیں خدا کو یہ ہرگز نہیں کہتی کہ "مَیں تو الجھن کا شکار ہوں اس لئے میری مدد کرتا کہ مَیں جان سکوں"۔ ہم سب شک کی نسبت ایمان کا چناؤ کرکے یہی فیصلہ کرسکتے

ہیں کہ ہم خدا پر بھروسا رکھیں گے اور وہ تمام حالات میں ہماری مدد کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس وقت پاک روح آپکو قائلیت دے رہا ہوگا کہ آپ یہ قدم اٹھائیں۔ جب مَیں یقین کرنے کی بات کرتی ہوں تو اسکا مطلب ہے کہ اپنی زندگی کے ہر قسم کے حالات کیلئے خدا پر بھروسا کریں۔ دنیا کی چیزوں کیلئے تو خدا پر یقین کرنا آسان ہے لیکن زیادہ ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے تمام حالات میں خدا پر بھروسا اور یقین رکھیں۔

ایوب

مَیں سمجھتی ہوں کہ اگر مجھے اس کتاب میں ناقابل بیان دکھ اور مصیبت کے تعلق سے باب شامل کرنا پڑے تو وہ ایوب کے بارے میں ہوگا۔ ایوب راستباز شخص تھا۔ اس کی طرح کوئی بھی آج تک اتنی مصیبت اور دکھ سے نہیں گزرا ہوگا۔ ایوب نے لمبے عرصے تک ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ لیکن بالآخر وہ خدا سے اپنے سوالات کے جواب مانگنے لگا۔ خدا نے ایوب کو جواب دیا جو کہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ خدا نے کہا، "اگر وہ حکمت رکھتا ہے تو اسے جواب دے۔ اگر تم زیادہ جانتے ہو تو کچھ دیر کیلئے خدا بن کر دنیا کا نظام کیوں نہیں چلاتے۔ دنیا کا نظام چلاؤ پھر مَیں دیکھوں گا کہ تم یہ کام کتنی اچھی طرح کرسکتے ہو"۔ بالآخر ایوب نے حلیمی اختیار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اب مزید کچھ نہیں کہے گا اس نے نادانی میں بہت سی باتیں کہی ہیں۔ آخر میں ایوب نے وہ بات کہی جو ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں یعنی اگر ہم بھی شدید مشکلات کو برداشت کرنے کا تجربہ کرچکے ہیں تو ہم بھی ایوب کے ساتھ ملکر کہہ سکتے ہیں :

"مَیں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے"

(ایوب 5:42)

ایوب نے اپنی مصیبت اور دکھ میں خدا کو ایسے پہچانا جیسا اس نے پہلے نہیں پہچانا تھا۔ اپنی مصیبت سے پہلے وہ صرف خدا کے بارے میں جانتا تھا اور اسکے بارے میں سن رکھا تھا۔ لیکن مصیبت کے بعد وہ اسے جان گیا! مَیں ایک ایسے نوجوان کو جانتی ہوں جو کینسر کی وجہ سے وفات پا گیا۔ اگرچہ اسکا یہ دکھ بہت بڑا تھا لیکن وہ کہتا تھا، "مَیں اپنے اس تجربے کو کسی صورت کسی اور چیز کے عوض لین

دین نہیں کروں گا۔ کیونکہ میَں نے اس دکھ میں خدا کی قربت کا تجربہ کیا ہے''۔تو کیا اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا اس قسم کے دکھوں اور مصیبتوں کا خود انتظام کرتا ہے تا کہ ہم اسے جان سکیں؟ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔لیکن وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے روحانی فائدے کیلئے ہو۔

یسوع

اگر ہم دکھوں اور ناانصافی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم یسوع کے بارے میں بات کریں۔ خدا نے ہم انسانوں کی نجات کیلئے کوئی اور منصوبہ کیوں نہیں بنایا۔اس نے کیوں اپنے بیٹے کو صلیب کے دکھ اور اذیت سے گزرنے دیا، اسے کیوں یہ ذمہ داری دی کہ وہ دکھ اٹھاتے ہوئے تمام جہان کے گناہوں کو اپنے اوپر اٹھالے جو کہ خود گناہ سے واقف نہ تھا؟ شاید وہ ایک اچھے باپ کی طرح کہتا ہے، ''میَں تمہیں کبھی بھی ایسے حالات سے گزرنے کیلئے نہیں کہوں گا جن میں سے میَں نہیں گزرا ہوں''۔ جیسا کہ میَں نے پہلے کہا کہ میرے پاس تمام سوالات کا جواب نہیں ہے۔لیکن کیا خدا پر ایمان رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے پاس ان تمام سوالات کا جواب ہو؟ میرا خیال ہے کہ نہیں!

اس باب کو لکھنے سے پہلے میَں سوچ رہی تھی اور خدا سے پوچھ رہی تھی کہ جو لوگ دکھوں، مصیبتوں کے باعث مایوس اور ناراض ہیں انکو مَیں کیا جواب دوں۔لیکن میَں نے جلد ہی جان لیا کہ خدا چاہتا ہے کہ مَیں جواب دینے کی کوشش نہ کروں۔ کیونکہ خدا جو بھی جواب دے گا ہم پھر بھی اسے سمجھ نہیں پائیں گے۔اس موضوع پر بیشمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں تا کہ ان تمام سوالات کا جواب دیا جاسکے۔ اور کچھ کتابیں تو بہت شاندار ہیں۔لیکن میَں اس کتاب میں وہ تمام باتیں نہیں لکھ سکتی۔ میَں صرف سادگی سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے۔اور اگر آپ یہ فیصلہ کرتے ہیں تو آپ خود پر رحم کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ خدا کے ساتھ ناراضگی اور جھگڑا سب سے بڑی بیوقوفی ہے۔صرف وہی ایک ہستی ہے جو کہ ہماری مدد کرسکتی ہے۔تو پھر ہم اپنی مدد کے اتنے بڑے ذریعے سے کیسے ناراض رہ سکتے ہیں؟

مَیں جانتی ہوں کہ آپ بہت زیادہ زخمی ہیں اور دکھ میں ہیں۔ اور شاید آپ اسی لمحہ یہ کہتے ہوئے چیخ اٹھے ہیں ''جو ئیس، یہ سب دلائل کافی نہیں ہیں''۔ اگر آپکی اس وقت یہ حالت ہے تو مَیں کہوں گی کہ مَیں آپکی حالت کا بخوبی اندازہ لگا سکتی ہوں۔لیکن مَیں صرف آپکے لئے یہ دعا کر سکتی ہوں کہ آپ جلد ہی پریشان ہونے سے اکتا جائیں اور ایوب کی طرح کہہ سکیں،

''دیکھو وہ مجھے قتل کریگا۔ مَیں انتظار نہیں کرونگا۔ بہر حال مَیں اپنی راہوں کی تائید اسکے حضور کرونگا'' (ایوب 15:13)

کیا آپکو خدا پر غصہ ہے؟

مَیں ایک ایسی خاتون کو جانتی ہوں جسے ہم جینی کے نام سے پکاریں گے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ کئی سالوں تک خدا سے ناراض رہی۔ وہ بچپن ہی سے مسیحی ایمان رکھتی تھی۔ جینی ہمیشہ ہی سے اس دن اور وقت کا انتظار کرتی تھی جب وہ ایک دن کسی مسیحی آدمی سے ملے گی، وہ اسکی محبت میں گرفتار ہو جائے گی، وہ دونوں شادی کریں گے اور انکے بچے ہوں گے اور خاندان کی تشکیل کریں گے۔لیکن کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ نیویارک چلی گئی تاکہ وہاں بطور استانی کام کرتے ہوئے عملی زندگی کا آغاز کر سکے۔ جینی کو ایک اچھی کلیسیائی رفاقت بھی میسر آ گئی۔ اور وہ جلد ہی کلیسیائی کاموں میں مشغول ہوتی گئی۔ اس نے وہاں بہت سے اچھے دوست بنائے جو کہ خود بھی کنوارے تھے۔ کچھ سالوں کے بعد اسکے دوستوں میں سے بہت سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے گئے اور اپنے اپنے خاندان کی تشکیل کرنے لگے۔ اب جینی بیس کی دہائی سے نکل کر تیس کی دہائی میں قدم رکھ چکی تھی۔ اور اس تمام عرصہ میں وہ دعا کرتی رہی کہ خدا اسے شوہر دے تاکہ وہ اپنے خاندان کی تشکیل کر سکے۔ خدا نے اسکی نوکری میں بے پناہ برکت دی۔ وہ استانی کے عہدے سے ترقی کر کے نائب پرنسپل بن چکی تھی۔لگتا تھا کہ خدا اسکی زندگی کے ہر پہلو میں برکت انڈیل رہا ہے۔لیکن سوائے ایک بات کے جسکے لئے وہ بہت فکر مند رہتی تھی۔ اب اسکے دوستوں کے بچے بھی پیدا ہو چکے تھے۔ بہت سے نیویارک کو چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں منتقل ہو چکے تھے تاکہ بہتر اور اچھی جگہ پر اپنے بچوں کی پرورش کر سکیں۔ جینی مسلسل

محنت کرتی رہی اور کلیسیائی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی۔لیکن اسکے لئے یہ سمجھنا مشکل ہوتا جارہا تھا کہ خدا اسکے لئے یہ ممکن کیوں نہیں کررہا کہ اسکے دل کی تمنا پوری ہوجائے۔اسے شوہر مل جائے تا کہ اسکا بھی اپنا ایک خاندان ہو۔اس نے خدا سے ناراض رہنا شروع کردیا اور دل میں کہتی کہ خدا کیوں خاموش ہے۔اسکی دعا اور خواہش میں کیا خرابی ہے۔وہ تو ایک فطری اور اچھی چیز کی خواہش رکھتی ہے۔کیونکہ خدا نے کہا ہے کہ آدم کیلئے اکیلا رہنا اچھا نہیں ہے۔تب اس نے دلی اطمینان کیلئے دعا مانگنا شروع کردی۔وہ سوچتی تھی کہ اگر خدا میری اس درخواست کو ہمیشہ کیلئے مسترد کرنا چاہتا ہے تو کم از کم اسکے پاس باقی اچھی چیزیں تو ہیں جن پر وہ قناعت کرسکتی ہے۔لیکن سال گزرتے چلے گئے۔اور جینی ابھی تک تنہا تھی۔ایک طرف وہ زندگی کی دوسری چیزوں سے لطف اندوز تو ہوتی لیکن تنہائی کانٹے کی طرح چبھتی تھی۔وہ سوچتی تھی کہ خدا زندگی کی سب سے فطری ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اسکی دعا کا جواب کیوں نہیں دے رہا۔اسکے لئے یہ سمجھنا مشکل تھا کہ اسکی اتنی سادہ دعا کا جواب نفی میں کیوں ہے۔ جس اطمینان کیلئے وہ دعا کررہی تھی وہ اسے حاصل نہ کرسکی۔خدا کیوں خاموش تھا؟

پھر ایک دن جینی کو خدا نے ایک تجربہ دیا۔جینی دعا میں خدا کے حضور منت اور درخواست کررہی تھی تا کہ خدا اسکے بکھرے جذبات کا حل پیش کرے۔تب خدا نے اسے دکھایا کہ جب یسوع نے گتسمنی باغ میں دعا کرتے ہوئے درخواست کی کہ موت کا پیالہ اس سے ٹل جائے جو اسے صلیبی موت کی صورت میں پینا تھا۔لیکن یسوع نے کہا میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔خدا نے دعا کا جواب نفی میں دیا تھا۔ضروری تھا کہ یسوع صلیبی موت برداشت کرتے ہوئے تمام جہان کے گناہوں کا کفارہ بنے۔تب جینی نے جان لیا کہ اگر خدا اپنے بیٹے کی دعا کا جواب نفی میں دے سکتا ہے اور یسوع اس نفی جواب کو قبول کرسکتا ہے تو مَیں بھی خدا کے انکار کو قبول کرسکتی ہوں۔جینی کے ظاہری حالات تو نہ بدلے لیکن جینی کی زندگی بدل گئی! دس سال کے عرصہ میں پہلی مرتبہ اس نے یہ جان لیا کہ اسکے لئے سب کچھ جان لینا ضروری نہیں ہے۔خدا بس خدا ہے۔اگر خدا کی مرضی ہے کہ وہ تمام عمر کنواری اور اکیلی رہے تو اور اسکی وجہ بھی جاننے کی کوشش نہ کرے تو وہ ایسا ہی کریگی۔کچھ سال بعد جب جینی تینتالیس برس کی ہوچکی تھی تو اسکی ملاقات ایک شاندار مسیحی مرد سے ہوئی۔دوسال بعد ان دونوں کی شادی ہوگئی۔

جینی نے مجھے بتایا کہ اگر اسے یہ سب کچھ دوبارہ شروع کرنا پڑے تو وہ پہلے کی طرح اپنے وقت اور جذبات کو خدا کے ساتھ ناراض ہونے میں اس لئے ضائع نہیں کرے گی کہ وہ خاموش ہے اور جواب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ اپنا وقت ان برکات سے لطف اٹھانے میں گزارے گی جو اس نے فراہم کی ہیں۔ اور خدا کے فیصلے کو اپنے پورے دل وجان سے قبول کرے گی۔

اکثر خدا ہمارے دعا کا جواب نفی میں دیتا ہے اگرچہ جو کچھ ہم خدا سے مانگتے ہیں وہ اچھا اور قابل قبول ہوتا ہے۔ لیکن اسکا جواب نفی میں ہوتا ہے۔ جبکہ ہمارے لئے یہ سب کچھ جاننا مشکل ہے تو پھر ہمارے پاس دو راستے ہیں: ایک یہ کہ ہمارے پاس خدا کا دیا ہوا جو وقت ہے اسکا بھرپور استعمال کریں یا پھر پریشانی، الجھن اور مصیبتوں میں اپنی زندگی گزار دیں۔ آپکے خیال میں ان دونوں میں سے اپنے وقت کے استعمال کا درست اور بہترین طریقہ کونسا ہے؟ میری ترجیح یہ ہے کہ وقت کا بہترین استعمال کروں چاہے میرے پاس تمام سوالات کا جواب ہو یا نہ ہو۔

بچہ دعا کرنے کے باوجود دکھ اٹھاتا ہے

بطور چھوٹی بچی کے میرے باپ نے مجھے جنسی، ذہنی اور جذباتی تشدد کا نشانہ بنایا۔ میں اکثر خدا سے دعا کرتی کہ وہ مجھے اس صورتحال سے نکالے۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ میں دعا کرتی کہ میری ماں میرے باپ سے علیحدہ ہو جائے تاکہ وہ میری حفاظت کرسکے۔ لیکن میری ماں نے بھی کوئی قدم نہ اٹھایا۔ چونکہ میں بچی اور ناسمجھ تھی اس لئے میں یہ بھی دعا مانگتی کہ میرا باپ مر جائے۔ لیکن وہ زندہ رہا اور اسکا پر تشدد رویہ بھی ختم نہ ہوا۔

ایسا کیوں ہے؟ یہ سوال کئی سالوں تک میرے دل و دماغ پر چھایا رہا۔ خدا ایک چھوٹی بچی کو جو اس سے فریاد کرتی ہے کیوں نہیں چھڑاتا؟ خدمت میں آنے کے بعد بھی میرے اندر اسی قسم کے سوالات تھے جنکا کوئی جواب نہیں تھا۔ بحرحال خدا نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اکثر اوقات معصوم لوگ شریر لوگوں کے باعث دکھ اٹھاتے ہیں۔ میرا باپ بطور سرپرست مجھ پر اختیار رکھتا تھا۔ اور اسکے سارے فیصلے ناراست تھے۔ جنکے باعث مجھے دکھ اٹھانا پڑا۔ لیکن اسکے باوجود میں جانتی تھی کہ خدا ایسی صورتحال

کو ختم کر سکتا ہے۔لیکن اسکے باوجود اس نے کچھ اور کرنے کا سوچ رکھا تھا۔اس نے مجھے اس سارے دکھ میں سے گزرنے کی قوت اور طاقت بخشی تا کہ میَں غالب آسکوں۔خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ میَں اپنے تلخ تجربات اور دکھوں سے گزرنے کے بعد دوسروں کی مدد کر سکوں۔ اس طرح خدا نے میرے ماضی کے دکھوں اور اذیت کو میرے لئے اور دوسروں کی بھلائی کیلئے استعمال کر رہا ہے۔ چونکہ میَں خود کٹھن اور مشکل حالات سے گزر چکی ہوں اس لئے میَں دوسروں کی مدد اور حوصلہ افزائی کرنے کے قابل ہو گئی ہوں۔میَں کئی سالوں تک یہی کہتی رہی کہ کاش میرے ساتھ زیادتی نہ کی گئی ہوتی تو میری زندگی کس قدر اچھی ہوتی۔لیکن اب میَں بہتر طور پر جان چکی ہوں۔

میرا ایمان ہے کہ میری زندگی اُن تلخ تجربات کے بعد اب قوت اور قدرت سے بھر پور ہو چکی ہے اور زیادہ پھلدار ہے۔خدا کا اپنی قدرت کا اظہار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ عام لوگوں کی مدد کرتا ہے تا کہ وہ اپنے نامناسب حالات اور مصیبتوں میں اچھا اور درست رویہ استعمال کرتے ہوئے گزارے تا کہ بعد میں انکے تجربے سے دوسرے لوگ مستفید ہو سکیں۔میَں شکر گزار دل کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ ان لوگوں میں سے ایک مَیں بھی ہوں جسے یہ اعزاز بخشا گیا ہے۔میَں یہ ضرور کہوں گی کہ،''اے خداوند تیرا شکر ہو، تو نے مجھے میری دعاؤں کا بہترین جواب دیا ہے۔لیکن وہ جواب نہیں جو میں چاہتی تھی''۔

میَں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو کچھ میَں نے غصے اور ناراضگی کے تعلق سے اس کتاب میں لکھا ہے وہ قاری کیلئے مفید ثابت ہوگا۔میَں کوشش نہیں کروں گی کہ آپ کے سوالوں کے جواب دے سکوں۔لیکن میَں نے بھر پور کوشش کی ہے کہ دیانتداری سے اس موضوع پر اپنے دلی خیالات کا اظہار کروں۔میری درخواست ہے کہ آپ کے حالات چاہے جیسے بھی ہیں آپ خدا پر بھروسا رکھیں۔اور اگر آپ کسی کو جانتے ہیں جو برے حالات کا شکار ہے تو اسے بھی یہی بتائیں کہ وہ خدا پر بھروسا کرنا شروع کرے۔

اس دنیا میں چاہے جو کچھ بھی ہو جائے خدا بھلا ہے اور آپ سے پیار کرتا ہے! اگر آپ خود کو ''اے خدا کیوں؟'' کے سوال سے اذیت دیتے آئے ہیں تو میَں آپکو تاکید کرنا چاہوں گی کہ آپ فیصلہ

کریں کہ آپ اپنی تمام فکروں کو خدا پر ڈال دیں گے اور یہ کہیں گے، ''اے خداوند، چاہے کچھ بھی ہو جائے، مَیں تجھ پر بھروسا کروں گا!''

باب 7

میری مدد کریں : مَیں غصے میں ہوں

اگر آپ ایسے شخص ہیں جو غصہ کرتے ہیں اوراس کتاب کو پڑھ رہے ہیں تو سب سے پہلے مَیں آپکی تعریف کرنا چاہوں گی کہ آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنی کمزوری کے تعلق سے آپ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کیلئے تیار ہوئے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ آپ اپنی زندگی میں گناہ آلودہ غصے اور بے ترتیبی پر غالب آئیں گے۔ ایسا غصہ بھی ہے جو کہ گناہ ہے اور ایسا غصہ بھی ہے جو کہ گناہ نہیں ہے۔ اس باب میں مَیں ان دونوں میں فرق سمجھانے کی کوشش کروں گی تا کہ آپ اس تعلق سے غلط فہمی سے نکل آئیں اور درست معلومات حاصل کرسکیں۔

وہ غصہ جو کہ گناہ نہیں ہے

خدا نے ہمیں غصے کے جذبات عطا کیے ہیں تا کہ ہم یہ جان سکیں کہ جب ہمارے ساتھ یا کسی اور کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے تو اس قسم کا غصہ 'راست غصہ' کہلاتا ہے۔ اور اسکا مقصد ہمیں تحریک دینا ہے تا کہ ہم خداترسی کے باعث غلط اقدامات یا کاموں کو سدھار سکیں۔

ہماری ایک بیٹی جو کہ سات سال کی تھی اپنے نئے سکول میں دوست بنانے کے تعلق سے مشکلات کا شکار تھی۔ ہمارا گھر سکول کے قریب ہی تھا۔ ایک دن جب مَیں گاڑی میں چلاتے ہوئے کسی کام سے سکول کے سامنے سے گزری تو مَیں نے دیکھا کہ میری بیٹی سکول کے میدان میں اکیلی بیٹی ہوئی ہے۔ وہ بہت تنہا لگ رہی تھی جبکہ باقی بچے کھیل رہے تھے۔ مجھے غصہ آیا کہ اسکے ساتھ اچھا سلوک نہیں برتا جا رہا ہے۔ اور جو غصہ مَیں نے محسوس کیا گناہ نہیں تھا۔ مَیں نے خدا سے دعا مانگنا شروع کی کہ وہ میری بیٹی کو دوست فراہم کرے۔ لیکن اگر میرا ردعمل یہ ہوتا کہ مَیں سکول میں گھس کر

بچوں پر چیخنا چلانا شروع کر دیتی اور انھیں برا بھلا کہتی تو میرا غصہ گناہ میں شمار ہوتا۔

میرا خیال ہے کہ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ ہر بار جب ہمیں غصہ آتا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم گناہ کر رہے ہیں۔ بہت سی باتیں ہیں جو ہمارے اندر غصے کے جذبات پیدا کرتی ہیں۔اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے جذبات کو کسطرح قابو میں لاتے ہیں اور اسکا اظہار کیسے کرتے ہیں۔

ایک غصہ ایسا ہے جو کہ راست ہے جسکا ذکر ہم زبور 78 میں پڑھتے ہیں۔ خدا راستی کے ساتھ ان پر غضبناک ہوتا ہے جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ کس قدر احمقانہ بات ہے کہ ہم پتھر سے بنے بتوں کی پرستش کریں جبکہ ہمارے پاس زندہ خدا ہے۔خدا نے اپنی راستی میں اس قسم کے ناراست لوگوں کو سزا دی تا کہ باقی لوگ سبق سیکھتے ہوئے اپنے کاموں سے توبہ کر کے خدا کی طرف رجوع کریں گے۔اس سزا کا مقصد انسانوں کی مدد کرنا تھا نہ کہ انھیں نقصان پہنچانا تھا۔راست غصے کا مقصد ہمیشہ مدد کرنا ہے۔اسی قسم کا غصہ ہم اپنے بچوں کیلئے اس وقت رکھتے ہیں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ انکا فلاں عمل انکے لئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے۔ہم اپنے غصے کا اظہار کرتے ہیں تا کہ انکی اصلاح کر سکیں اور وہ درست کام کریں۔

جب مَیں نے کمبوڈیا کے ملک کا دورہ کیا تو مَیں نے شہر میں بچوں کو گندگی کے ڈھیر پر زندگی بسر کرتے دیکھا۔وہ کچرے میں سے خوراک ڈھونڈنے کی کوشش کرتے تھے۔اور پلاسٹک اور شیشے کی اشیاء اکٹھی کرتے تھے تا کہ انھیں بیچا جا سکے۔مَیں اپنے دل میں رنجیدہ ہوئی اور اس ناانصافی پر میرے اندر راست غصہ پیدا ہونا شروع ہوا۔مَیں نے صرف غصے کا اظہار ہی نہیں کیا بلکہ اس ناانصافی کے تعلق سے کچھ کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔ ہماری منسٹری نے بسیں خریدیں اور انھیں جماعتی کمروں کی طرح سجایا اور بس کے اندر ریسٹورنٹ کا بھی انتظام کیا تا ک ہم بچوں کا نہ صرف پڑھائیں بلکہ انھیں ہر روز کھانا بھی مہیا کریں۔ بسوں کے اندر نہانے اور صفائی کا بھی انتظام موجود تھا۔ اسکے علاوہ بچوں کو نئے کپڑے بھی مہیا کیے جاتے تھے۔ یہ اس غصے کا بہترین ردعمل تھا جو مَیں نے محسوس کیا تھا۔ خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ بدی پر غالب آنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ نیکی کی جائے اور بدی پر غلبہ پایا جائے (رومیوں 21:12) ۔اس قسم کا غصہ گناہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اچھا اور مفید ہے کیونکہ ہمیں کچھ

کرنے کی تحریک ملتی ہے۔

آجکل بہت سے لوگ ناانصافی کی وجہ سے ناراض اور غصے میں ہیں۔لیکن وہ بس غصے ہی میں رہتے ہیں اور یہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ وہ اپنی منفی باتوں اور رویے سے دوسروں میں بھی اپنا غصہ منتقل کرتے رہتے ہیں۔ وہ کوئی مثبت قدم نہیں اٹھاتے تاکہ تبدیلی لائی جاسکے یا کسی چیز کو سدھارا جاسکے۔ وہ اکثر مایوسی کا شکار رہتے ہیں اور یہی انکا رویہ ہوتا ہے۔ وہ فیصلہ کرلیتے ہیں کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوسکتا۔اس لئے وہ زحمت ہی نہیں کرتے کہ کوئی قدم اٹھایا جائے۔اس قسم کا غصہ آسانی سے گناہ میں تبدیل ہوسکتا ہے۔

ایک خاتون کی تیرہ سالہ بیٹی گاڑی کے نیچے آکر ہلاک ہوگئی کیونکہ گاڑی کا ڈرائیور شراب کے نشے میں مست تھا۔عدالت نے اسے بہت معمولی سی سزا دی تھی۔ بچی کی ماں بہت غصے میں تھی۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے غصے کو مثبت انداز میں استعمال کرے گی۔اس طرح اس خاتون نے ایک تنظیم کی تشکیل دی جسکا نام (MADD: Mothers Against Drunk Drivers نشہ ور ڈرائیوروں کے خلاف ماؤں کی تنظیم) رکھا۔اس تنظیم نے نشہ ور ڈرائیوروں کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرنے کا قانون منظور کروایا ہے۔ یہ خاتون اپنی تمام زندگی کڑواہٹ اور غصے میں دانت پیستے ہوئے گزار سکتی تھی۔لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بدی پر نیکی کے ذریعے غالب آئے گی۔

مَیں اپنے باپ سے سخت ناراض اور غصے میں تھی۔ کیونکہ اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی تھی۔ مجھے اس سے نفرت تھی۔مَیں نے کئی سال غصے میں دانت پیستے ہوئے گزار دیے۔لیکن بالآخر مَیں نے جان لیا کہ بدی پر صرف نیکی کے ذریعے ہی غالب آیا جاسکتا ہے تاکہ دوسروں کی مدد کی جاسکے۔اور یہ بھی ایک وجہ ہے کہ مَیں نے اپنی زندگی کے پینتیس سال خدا کا کلام سنانے میں گزار دیے ہیں تاکہ ان لوگوں کی مدد کرسکوں جو دکھ اور مصیبت میں ہیں۔

ایک شخص بنام ولیم ولبرفورس انگلستان میں غلامی کے باعث اسقدر غصے میں آیا کہ اس نے تمام زندگی اس کے خلاف لڑنے میں گزار دی۔اور اس نے بھرپور کوشش کی تاکہ اسکے خلاف قانون

سازی کی جائے تا کہ غلامی کا سلسلہ ختم کیا جا سکے۔تاریخ میں ایسے بیشمار لوگوں کی مثالیں ہیں جنھوں نے ناانصافی کے خلاف غصے کا اظہار کرتے ہوئے مثبت اقدامات کیے تا کہ تبدیلی لائی جا سکے۔لیکن دکھ کی بات ہے کہ انسانی تاریخ ایسے لوگوں سے بھی بھری پڑی ہے جنکا غصہ کڑواہٹ بنا اور بالآخر نفرت میں تبدیل ہو گیا۔اور انھوں نے ایسے اقدامات کیے جسکے باعث بیشمار لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔

ہر دور میں ناانصافی کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔اسی طرح ہمارا زمانہ بھی کسی طرح سے فرق نہیں ہے۔لیکن غصہ جو تبدیل ہو کر نفرت میں بدل جاتا ہے ہمارے دور کے مسائل کا جواب نہیں ہے۔ نفرت ایک شدید جذبہ ہے۔نفرت کا جذبہ تھوڑی مقدار میں نہیں ہوتا۔ یہ جذبہ تقاضا کرتا ہے کہ جس سے نفرت کی جا رہی ہے اسکے ساتھ برا سلوک کیا جانا چاہیے۔نفرت کا آغاز غصے سے ہوتا ہے۔ یہ آپکی زندہ رہنے کی تمام تر توانائی اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ یہ موذی مرض کی طرح آپکو اندر ہی اندر سے کھا جاتا ہے۔ آپکی سوچ اور الفاظ اسکا بھرپور اظہار کرتے ہیں۔ یہ آپکو کڑواہٹ سے بھر دیتا ہے۔آپکے اندر نفرت، کڑواہٹ اور کمینگی بھر جاتی ہے۔یہ آپکو خدا کیلئے ناقابل استعمال بنا دیتا ہے۔

اگر آپ نے اپنی زندگی میں ناانصافی کا تجربہ کیا ہے اور آپ بری طرح متاثر ہوئے ہیں تو آپ دوسروں سے نفرت کرنے سے باز رہ کر اس سلسلے کو ختم کر سکتے ہیں۔ غصے اور نفرت کا ایک ہی بہترین جواب ہے اور وہ ہے معافی۔معافی ایک دم سے نہیں ہو جاتی اکثر ہمیں عمل (process) سے گزرنا پڑتا ہے۔اسکا آغاز اس فیصلے سے ہوتا ہے کہ ہم نہ صرف خدا کی تابعداری کریں گے بلکہ خود پر رحم کرتے ہوئے ہم معاف کریں گے۔تاہم ہماری یادوں اور جذبات کی شفاء کیلئے وقت درکار ہوتا ہے۔اس کتاب کا دوسرا حصہ معاف کرنے کی اہمیت اور اسے عمل میں لانے کے تعلق سے مختص کیا گیا۔

کیا آپکا غصہ جائز ہے یا ناجائز؟

اس سے پہلے کہ ہم اپنے غصے کو مناسب طور سے استعمال کریں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم دیانتداری سے اپنے آپ سے پوچھیں کہ آیا میرا غصہ جائز ہے یا ناجائز۔لوگوں کے اعمال کے باعث

جب ہمیں غصہ آتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ ہمارے غصے کی وجہ انکا کوئی غلط کام ہے ۔ بلکہ اسکی وجہ ہمارے اپنے مسائل بھی ہو سکتے ہیں۔ غصہ آنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارا غصہ کرنا جائز ہے۔ ممکنا طور پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس لئے بہت جلد غصے میں آجاتی ہے کیونکہ انکی روح زخمی ہے اور انھوں نے ابھی تک شفاء نہیں پائی۔ غصیلے لوگ اُن باتوں پر بھی غضبناک ہو جاتے ہیں جو دوسرے لوگوں کیلئے عام اور معمولی نوعیت کی ہوتی ہیں ۔ یا جن باتوں پر غصہ آنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایک وقت تھا جب ڈیو کچھ نہ کچھ ایسا کر دیتا تھا جسکے باعث مجھے بہت غصہ آتا تھا۔ لیکن اب اُنہی باتوں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ کہ وہ اب بھی کئی کام ویسے ہی کرتا ہے جیسا کہ پہلے کرتا تھا۔ لیکن میَں بدل چکی ہوں۔ میرے غصے کی وجہ میری اپنی ذات میں خود کو غیر محفوظ محسوس کرنا تھا۔ خامی میرے اندر تھی نہ کہ ڈیو کے عمل میں۔

ایک شخص جو کہ اپنی ذات میں خود کو غیر محفوظ تصور کرتا ہے اکثر دوسروں سے ناراض ہوتا ہے اور غصے میں آجاتا ہے جب وہ اسکی کسی بھی بات سے متفق نہ ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید انھیں رد کیا جا رہا ہے۔ دراصل مسئلہ انکے اندر ہوتا ہے نہ کہ دوسرے لوگوں میں۔ غیر محفوظ اور تحفظ کا احساس نہ رکھنے والے لوگوں کو کافی زیادہ مثبت ردعمل اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اپنے بارے میں اچھا محسوس کر سکیں۔ لیکن جب انکے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور غصے میں آجاتے ہیں۔

اکثر ہمارے غصے کی وجہ سادہ ہوتی ہے کیونکہ ہمیں وہ کچھ نہیں ملا جسکی ہم خواہش کرتے ہیں اور نہ ہی جس طریقے اور انداز سے چاہتے تھے وہ بھی ہمارے خواہش کے مطابق نہیں ہوتا۔ جو کہانی میَں بتانے جا رہی ہوں مجھے گہرے طور پر تحریک دیتی ہے۔ یہ کہانی بے صبری اور غصے کی ہے جسکی وجہ سے ایک نوجوان کو بہت بڑی قیمتی ادا کرنی پڑی۔ اور اسکی وجہ صرف غصہ اور ناراضگی تھا۔

ایک باپ کا تحفہ (مصنف : نامعلوم)

ایک نوجوان شخص کالج سے گریجویٹ ہونے کے انتظار میں تھا۔ کئی مہینوں سے وہ گاڑیوں کے ایک شوروم میں موجود ایک کار میں گہری دلچسپی رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ اسکا باپ مالی طور پر اُسے یہ

خرید کر دے سکتا ہے۔اس نے باپ کو بتایا کہ اسے اپنی گریجوئیشن پر صرف یہی کار بطور تحفہ چاہیے۔ جیسے جیسے وہ دن قریب آتا گیا تو وہ نوجوان گاڑی خریدے جانے کے آثار کا اندازہ لگانے لگا کہ شاید اسکے باپ نے گاڑی خرید لی ہوگی۔

آخر کار گریجوئیشن کی صبح اسکے باپ نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔اس کے باپ نے اسے بتایا کہ اسے اپنے بیٹے پر فخر ہے اور وہ اسے پیار کرتا ہے۔ باپ نے ایک چھوٹا باکس جو کہ نہایت خوبصورتی سے پیک کیا گیا تھا بیٹے کو دیا۔نوجوان نہایت پر تجسس تھا لیکن قدرے مایوس بھی۔اس نے باکس کو کھولا تو اس میں ایک خوبصورت بائبل تھی جس پر نوجوان کا نام سونے سے کندہ کیا گیا تھا۔ نوجوان نے غصے میں اپنے باپ کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرنا شروع کر دی اور کہا، ”آپکے پاس اتنا روپیہ پیسہ ہے اور مجھے دینے کیلئے آپکے پاس صرف یہ بائبل رہ گئی تھی؟“ وہ یہ بات کہہ کر طوفان کی طرح گھر سے نکل گیا اور اپنی بائبل وہیں چھوڑ گیا۔

کئی سال گزر گئے وہ نوجوان کاروبار میں بہت کامیاب ہوا۔ اسکا ایک خوبصورت گھر اور شاندار خاندان تھا۔اسے احساس ہوا کہ اسکا باپ اب بہت بوڑھا ہو چکا ہوگا۔اس نے سوچا کہ اب اسے جا کر اپنے باپ سے ملنا چاہیے۔کیونکہ گریجوئیشن کے بعد وہ باپ سے ایک بار بھی نہیں ملا تھا۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے جانے کے انتظامات کرتا اسے ایک ٹیلی گرام موصول ہوا کہ اسکے باپ کا انتقال ہو گیا ہے اور اس نے اپنی تمام جائیداد اسکے نام کر دی ہے۔اسے جلد گھر جانا تھا تاکہ سارے انتظامات کو سنبھال سکے۔جب وہ اپنے باپ کے گھر پہنچا تو اسکا دل شدید اداسی اور پچھتاوے سے بھر گیا۔اس نے اپنے باپ کے اہم کاغذات کی تلاش شروع کی۔اور اسے ان کاغذات میں وہی بائبل مل گئی۔وہ بالکل ویسی ہی تھی جیسی وہ چھوڑ کر گیا تھا۔آنسوؤں کے ساتھ اس نے بائبل کو کھولا اور صفحات الٹنے پلٹنے لگا۔اسکے باپ نے بڑی احتیاط سے متی 11:7 کی آیت کے نیچے لکیر کھینچ رکھی تھی جس میں لکھا ہے:

> ”پس جبکہ تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دیگا؟“

اس نے جیسے ہی وہ الفاظ پڑھے اچانک ایک چابی بائبل میں سے گر پڑی۔اس چابی کے

ساتھ ایک کاغذ پر اُسی کار ڈیلر کا نام لکھا ہوا تھا۔اور اس پر گریجوئیشن کے دن کی تاریخ بھی لکھی تھی اور یہ الفاظ نمایاں تھے : ''پوری قیمت ادا کی جا چکی ہے''۔

یہ کہانی مجھے اداس کر دیتی ہے۔لیکن یہ ایک شاندار مثال ہے کہ ہم اپنی زندگی کس طرح بسر کرتے ہیں۔ خدا کے تحفے کو شکر گزاری کے ساتھ قبول کرنے کی بجائے اور یہ سوچے بغیر کے شاید یہ وہی ہے جو ہم نے مانگا تھا ناراض ہو کر خود کو خدا سے علیحدہ اور جدا کر لیتے ہیں۔مہربانی سے ایسا نہ کریں! یاد رکھیں کہ آپکا باپ آپ کی سوچ سے بھی زیادہ آپ سے پیار کرتا ہے۔وہ ہمیشہ اپنے بچوں کیلئے اچھی چیز چاہتا ہے اگرچہ اس نے وہ تحفہ قدرے مختلف انداز میں پیک کیا ہے جسکی ہم توقع نہیں کر رہے ہوتے۔اگر ہمارا کوئی مسئلہ ہے جسکا اظہار ہم نامعقول غصے کی ذریعے سے کرتے ہیں تو یہ واضح اشارہ ہے کہ درحقیقت مسئلہ کی وجہ ہم خود ہیں۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اسے اپنا مسئلہ کہیں نہ کہ دوسرے لوگوں کو اپنے غضب کا نشانہ بناتے رہیں جو کہ مسئلے کی وجہ بھی نہیں ہیں۔کافی عرصے تک میَں یہ کوشش کرتی رہی کہ ڈیو وہ قیمت چکائے جو کچھ میرے باپ نے میرے ساتھ کیا تھا۔اس لئے میَں ڈیو پر بھروسا نہ کرتی اور کوشش کرتی کہ اسے اپنے کنٹرول میں رکھوں تا کہ وہ مجھے کوئی دکھ نہ پہنچا سکے۔ اصل میں میرا رویہ تمام مردوں کے ساتھ بہت برا ہوتا تھا۔کیونکہ ایک مرد نے مجھے دکھ پہنچایا تھا۔اور میَں یہ سمجھتی تھی کہ باقی مردوں کو اب اسکی قیمت چکانا پڑے گی اور میَں پوری وصولی چاہتی تھی۔لیکن خدا کا شکر ہے کہ بالآخر میَں نے یہ جان لیا کہ میَں وہ کچھ کرنا چاہ رہی ہوں جو خدا نے پہلے ہی میرے ساتھ زیادتی اور ناانصافی کے عوض کر رکھا ہے۔

اگر آپ غصے میں رہتے ہیں تو میَں آپ سے پوچھتی ہوں کہ کیا آپکا غصہ آپکو یا کسی اور کو فائدہ پہنچا رہا ہے؟ کیا یہ مسئلے کے حل کا باعث بن رہا ہے؟ کیا یہ اس شخص میں تبدیلی کا باعث ہو رہا ہے جس کی وجہ سے آپ غصے میں ہیں؟ کیا آپکا غصہ آپکی خوشی اور اطمینان میں اضافے کا باعث ہو رہا ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ بہت ذہین انسان ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر آپ وہ چیز اپنے پاس کیوں رکھے ہوئے ہیں جسکا کوئی فائدہ نہیں ہے؟ آپ یہ فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے کہ خود پر رحم کرتے ہوئے آپ غصہ اور ناراضگی چھوڑ دیں؟ تمام صورتحال کو دعا میں خدا پر چھوڑ دیں۔اپنی فکر اس پر ڈال لیں اور اسے موقع

دیں تا کہ وہ آپکی فکر کرے۔ خدا کو موقع دیں تا کہ وہ آپکی زندگی میں ہونے والی ناانصافی اور زیادتی کا خود حساب لے۔ یسعیاہ 61 باب میں اسکا وعدہ ہے کہ وہ ہمیں ہماری مصیبتوں کے عوض دو چند بدلہ دے گا۔ مجھے تو اس طرح کا لین دین پسند ہے۔ کیا آپکو نہیں؟

شاید آپ سوچ رہے ہوں، ''جوئیس، میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میَں غصہ محسوس نہ کروں''۔ مجھے اس بات سے اتفاق ہے۔لیکن آپکو خدا کی تابعداری کرتے ہوئے ایسے لوگوں کیلئے دعا مانگنی شروع کر دینی چاہیے جن سے آپ ناراض ہے اور غصے میں ہیں۔ ایسا کرنا آپکے لئے فائدہ مند ہوگا۔ دوسرا کام جو آپ کو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ آپ غصے کے تعلق سے خدا کے کلام میں سے گہرا مطالعہ شروع کر دیں۔ خدا کے کلام میں قدرت ہے کہ وہ آپکو اس قابل کرے تا کہ آپ درست اقدامات کر سکیں اور اس میں آپکی روح کو شفا دینے کی قدرت بھی ہے۔ خدا کا کلام ہماری زخمی روحوں کیلئے دوائی اور مرہم پٹی کی طرح ہے۔اس لئے خدا کے کلام پر یقین اور بھروسا کریں۔ ایمان سے اسکا مطالعہ کریں۔ جب آپ کے سر میں درد ہوتی ہے اور آپ درد کی گولی اس امید اور توقع کے ساتھ کھاتے ہیں کہ آپکے سر کا درد ختم ہو جائے گا اور آپ آرام پائیں گے۔ اسی رویے کے ساتھ آپ خدا کے کلام کا مطالعہ کریں۔ اِسے اپنے زخمی جذبات کی مرہم پٹی کیلئے استعمال کریں۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ آئندہ کو غصے میں زندگی نہیں گزاریں گے۔ اگر آپ اپنے فیصلے میں مضبوط اور اس پر قائم ہیں تو جو مسئلہ آپکو درپیش ہے وہ حل ہوتا چلا جائے گا۔ خدا آپکو اس مخصوص راہ پر چلائے گا جو صرف آپکے لئے درست اور مناسب ہے۔ہم ہمیشہ اپنی مشکلات کے حل کیلئے کوئی نہ کوئی فارمولا تلاش کرتے رہتے ہیں۔لیکن سچائی یہ ہے کہ ہمیں خدا پر بھروسا کرنا ہے اور اسے اجازت دینی ہے تا کہ وہ ہمیں درست راہ پر لے چلے۔ بائبل مقدس میں غصے پر قابو پانے اور اس سے بچنے کیلئے بے پناہ حکمت موجود ہے۔ غصے کو شروع ہی سے پہچان لینا اور اسکی مزاحمت کرنا بہترین حکمت عملی ہے۔ غصے کو اپنی زندگی میں جڑ نہ پکڑنے دیں تا کہ یہ آپکے لئے مسئلہ نہ بن جائے ورنہ آپکے لئے اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

اگر آپ غصیلے شخص ہیں اور آپ نے اپنی اس کمزوری کا اقرار کیا ہے اور مدد حاصل کرنے

کیلئے تیار ہیں تو آپ کو پر جوش ہو جانا چاہیے کیونکہ اب آپ مزید غصے میں نہیں رہیں گے۔ آپ اب اس راہ پر آ چکے ہیں جس پر آ پکو خوشی اور اطمینان کی کثرت کی نئی بلندیوں کو چھوئیں گے۔ آپ لوگوں کو بائبل مقدس کی تعلیم کے مطابق پیار کر سکیں گے۔ اور یہ بات آپ کی زندگی میں مزید قوت بھر دے گی۔

"نرم جواب قہر کو دور کر دیتا ہے پر کرخت باتیں غضب انگیز ہیں"

(امثال 15:1)

"غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو۔ سورج کے ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے۔ اور ابلیس کو موقع نہ دو" (افسیوں 4:26-27)

"اے میرے پیارے بھائیو! یہ بات تم جانتے ہو۔ پس ہر آدمی سننے میں تیز اور بولنے میں دھیرا اور قہر میں دھیما ہو۔ کیونکہ انسان کا قہر خدا کی راستبازی کا کام نہیں ہے" (یعقوب 1:19-20)

باب 8

میری مدد کریں : مَیں ایسے شخص کے ساتھ رشتے میں ہوں جو کہ غصیلا ہے

ہم یہ تو سیکھ سکتے ہیں کہ اپنے غصے پر کیسے قابو پایا جائے لیکن یہ بہت مشکل کام ہے کہ ہم دوسروں کے غصے کو قابو میں لاسکیں۔ اس لئے ہمیں یہ سیکھنا ضروری ہے کہ ہمیں غصیلے لوگوں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے تا کہ ہم خود بھی محفوظ رہیں اور انکی بھی مدد کرنے کے قابل ہوسکیں۔

سب سے پہلے ایسے غصے کے بارے میں بات کرتے ہیں جو کہ تشدد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے ہمیں اس بات کی بلاہٹ نہیں دی کہ ہم لوگوں کے غصے کا شکار بنیں۔ میری ماں نے میرے باپ کو اجازت دی کہ وہ اسکے ساتھ بدسلوکی کرے۔ اور اسطرح وہ میری اور میرے بھائی کی حفاظت کرنے کے قابل بھی نہ رہیں۔ میرا باپ اپنے الفاظ سے میری ماں کے ساتھ بدسلوکی کرتا تھا۔ اسکی زبان اور لہجے میں دھمکی ہوتی تھی۔ گالی گلوچ تو ہمارے گھر میں عام بات تھی۔ اس نے کئی بار دھمکی دی کہ وہ اسے مارے گا۔ بلکہ کئی بار اس نے ماں کے منہ پر تھپڑ بھی مارا اور بری طرح مار پیٹ کی۔ میرا باپ مسلسل ماں کے ساتھ بے فائی کرتا آیا تھا۔ اور اسکے باوجود وہ یہ سب برداشت کرتی رہتی تھی۔ میری ماں کا خیال تھا کہ شاید وہ اس طرح سے اپنے شادی کے عہد سے وفا کر رہی ہے۔ لیکن مَیں محسوس کرتی تھی کہ وہ اپنے شوہر کو بدسلوکی اور تشدد کی اجازت دے کر اپنی عزت خود کھو رہی ہیں۔ مَیں نے جان لیا کہ وہ خوفزدہ ہیں۔ لیکن مَیں پورے دل سے چاہتی تھی کہ وہ اپنے لئے اور ہم دونوں بہن بھائی کیلئے وہ اسکا سامنا کرتیں یا پھر اسے چھوڑ کر چلی جاتیں۔ یہ اُس دور کی بات ہے جب ایسی عورتوں کی تعداد بہت کم تھی جو طلاق حاصل کرتی تھیں۔ اُن سے جیسا بھی سلوک کیا جاتا تھا وہ اسے

برداشت کرتی رہتی تھیں۔لیکن ہمارے دور میں لوگ طلاق لینے میں دیر نہیں کرتے اور اکثر اس بات کی زحمت بھی نہیں کرتے کہ کسی طرح سے اپنے مسائل کو حل کر کے طلاق سے بچا یا جائے۔دونوں طرح کی انتہا پسندی درست نہیں ہے۔

خواتین پر تشدد اور مار پیٹ کا ریکارڈ ہلا کر رکھ دینے کی حد تک پہنچ چکا ہے۔شماریات کے ادارے(Bureau of Statistics) کے مطابق امریکہ میں 18 اور اس سے زائد عمر کی خواتین کی تعداد(53) ترپن لاکھ ہے جو ہر سال جسمانی، لفظی اور جنسی تشدد کا نشانہ بنتی ہیں۔اسی طرح امریکہ میں ہر روز چار خواتین گھروں میں ہونے والے تشدد کے باعث وفات پا جاتی ہیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ مَیں اس بات پر یقین نہیں رکھتی کہ کوئی شخص کسی کو اجازت دے کہ وہ اس پر تشدد کر سکے۔ یہ خدا کی مرضی نہیں ہے کہ ہم خوف میں زندگی بسر کریں۔ پر تشدد لوگ عموماً دھمکیاں دیتے ہیں۔ایسے لوگ خوف کو استعمال کرتے ہوئے دوسروں کر اپنے کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ بزدل ہوتے ہیں جو کہ دھونس جما کر اپنے لئے راہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن ایسے لوگوں کا سامنا کیا جانا چاہیے اور ایسا ہونا انکے مفاد میں ہوتا ہے۔

مجھے اپنے گھر کا ماحول یاد ہے جہاں ہر طرف خوف ہی خوف تھا۔ مجھے یاد ہے جب مَیں اپنی ماں کے ساتھ گھر سے باہر سردی میں اپنے باپ کے نشہ اترنے کا انتظار کرتی تھی تا کہ ہم مار پیٹ سے بچ جائیں۔ مجھے وہ چیخ و پکار، گال گلوچ، دھمکیاں، دھکے، تھپڑ اور مار پیٹ یاد ہے۔ مجھے وہ غیض و غضب بھی یاد جب پہلی مرتبہ میرے باپ نے مکا میرے منہ پر لہرایا اور دھمکی دی کہ وہ مجھے مارے گا۔مَیں نے جسطرح خوف کو محسوس کیا اور اس میں زندگی گزاری وہ میری روح میں مضبوط جڑ کی حیثیت اختیار کر گیا۔اس لئے خدا کے ساتھ ملکر مجھے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کئی سال لگے۔

اگر آپ اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور آپکو اپنی زندگی میں بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو مَیں آپکے لئے اور آپکے بچوں کی خاطر آپ سے منت کرتی ہوں کہ جلد مدد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ نہیں جانتے کہ کیا کریں تو مسیحی صلاحکار سے رابطہ کریں(Counselor) اور مدد حاصل کریں۔ یا پھر عورتوں کے فلاحی ادارے سے رابطہ کریں

اور محفوظ جگہ جائیں۔ اس سے پہلے کہ آپکے ساتھ دوبارہ بدسلوکی ہو یا آپ پر تشدد ہو آپ مدد حاصل کریں۔اس لئے انتظارمت کریں۔ جولوگ دوسروں پر تشدد کرتے ہیں درحقیقت انھیں خود بھی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ بنیادی طور پر ایسے لوگ ذہنی طور پر بیمار ہوتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اپنے غصے کا اظہار کیسے کیا جائے۔عموماً ایسے لوگ خود زخمی ہوتے ہیں اور انکا ردعمل انہی اندرونی زخموں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ہمیں انکے لئے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔لیکن دعا کے علاوہ ہمیں خدا کی راہنمائی حاصل کرتے ہوئے عملی طور پر بھی انکے لئے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

میری زندگی میں ایسا وقت بھی آیا جب مجھے ہر حال میں اپنے باپ کا سامنا کرنا تھا جس نے مجھے کئی سالوں تک تشدد کا نشانہ بنایا۔ پینتالیس سال کی عمر ہونے کے باوجود جو کچھ میرے ساتھ ہوا تھا مَیں اسکے باعث دکھ اٹھارہی تھی۔خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ خوف کے جوئے کو اپنی زندگی سے توڑنے کیلئے ضروری ہے کہ مَیں اپنے باپ کا سامنا کروں۔ یہ کام میرے لئے بہت مشکل تھا۔کیونکہ مَیں جانتی تھی کہ مجھے اپنے باپ کے غصے کا پھر سے شکار ہونا پڑے گا۔اور ایسا ہی ہوا۔لیکن جو کچھ خدا چاہتا تھا کہ مَیں کروں وہ مَیں نے کیا۔ اسطرح خدا نے میری مدد کی تاکہ مَیں آزاد ہوسکوں۔ضروری ہے کہ جو کام خدا ہمیں کرنے کو کہتا ہے ہم وہ کریں چاہے لوگوں کا ردعمل کچھ بھی کیوں نہ ہو۔آپ میں سے بیشتر لوگ جو اس کتاب کو پڑھ رہے ہیں انکا واسطہ شاید ایسے غصیلے اور ناراض لوگوں سے نہیں پڑا جنکا مَیں نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے۔لیکن آپکا لازمی طور پر زندگی میں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔اور شاید آپ میں سے کچھ لوگوں کا ان غصیلے لوگوں کے ساتھ بہت قریبی رشتہ بھی ہے۔

چونکہ ایک ناراض اور غصیلے شخص نے میری زندگی کو کئی سالوں تک اپنی مرضی سے چلانے کی کوشش کی اس لئے مَیں نے اپنے غصے کا اظہار الفاظ اور اپنے رویے کے ساتھ کیا۔اور جب کبھی کوئی کام میری مرضی کے مطابق نہ ہوتا تو میرا ردعمل بہت غضبناک ہوتا تھا۔لیکن مَیں غلطی پر تھی۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی اس کتاب میں ذکر کرچکی ہوں کہ مجھے ایسے شخص کی ضرورت تھی جو کلام مقدس کے مطابق میرا سامنا کرسکے۔ میرے شوہر ڈیو نے ایک بہترین عمل یہ کیا کہ اس نے میرے غصے اور ناراضگی کو اپنے ناخوش ہونے کی وجہ نہیں بنایا۔ میرا ایمان ہے کہ ایک ناراض اور غصیلے شخص کیلئے سب سے بہترین

کام آپ یہ کر سکتے ہیں کہ آپ اسے عملی طور پر یہ ثابت کر کے بتائیں کہ زندگی گزارنے اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرنے کا بہترین حل بھی موجود ہے۔

مثال قائم کریں

چونکہ مَیں نے ایسے ماحول میں زندگی گزاری جہاں استحکام نہیں تھا اس لئے مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کس شے کا نام ہے۔لیکن ڈیو میرے لئے استحکام کی مثال تھا۔اور یہ بات میرے لئے بہت اہم تھی۔اگر اس نے مجھے کبھی یہ کہا ہوتا کہ مَیں غصہ اور ناراضگی اختیار نہ کروں اور میرے غصے کے جواب میں غصہ کیا ہوتا تو شاید میری زندگی میں تبدیلی آنا ممکن نہ ہوتا۔اس لئے کہا جاتا ہے کہ اندھے کو اندھا راستہ نہیں دکھا سکتا۔خدا کے کلام کے مطابق ہمیں غصے کا جواب غصے سے نہیں دینا۔اور نہ ہی برائی کے بدلے میں برائی کرنی ہے۔

"بدی کے عوض بدی نہ کرو اور گالی کے بدلے گالی نہ دو بلکہ اسکے برعکس برکت چاہو کیونکہ تم برکت کے وارث ہونے کیلئے بلائے گئے ہو"(1 پطرس 9:3)

مَیں اس بات سے آگاہ ہوں کہ پڑھنا کچھ کرنے کی نسبت آسان ہے۔لیکن خدا ہمیں جو کچھ کرنے کو کہتا ہے وہ اسکے لئے ہمیں طاقت بھی دیتا ہے اگر ہم اس بات کیلئے تیار ہوں کہ اسکی تابعداری کریں۔خدا کے پاس ہمارے مسائل کا حل موجود ہے۔اگر ہم اسکے ساتھ تعاون کریں تو اسکا طریقہ کار ہمیشہ ہی کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ ڈیو نے خود مثال بن کر میرے اندر خواہش کو پیدا کیا کہ میں خود کو تبدیل کروں۔لیکن ڈیو اپنی جگہ سے ہلنے والا شخص نہیں تھا۔اس نے کبھی بھی میرے برے رویے کو اپنی خوشی کی راہ میں حائل ہونے نہیں دیا۔اسکا انداز واضح ہوتا تھا جیسا کہ وہ مجھ سے کہہ رہا ہو کہ اگر تم خوش رہنا نہیں چاہتی تو تمہاری مرضی لیکن مَیں تو خوش رہوں گا۔وہ مسلسل استقامت کے ساتھ اپنے انداز اور رویے پر کاربند رہا اور بالآخر مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا کہ مَیں زندگی میں بہت کچھ کھو رہی ہوں اسلئے مجھے

اپنے رویے کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ اپنے آپکو خود بدلنا نہ چاہیں کوئی بھی آپکو بدل نہیں سکتا۔لیکن اگرآپ خود دوسرے لوگوں کو بدلنے کی کوشش کریں گے تو اسکا نتیجہ ہمیشہ پریشانی اور مایوسی ہوگی۔ صرف اور صرف خدا ہی لوگوں کے دلوں کو بدل سکتا ہے۔لیکن خدا اسی وقت ہمیں بدلتا ہے جب ہم اسے اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمیں تبدیل کرے۔ اس لئے غصیلے لوگوں کے لئے دعا کریں تاکہ وہ خدا کو اجازت دیں تاکہ وہ انکی زندگی بدل سکے۔لیکن آپ کو بھی لوگوں کے لئے مثال بننا ہے!

کیا آپ ایک ناخوش شخص کے باعث اپنی خوشی کھو رہے ہیں

جب مَیں اپنے تعلیمی سیمیناروں میں لوگوں کو یہ بتاتی ہوں کہ آپ دوسرے لوگوں کے رویے کے باعث اپنی خوشی نہ کھوئیں تو لوگوں میں بہت زبردست ردعمل نظر آتا ہے۔ مجھے سامعین کے چہروں سے پتا چل جاتا ہے کہ وہ ان حالات سے گزر چکے ہیں۔لیکن وہ نہیں جانتے کہ ایک اور راستہ بھی ہے۔ دراصل ہم لوگوں کے منفی جذبات کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں۔لیکن بعد میں ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس صورتحال میں ہم بھی کچھ کر سکتے تھے۔

میری کو ایک شاندار موقع ملا کہ وہ اوریینٹ ایکسپریس ٹرین سے شہر وینس سے پیرس تک کا سفر کرے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی بہن کو بھی اس سفر پر اپنے ساتھ لے جائے۔جین کیلئے یہ اسکی پچاسویں سالگرہ کا تحفہ تھا۔تمام اخراجات ادا کیے جا چکے تھے۔ جین نے دعوت قبول کرلی اور زندگی کے اس یادگار سفر پر روانہ ہوئی۔ وینس میں کچھ دن گزارنے کے بعد جین کو محسوس ہوا کہ وہ اپنے شوہر اور بچوں سے اداس ہے اور فیصلہ کیا کہ وہ ناخوش رہے گی۔لیکن جب وہ اور میری پیرس جانے والی ریل گاڑی میں سوار ہوئیں تو جین اس وقت ناراض اور غصے میں تھی۔ وہ گھر جانا چاہتی تھی! اگرچہ وہ پرلطف چھٹیوں پر تھی مگر وہ ایک اجنبی ملک میں انکی زبان بھی نہیں بول سکتی تھی اور ایک کپ کافی پینے کیلئے دوسروں کو سمجھانا مشکل لگتا تھا اس لئے وہ اپنے اندر بیماری محسوس کرنے لگی۔لیکن جین شاید پہلے ہی سے اپنی بہن سے ناراض تھی۔ اسکا خیال تھا کہ میری اسے اپنے ساتھ اس لئے لائی ہے تاکہ وہ شیخی بھگار سکے کہ وہ اتنے مہنگے سفر پر اپنی غریب بہن کو ساتھ لائی ہے۔ روز بروز اسکی ناراضگی اور خفگی بڑھتی جا رہی تھی

اور اسکا رویہ میری کے ساتھ برا ہوتا جا رہا تھا۔ جلد ہی میری جان گئی کہ جین اس سے ناراض ہے۔ شاید جین میری سے حسد کرتی تھی۔ میری دنیا کے کئی ملکوں کی سیر کر چکی تھی اور اس وقت بھی وہ پرسکون تھی اور سفر کا لطف اٹھا رہی تھی۔ لیکن وجہ جو بھی تھی میری نے سوچا کہ اس صورتحال کے دو ہی نتائج ہو سکتے ہیں۔ یا تو صرف جین اکیلے ہی ناراضگی میں وقت گزارے یا پھر دونوں! میری نے فیصلہ کیا کہ چاہے کچھ بھی ہو وہ اپنی ناراض بہن کے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔ اگرچہ سفر کے دوران کئی مرتبہ میری کو جین کی ناراضگی کا کڑوا گھونٹ پینا پڑا لیکن میری نے فیصلہ کیا کہ وہ چھٹیوں کے اس شاندار موقع سے بھرپور طور پر لطف اٹھائے گی۔ اور اگر جین لطف اٹھانا نہیں چاہتی تو وہ اسکی اپنی مرضی ہے۔ میری نے جین کی ناراضگی پر کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہ کیا۔ اس طرح جین کی ناراضگی کے جواب میں کوئی ردعمل نہ ظاہر کرتے ہوئے میری کا پرسکون رویہ جین کیلئے مزید کڑواہٹ اور مایوسی کا سبب بن رہا تھا! میری سفر کو یاد کر کے اس بات کیلئے شکر گزار ہے کہ اس نے اپنی بہن کی ناراضگی کے باوجود سفر کے ہر پہلو سے لطف اٹھایا۔ اگرچہ اسکی خواہش تھی کہ اسکی بہن جین بھی سفر کا بھرپور لطف اٹھاتی لیکن میری جانتی ہے کہ کم از کم ایک شخص تو ایسا ہے جس نے چھٹیوں کا لطف اٹھایا!

اگر ہم لوگوں کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہماری خوشی کا معیار قائم کریں تو ہمیں ناخوش اور اداس رہنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ کچھ لوگوں نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو وہ خوش نہیں رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انکے اس فیصلے کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ میں نے حال ہی میں یہ تحریر پڑھی، ''ایک ماں اپنے ناخوش بچے کے باعث کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتی''۔ اگرچہ یہ بات درست ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ہم لوگوں کے ساتھ ملکر منہ بنا کے بیٹھ جائیں تو اس سے ہم انکی کوئی مدد نہیں کر پائیں گے۔ اس لئے ہم خود پر رحم کرتے ہوئے خوش رہیں گے چاہے دوسروں کا رویہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ خداوند کی شادمانی ہماری قوت ہے۔ یہ شادمانی ہماری مدد کرے گی تاکہ ہم زندگی کی مشکلات کو برداشت کر سکیں۔ اداسی اور غم کمزوری پیدا کرتا ہے جبکہ خوشی اور شادمانی قوت کا باعث ہے۔

کیا ہم واقعی خوشی اور شادمانی حاصل کر سکتے ہیں جب ہمارے چوگرد لوگوں کا ہجوم ناخوش اور

ناراض ہو؟ جی ہاں، ایسا ممکن ہے اگر ہم ارادہ کریں تو ایسا ممکن ہے۔میَں ایک مرتبہ پھر یہ بات دوہراؤں گی کہ آپکا خوش رہنا ناراض لوگوں کے فائدے کیلئے ہے۔آپ انکی موجودگی میں اپنے اندر پرسکون احساس رکھیں۔انھیں اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ ان سے پیار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ بھی خوش رہیں۔لیکن آپ انکے رویے کو اجازت نہیں دیں گے کہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ آپکا معیار زندگی کیسا ہونا چاہیے۔ اس لئے دوسروں کے رویے کے باعث خود کو نفسیاتی اور جذباتی اپاہج نہ بنائیں۔

میَں جانتی ہوں کہ اس قسم کی صورتحال میں کیسے احساسات ہوتے ہیں۔کیونکہ میرے باپ نے اپنے غصے کے ذریعے پورے گھر کو کئی سالوں تک اپنے قابو میں کیے رکھا۔لیکن میَں نے اسکے علاوہ بھی بہت سی مشکل صورتحال کا سامنا کیا ہے۔میَں ایک دفتر میں ملازم تھی اور کمپنی کا سربراہ اکثر ناراض اور غصے میں رہتا تھا۔اسے خوش کرنا نہایت ہی مشکل تھا۔جب وہ خوش ہوتا تو میَں بھی خوش ہوتی اور جب وہ ناخوش ہوتا تو مجھے بھی ناخوش ہونا پڑتا۔اوراسکی وجہ میری پرورش اور گھریلو ماحول کا اثر تھا۔اس لئے ناراض اورغصیلےلوگوں کے ساتھ میرا رویہ ایسا ہی ہوتا تھا۔میَں ان سے ڈرجاتی تھی۔لیکن خدا کا شکر ہو کہ اس نے مجھے آزاد کیا ہے۔اوراگرآپ بھی اس قسم کی صورتحال سے دوچار ہیں تو خدا آپکی بھی مدد کرسکتا ہے تا کہ آپ بھی آزاد ہوسکیں۔

میری ایک پڑوسن دوست ہوا کرتی تھی جو کہ بہت آسانی سے ناراض اور غصے میں آجایا کرتی تھی۔خاص طور پر اس وقت جب میَں اسکی مرضی کے مطابق کام نہ کرتی۔اس طرح میرا ردعمل ویسا ہی ہوتا تھا جیسا اپنے باپ اور باس کے سامنے ہوتا تھا۔اگرہم لوگوں کے رویے کو اجازت دیتے ہیں کہ انکا رویہ ہماری زندگی کو کنٹرول کرے تو ابلیس اس بات کی ہر ممکن کوشش کرے گا کا کہ آپکی زندگی میں ایسے لوگوں کی کمی نہ ہونے پائے جو کہ ہر وقت ناراض اور غصے میں رہتے ہیں۔اس لئے ہمیں ذہنی طور پر تیار رہنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں آنے والے ناراض اورغصیلےلوگوں سے کیسے نپٹنا ہے۔ جب ایک غصیلے شخص سے ہمارا آمنا سامنا ہوتا ہے تو فطری اور قدرتی انداز میں انکی مدد کرنی چاہیے۔لیکن اگروہ آپکی مدد حاصل کرنا نہ چاہیں تو آپکو اپنا وقت اور توانائی ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔جن

لوگوں کے مزاج میں خرابی رہتی ہے ان کے ساتھ الجھنا کسی بھی طرح سے دانشمندی نہیں ہے۔آپ جو کر سکتے ہیں وہ کریں لیکن آپ ایسے لوگوں پر وقت ضائع نہ کریں جو خود کو بدلنا نہیں چاہتے۔ایسے حالات بھی ہوتے ہیں جب غصیلے لوگوں سے خود کو علیحدہ رکھنا ہی بہترین حکمت عملی ہوتی ہے۔لیکن ایسا کرنا ہر وقت ممکن نہیں ہوتا۔اس لئے کہ اگر آپ کے خاندان میں کوئی ایسا فرد ہے تو آپ ان سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔لیکن ہم ایسے دوستوں اور لوگوں سے خود کو بچا سکتے ہیں جو ہر وقت غصے میں رہتے ہیں۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ ہم غضبناک لوگوں کے ساتھ تعلق نہ رکھیں :

''غصہ ور آدمی سے دوستی نہ کر اور غضبناک شخص کے ساتھ نہ جا''

(امثال 22:24)

خود کو الزام نہ دیں

آپ جو کچھ بھی کرتے ہیں اسکے سبب سے غصیلے اور ناراض لوگوں کے تعلق سے خود کو قصوروار نہ ٹھہرائیں اور نہ ہی مجرم محسوس کریں۔ذہنی طور پر غیر فعال لوگ اکثر دوسروں کو یا حالات کو اپنے برے رویے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔دوسروں کو ذمہ دار اور قصوروار ٹھہرا کر وہ خود کو تبدیل کرنے کی ذمہ داری سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔اس لئے آپ خود کو انکی غلطی کیلئے الزام نہ دیں! ہم سب اپنے رویے کے ذمہ دار ہیں۔اور اگر آپ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو دوسروں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کے ساتھ برا رویہ اپنائیں۔اگر آپ سے غلطی ہوئی ہے تو اسکی معافی مانگیں۔لیکن خود کو مجرم ٹھہرا کر اپنا وقت ضائع نہ کرتے رہیں۔ابلیس ہر وہ حربہ اور طریقہ کام میں لائے گا جو ہمیں مجرم ٹھہرا سکتا۔وہ یہ بھی جانتا ہے کہ احساس جرم ہمیں کمزور کرتا ہے اور ہم آسانی سے ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ یسوع مسیح ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور الزام کو دور کرنے اس دنیا میں آیا۔وہ ہمیں مضبوط کرنے اور اٹھانے آیا۔کیا آپ ابلیس کو اجازت دے رہے ہیں کہ وہ آپکو مجرم ٹھہرا کر آپکی خوشی اور قوت کو چھین لے؟ اگر آپ ایسا کر رہے ہیں تو فیصلہ کریں کہ آج کے بعد آپ خود کو دوسروں کے مسائل کے تعلق سے مجرم نہیں ٹھہراتے رہیں گے۔ہوسکتا ہے آپ ماضی میں اس قسم کی غلطیاں کر چکے ہوں لیکن خدا ایسے تمام لوگوں کو

شفاء دے سکتا ہے اگر وہ خدا کو اجازت دیں۔ شفاء پانے کیلئے سب سے پہلا قدم معافی ہے اور اپنے ماضی کو خیر باد کہنا ہے۔

دعا ۔ دعا ۔ دعا

ناراض اور غصیلے لوگوں کے تعلق سے ہمت نہ ہاریں۔ انکے لئے مسلسل دعا کریں تا کہ وہ سچائی جان سکیں اور روشنی میں چلیں۔ ایسے لوگ یقیناً کسی جوئے یا بندھن میں بندھے ہوتے ہیں یا پھر انکی روح زخمی ہوتی ہے یا پھر انکے غصے کی کوئی اور وجہ ہوسکتی ہے۔ انھیں یقین دہانی دلائیں کہ آپ انکی مدد کرنے کیلئے تو تیار ہیں لیکن انکے غصے میں شریک ہو کر خود کو سزا دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

دعا کی قدرت حیرت انگیز ہے۔ جیسے جیسے میری زندگی آگے کی طرف بڑھ رہی تھی میَں اتنا ہی زیادہ خود کو دعا کرنے کیلئے پختہ کیے رکھتی ہوں۔ کیونکہ میَں جانتی ہوں کہ یہ ہر قسم کے حالات میں بہترین ہتھیار ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں احمقانہ قسم گفتگو کیا کرتی تھی۔ مثلاً، ''میَں جو کچھ کرسکتی تھی وہ میَں نے کیا لیکن اب سوائے دعا کے اور کوئی حل نظر نہیں آتا''۔ لیکن میرا سب سے پہلا ردعمل دعا ہونا چاہیے تھا۔ کیا آپکو سوزانا کی کہانی یاد ہے؟ وہ اپنی زندگی میں شدید مشکلات سے گزری۔ اسکے خاندان اور دوستوں نے اسے تنہاہ چھوڑ دیا تھا۔ لیکن چند سال سے اس نے سیکھ لیا ہے کہ ایسی شخصیت پر کیسے بھروسا رکھا جائے جو کبھی بھی ہمیں بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔ اگر آپ اس سے پوچھیں تو وہ آپکو بتائے گی کہ جب اسکی مشکلات کا آغاز ہوا اسکی نسبت اب وہ ایک مختلف شخصیت ہے۔ اس نے سیکھ لیا ہے کہ ایسے لوگوں کیلئے کیسے دعا کرے جنھوں نے اسے دکھ پہنچایا ہے۔ شروع میں اسکے لئے دعا کرنا مشکل تھا اور وہ بے دلی سے دعا مانگا کرتی تھی۔ وہ اپنے سابقہ شوہر، بچوں اور بہن سے ناراض تھی۔ جب اس نے اپنی شفاء کیلئے دعا کرنا شروع کی تو اس نے اپنے تمام عزیزوں کیلئے بھی جنھوں اسے دکھ دیا تھا شفاء کیلئے دعا کرنا شروع کردی۔ اکثر جب وہ یہ سوچتی ہے کہ اگر وہ انکی جگہ پر ہوتی تو کیا کرتی اور وہ یہ بھی جان چکی ہے کہ اپنی مشکلات میں اضافے کی وہ خود بھی بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ اس نے اپنی دولت سے دوسروں کو اپنے قابو میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اب وہ دوسروں کیلئے دعا کرتی ہے اور اپنی

اجارا داری قائم کرنے سے گریز کرتی ہے۔ اب وہ سادہ زندگی بسر کرتی ہے۔ اسے بہت سے چیلنجوں کا سامنا ہے لیکن اب وہ گہرے اور نئے طور پر خدا پر بھروسا کرتی ہے۔ آپ چاہے یقین کریں یا نہ کریں لیکن سوزانا اب کبھی بھی پرانے طرز زندگی کی طرف لوٹ کر نہیں جائے گی۔ خدا نے اسے آگ میں سے گزرنے دیا اور وہ کافی دکھ اٹھا چکی ہے۔ لیکن اب وہ ایک شفیق شخصیت بن چکی ہے۔ لیکن کیا وہ اب بھی دکھ اٹھا رہی ہے؟ جی ہاں۔ لیکن وہ آپکو بتائے گی کہ اب وہ دولت اور لوگوں پر انحصار کرنے کی بجائے خدا پر بھروسا کرتی ہے۔ اسکا غصہ سرد ہو چکا ہے۔

دعا کے وسیلہ مَیں نے لوگوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی آتے دیکھا ہے۔ ہم دعا کے ذریعے دوسروں کو اپنے قابو میں نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہمیں ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ لیکن دعا کے وسیلہ سے خدا لوگوں کی زندگی میں کام کرتا ہے اور اپنی شفقت کے مطابق انھیں قائل کرتا ہے۔ مَیں یہ نہیں سمجھا سکتی کہ اکثر ہماری دعاؤں کا جواب فوراً کس طرح مل جاتا ہے۔ بعض اوقات ہم کئی سال تک دعا کرتے رہتے ہیں اور جواب کا انتظار کرتے ہیں۔ مَیں نے یہ عہد کیا ہے کہ اگرچہ مجھے نتائج کا انتظار ہے لیکن مَیں دعا کرتی رہوں گی اور اسکا شکر کرتی رہوں گی کیونکہ وہ لوگوں کی زندگیوں میں کام کرتا ہے۔ مَیں اس بات پر بھی یقین رکھتی ہوں کہ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا کام کرتا ہے!

''مانگو تو تم کو دیا جائے ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا'' (متی 7:7)

''راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے'' (یعقوب 16:5)

کوئی بھی شخص خدا کی پہنچ اور دسترس سے باہر نہیں ہے۔ اور اگر تبدیلی دیر سے بھی آئے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر ایک شخص جو کہ دکھی ہے اور نہیں جانتا کہ وہ کیا کرے یا اگر وہ خدا کی مدد لینے کیلئے تیار نہ ہو تو ایسی صورت مَیں اس طرح کے لوگوں کیلئے شفاعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ خدا اور انکے بیچ کوئی درمیانی ہو جو اسکے لئے دعا کر سکے۔ یسوع مسیح اس خدمت کو ہمارے لئے جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہمیں بھی دوسروں کیلئے شفاعت کرنے اور رخنے میں کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کبھی بھی دعا کرنا بند نہ کریں!

باب 9

معاف کیوں کریں؟

15 اکتوبر 1979ء کے دن رات کے کھانے پر سولہ سالا بروکس ڈگلس کے خاندان کیلئے ایک بہترین دن معلوم ہوتا تھا۔ اسکی ماں باورچی خانے میں شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔ اسکا باپ جو کہ بپٹسٹ کلیسیاء کا پادری تھا آنے والے اتوار کے روز کیلئے وعظ کی تیاری میں مصروف تھا جو اس نے پوٹنام سٹی بپٹسٹ چرچ اوکلوہاما میں دینا تھا۔ بروکس کی چھوٹی بہن لیزلی کھانے کیلئے میز سجا رہی تھی۔ لیزلی بارہ سالا ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ وہ اوکلوہاما ریاست کی موجودہ کمسن حسینہ کے طور پر منتخب ہوئی تھی۔ اس خاندان کی زندگی کی گاڑی بہت خوبصورتی سے چل رہی تھی۔ اچانک کتے نے بھونکنا شروع کر دیا۔ لیزلی باہر گئی اور اسکی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو کہ کسی پڑوسی کے بارے میں پوچھ رہا تھا جسکے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس شخص نے جب فون استعمال کرنے کیلئے پوچھا تو بروکس اسے اندر لے گیا۔ چند ہی منٹوں کے بعد ایک اور شخص دروازے پر آدھمکا اور گولیوں سے بھری بندوق لہرانے لگا۔ ان دونوں آدمیوں نے لیزلی کے سوائے گھر کے تمام افراد کو رسیوں سے باندھ کر ڈرائینگ روم کے فرش پر بیٹھا دیا۔ وہ لیزلی کو دوسرے کمرے میں لے گئے اور اسے کئی گھنٹوں تک زیادتی کا نشانہ بناتے رہے۔ گھر کے افراد اسکی چیخوں کی آواز سننے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب وہ شخص اپنے ہوس پوری کر چکے تو باورچی خانے میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ وہ مزید دو گھنٹے تک وہاں بیٹھے رہے اور انکو ڈراتے رہے اور یہ بحث کرتے رہے کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ ان دونوں نے پادری اور اسکی بیوی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ انکی عمر ترتیب وار چالیس اور انتالیس سال تھی۔ دونوں قاتل چالیس ڈالر اور شادی کی انگوٹھیاں لے کر وہاں سے چلے گئے۔ دونوں بچے شدید زخمی تھے۔ انھیں پولیس کی حفاظت میں تین ہفتوں تک ہسپتال میں رکھا گیا۔ لیکن انکی جذباتی

شفاء کیلئے ایک لمبا عرصہ درکار تھا۔ بروکس کیلئے ماں باپ کے قتل کے بعد کے سال مسلسل پستی کی جانب رواں تھے۔ بروکس نے اوکلوہاما یونیورسٹی میں داخلہ لیا لیکن یکدم ہی اس نے یونیورسٹی چھوڑ دی۔ وہ جگہ جگہ ہر ریاست میں مارا مارا پھرتا رہا۔ وہ کم درجے کی مزدوری اور کام کرتا رہا اور روز بروز مایوسی اور شراب نوشی کی دلدل میں دھنستا چلا گیا۔ بعد میں اس نے بیلر یونیورسٹی کا رخ کیا تا کہ خدمت کیلئے تیار ہو سکے۔لیکن جلدی ہی شراب نوشی کی کثرت اور امتحانات میں کم نمبروں کے باعث یونیورسٹی سے نکال دیا گیا۔ بالآخر اس نے کالج تک کی تعلیم مکمل کی اور مکانات کے لین دین کا کام شروع کرلیا۔ اس نے شادی کی لیکن اسکی شادی ناکام ہوگئی۔

لیکن بعد میں ڈگلس نے آہستہ آہستہ زندگی کو دوبارسمیٹنا شروع کیا۔ اسکے دل میں شدید خواہش تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو سزا دلوائے اور انصاف حاصل کرے۔ اس مقصد کیلئے اس نے قانون کی ڈگری پاس کی اور پھر ریاست اوکلوہاما میں سٹیٹ سینٹ کے عہدے کیلئے الیکشن لڑا۔ اور وہ جیت گیا۔

فروری **1995**ء میں قیدیوں کی جیل کے معائنے کے دوران اسکا سامنا گلین اکی سے ہوا جو کہ اسکے ماں باپ کا قاتل تھا۔ بروکس نے جیل کے انچارج سے اس سے بات کرنے کی اجازت مانگی۔ گلین کو سزائے موت ہو چکی تھی۔ بروکس ڈگلس کا ایک سوال تھا کہ آخر اس نے ایسا کیوں کیا۔ دونوں مجرم ایک گھنٹے سے زائد اس سے گفتگو کرتے رہے۔ گلین پوری گفتگو کے دوران روتا رہا اور اپنے کیے پر بہت نادم تھا۔لیکن جب ڈگلس جانے کیلئے اٹھا تو اس نے گلین سے کہا، ’’میں تمہیں معاف کرتا ہوں‘‘۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے تو اچانک اسے محسوس ہوا کہ اسکے اندر بھرا زہر اسکے پاؤں کے راستے باہر نکل رہا ہو۔ بروکس کیلئے جسمانی ہیجان کا یہ عجیب ترین تجربہ تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک بڑا بوجھ اسکے سینے سے ہٹ گیا ہو۔ اسے لگتا تھا کہ پندرہ سال کے بعد اس نے دوبارہ سانس لینا شروع کیا ہے۔ بروکس نے اپنی فلم ’’ہیونز رین **Heaven's Rain**‘‘ میں اپنی زندگی کے سانحہ کے بارے میں بتایا۔فلم کی کہانی رنج، غصے، تباہی اور پھر معافی تک کا سفر پیش کرتی ہے۔ بروکس کہتا ہے کہ اسکی زندگی میں اسکے ماں باپ نے ایمان کی بنیاد رکھی تھی۔ جسکی بدولت وہ حقیقی اطمینان کو حاصل کر پایا۔

برعکس اگر معاف نہ کرتا تو اپنی باقی زندگی غصے، دکھ اور ناراضگی میں ضائع کر دیتا۔ مجھے امید ہے کہ اگر ہم اس بات کو جان لیں کہ کڑواہٹ، ناراضگی اور معاف نہ کرنے کے کیا خطرات ہیں تو ہم یقیناً اس بات کی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اس قسم کے رویے سے کیسے بچا جائے اور اور جلد از جلد دوسروں کو معاف کریں۔ ہمیں اپنے تباہ کن جذبات کو روکنے کے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ غصے اور ناراضگی کے جذبات بہت شدید ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم جتنا زیادہ یہ جان لیں گے کہ ہمیں معاف کیوں کرنا چاہیے تو اتنی ہی جلدی ہم معاف کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مَیں نے اپنی زندگی میں معاف کرنے کی بہت سی وجوہات سیکھی ہیں کہ ہمیں ناراض نہیں رہنا چاہیے بلکہ جلد معاف کرنے والا بننا چاہیے۔ مَیں ان چند وجوہات میں سے کچھ آپکو بھی بتانا چاہتی ہوں۔

خدا کی تابعداری

سب سے پہلی چیز جو کہ مجھے معاف کرنے کیلئے مجبور کرتی ہے وہ ہے خدا کی تابعداری۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ ہم ایسا کریں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم ہمیشہ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ خدا ہمیں کچھ کرنے کو کیوں کہہ رہا ہے۔ لیکن ہمیں صرف سادگی سے اس پر بھروسا کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے۔ جب ہم خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں تو یہ زندگی اس سے کئی درجہ بہتر ہے جو ہم اپنے طور پر اپنی مرضی سے گزارتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے ایسی ٹی شرٹس (TShirts) تو دیکھی ہوں گی جن پر لکھا ہوتا ہے (Just Do IT)۔ بالکل اسی طرح ہمیں خدا کی تابعداری کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا کی تابعداری کرنا ہمارے لئے ہمیشہ بہتر ہے۔ یہ ہمیشہ اطمینان، خوشی اور قدرت کو ہماری زندگی میں جاری کرتی ہے۔ جب ہم خدا کی تابعداری نہیں کرتے تو ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے اور یہ بات ہمیں کمزور کرتی ہے۔ اور پھر خوشی اور اطمینان ختم ہو جاتا ہے۔ شاید ہم خدا کی تابعداری کرنے کو نظر انداز کر دیں اور اپنے اس رویے کیلئے بہانے بھی تراشیں لیکن بالآخر تابعداری نہ کرنے کے اثرات ہمیں پریشان کرتے رہتے ہیں۔ صاف ضمیر سے زیادہ بہتر اور کوئی شے نہیں ہے۔

کیا آپ اس وقت کسی سے غضبناک حد تک ناراض ہیں؟ اگر ایسا ہے تو آپ سادگی سے خدا کی تابعداری کرتے ہوئے اس شخص کو معاف کیوں نہیں کر دیتے تاکہ آپ اپنی زندگی میں خوشی اطمینان اور قوت کو حاصل کر سکیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ابلیس کسی بھی اور چیز سے زیادہ معاف نہ کرنے کو لوگوں کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ وہ اسکو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے جدائی اور تفرقہ ڈالتا ہے تاکہ لوگ کمزور ہوں اور تباہ حال رہیں۔ اور بالآخر خدا کی رفاقت اور حضوری سے خارج ہو جائیں۔ یہ ان چند تباہ کن نتائج میں سے کچھ ہیں جو کہ معاف نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ ایک بار جب آپ معاف نہ کرنے کے تباہ کن اثرات کا تجربہ کر لیتے ہیں تو آپ قائل ہو جاتے ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ آپکی زندگی میں سے معاف نہ کرنے کا رویہ ختم ہو جائے تاکہ آپ آزاد ہو جائیں۔ مَیں نے غصے اور کڑواہٹ میں بہت سے سال ضائع کیے ہیں۔ لیکن اب میرا رویہ ہے : ''مَیں اس تجربے سے گزر چکی ہوں، مَیں نے وہ سب غلطیاں کی ہیں، اور اب مجھے وہ سب کچھ دہرانے کا کوئی شوق نہیں ہے''۔ مَیں نے کل ہی کسی شخص کو بتایا کہ میرے پاس ضائع کرنے کیلئے اتنا وقت نہیں کہ مَیں کسی لڑتی جھگڑتی رہوں۔

ایوا کور امریکی ریاست انڈیانا کے شہر ٹیرے ہاٹی میں مکانات و جائیداد کی خرید و فرخت کا کاروبار کرتی ہے۔ وہ 76 سال کی عمر میں ایک اہم اور پر کشش شخصیت ہے۔ آپ یقین نہیں کریں گے کہ بطور چھوٹی لڑکی اس نے ڈاکٹر جوزف مینگلی کے ہاتھوں آشوٹز کے کیمپ میں ناقابل یقین تشدد برداشت کیا۔ 1995ء میں وہ ایک مشن کے تحت دوبارہ اس کیمپ میں گئی اور اسکا یہ مشن پورے یورپ کے اخباروں میں اہم شہ سرخی بن گیا۔ اس نے ہر جگہ یہ تحریر لکھی ہوئی پڑھی، اس جگہ جہاں اس نے اپنے بچپن کی معصومیت اور خاندان کھو دیا تھا۔ وہ تحریر کچھ یوں تھی : ''مَیں ایوا موزز کور، جو کہ جوزف مینگلی کے آشوٹز کیمپ میں پچاس سال پہلے بچ گئی تھی۔ لیکن مَیں اب ان تمام نازیوں کو جنھوں نے براہ راست یا بلاواسطہ طور پر میرے خاندان اور لاکھوں لوگوں کو قتل کیا عام معافی کا اعلان کرتی ہوں''۔ تب سے مسز کور پوری دنیا میں آشوٹز کیمپ کے تجربے کے بارے میں بتاتی ہیں۔ انکا پیغام ہمیشہ معاف کرنے کی قوت کے تعلق سے ہوتا ہے۔ انکے مطابق : ''معافی شخصی شفاء کا ایک عمل ہے

اور اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ شخصی قوت کا ذریعہ ہے۔ میَں نے یکا یک محسوس کیا جیسے میرے کندھوں سے بہت بڑا بوجھ ڈھلک گیا ہو۔ اب میَں مزید آشوٹز کیمپ کا شکار نہیں ہوں۔ اب میَں ماضی کی تلخ یادوں کی اسیر نہیں ہوں۔ میَں اب آزاد ہوں''۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ ''معاف کرنا جدید دور کی معجزانہ دوائی ہے۔ آپکو کسی ہسپتال کے ساتھ منسلک ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو اسکا خرچہ بھی ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر کوئی آسانی سے شفاء حاصل کر سکتا ہے۔ اسکے کوئی مضر اثرات نہیں ہیں۔ اور اگر آپکو اپنی زندگی دکھ اور تکلیف کے بغیر بری لگتی ہے تو آپ کی مرضی ہے۔ آپ جب چاہیں اپنا دکھ اور درد واپس لے سکتے ہیں''۔ ایوا کور اپنا وقت اور صحت کا ضیاع نہیں کر رہی۔ کیونکہ اسکی دریافت کردہ معجزانہ دوا اصل میں خدا ہی کا تجویز کردہ نسخہ ہے۔

جو اہم بات ہے اسے اہم ہی رہنے دیا جائے

تابعداری خدا کے کلام کا اہم اور کلیدی مضمون ہے۔ اور ضروری ہے کہ یہ ہماری زندگی میں بھی اہم اور کلیدی حیثیت رکھے۔ آئیے مخلصانہ طور پر ہر روز یہ دعا کریں ''جیسے تیری مرضی آسمان پر پوری ہوتی ہے ویسے ہی زمین پر بھی ہو''۔ تابعداری کا آغاز ہماری سوچ سے ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے خیالات ہی عملی شکل اختیار کرتے ہیں۔

> ''چنانچہ ہم تصورات اور ہر اک اونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں''(2 کرنتھیوں 5:10)

پولس رسول تاکید کرتا ہے کہ ہم اپنے خیالات کو قید کریں۔ معاف نہ کرنا ہماری اس سوچ کا نتیجہ ہے جو کہ ہم لوگوں اور حالات کے بارے میں سوچتے ہیں۔ میَں نے دریافت کیا ہے کہ اگر میَں کسی شخص کیلئے بھلا چاہتی ہوں تو میرے لئے یہ آسان ہو جائے گا کہ میَں خود کو کڑواہٹ اور غصے سے بچائے رکھوں۔ یا پھر کبھی کبھار ہم اِس بات کا چناؤ کر سکتے ہیں کہ ہم بدلہ لینے کا سوچیں گے بھی نہیں۔ ایک بات یقینی ہے۔ ہم جتنا زیادہ اس بارے میں سوچیں گے کہ کسی شخص نے ہمارے ساتھ کتنا برا سلوک کیا ہم اتنا ہی

زیادہ کڑواہٹ اور غصے کا شکار ہوتے جائیں گے۔ اس لئے فیصلہ کریں کہ آپ اپنے خیالات کو خدا کے تابع کریں گے۔

ایمپلیفائڈ بائبل ترجمے کے مطابق معاف کرنے کا مطلب ہے 'چھوڑ دو' اور 'جانے دو'۔ ایسا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ پہلے یہ سوچ اپنائیں گے کہ آپ اس شخص کے بارے میں منفی انداز میں نہیں سوچیں گے۔ اپنے ذہن اور ہونٹوں سے بدلے کی سوچ اور بات کرنے سے گریز کریں۔ اس طرح آپکی زخمی روح اور بڑھکتے جذبات ٹھنڈے ہوتے چلے جائیں گے۔

جانے دیں

بائبل مقدس میں ایسی شخصیات جنھوں نے اپنی زندگی سے خدا کی قدرت کا مظاہرہ کیا ہے انھوں نے دوسروں کو معاف کرنے میں کبھی دیر نہیں کی تھی۔ یوسف اور پولس رسول کلام مقدس میں اسکی بہترین مثال ہیں۔ مَیں پہلے بھی یوسف کے بارے میں بتا چکی ہوں۔ لیکن اسکی کہانی بہت زبردست اور بھرپور ہے۔ اس لئے اسکو دوہرانا قابل قدر بات ہوگی تاکہ ہم اس کہانی میں سے مزید شاندار اسباق حاصل کرسکیں۔

اگرچہ کہ یوسف کے بھائی اس سے نفرت کرتے تھے اور اس سے برا سلوک کیا تو بھی یوسف نے خدا کی تابعداری کرتے ہوئے انھیں معاف کیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بدلہ لینا اسکا کام نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ اس نے برے حالات میں خدا پر بھروسا رکھا کہ وہ ان حالات میں سے بھلائی پیدا کرسکتا ہے۔ اور یہی ہوا۔ اگرچہ یوسف کو بہت سے نامناسب اور بدقسمت حالات کا سامنا کرنا پڑا تو بھی اس نے خدا کی برکات کا اپنی زندگی میں تجربہ کیا۔ خدا کا خاص فضل والا ہاتھ اس کی زندگی پر تھا۔ بالکل ویسے ہی جب ہم خدا کی تابعداری کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتے ہیں۔ کئی سال ایک شخص کی غلامی کرنے اور تیرہ سال بے گناہی میں قید کاٹنے کے باجود اس نے کڑواہٹ کا شکار ہونے سے انکار کردیا۔ بالآخر خدا نے اسے اختیار سونپا اور وہ اس سرزمین پر سب سے زیادہ طاقتور شخص بن گیا۔ اور قحط سالی کے دوران وہ اپنے بھائیوں کو یہ کہنے والا بن گیا:

"اس لئے تم مت ڈرو۔ مَیں تمہاری اور تمہارے بال بچوں کی پرورش کرتا رہونگا۔ یوں اس نے اپنی ملائم باتوں سے انکی خاطر جمع کی" (پیدائش 21:50)

اگر ہم کچھ دیر کیلئے اس پر سوچیں تو ہم یوسف کے اس رویے پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور ہمیں بھی تحریک ملتی ہے کہ جب یہ زندگی اور لوگ ہم سے برا سلوک کریں تو ہم یوسف جیسا رویہ اپنائیں۔ ہم ان لوگوں کو کیوں معاف کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کریں جنھوں نے ہم سے برا سلوک کیا ہو؟ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ ہم ایسا کریں! اور معاف کرنے کی یہی سب سے بڑی وجہ ہے جسکی ہمیں ضرورت ہے۔

یوسف کے بھائیوں نے خوف اور کرب میں اپنی زندگی گزاری جبکہ یوسف نے خوشی اور قوت سے بھر پور زندگی گزاری۔ اس لئے مَیں آپ سے پوچھنا چاہوں گی کہ حالات کا شکار کون بنا اور فاتح کون رہا؟ ایسا لگتا تھا کہ یوسف شکار بن گیا ہے، کیونکہ اسکے بھائیوں نے اسے غلام ہونے کے لئے بیچ دیا۔ لیکن حقیقت میں اس نے شاندار فتح حاصل کی اور اپنے نامناسب حالات سے گزر کر ایک بہتر شخص کے طور پر ابھرا۔ درحقیقت اسکے بھائی نفرت اور حسد کا شکار بن کر رہ گئے تھے۔ لیکن جب یوسف نے انھیں معاف کرنے کا فیصلہ کیا تو یوسف نے خود پر ایک بہت بڑی مہربانی کی اور اس کا اسے زندگی بھر فائدہ پہنچتا رہا۔

پولس رسول نے بہت سے آزمائشوں اور دکھوں کا تجربہ کیا لیکن اسکے باوجود اسکی کوشش تھی کہ وہ انجیل کی منادی کرکے لوگوں کی مدد کرے۔ اسے قید برداشت کرنا پڑی اور نا کردہ گناہوں کی سزا بھی اٹھانی پڑی۔ بائبل مقدس بتاتی ہے کہ اسکے پہلے مقدمے کے وقت سب لوگوں اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ کوئی بھی اسکے ساتھ کھڑا ہونے کو تیار نہ تھا۔ اور اس نے خود کو تنہا بھی محسوس کیا ہوگا۔ اور ایسی صورتحال میں یقینا کوئی بھی شخص کڑواہٹ کا شکار ہوسکتا ہے۔ وہ ان لوگوں کی خاطر مقدمہ بھگت رہا تھا جنکی وہ مدد کرنا چاہتا تھا اور وہی اسے چھوڑ کر چلے گئے!

''میری پہلی جواب دہی کے وقت کسی نے میرا ساتھ نہ دیا بلکہ سب نے مجھے چھوڑ دیا۔ کاشکہ انھیں اسکا حساب نہ دینا پڑے۔ مگر خداوند میرا مددگار تھا اور اس نے مجھے طاقت بخشی تاکہ میری معرفت پیغام کی پوری منادی ہوجائے اور سب غیر قومیں سن لیں اور مَیں شیر کے منہ سے چھڑایا گیا'' (2 تیمتھیس 4:16-17)

ان دو آیات پر غور کرتے ہیں۔ خدا پولس کی مدد کیلئے اسکے ساتھ تھا۔ لیکن اگر پولس کڑواہٹ اور معاف نہ کرنے کی روح سے بھرا ہوتا تو خدا کبھی بھی اسکی مدد نہ کرتا۔ کیونکہ جب ہم معاف نہیں کرتے تو خدا سے جدا ہوجاتے ہیں۔ بے شک وہ ہمیں نہیں چھوڑتا لیکن نور اور تاریکی کی آپس میں رفاقت ممکن نہیں ہے۔ اس طرح ہم معاف نہ کرتے ہوئے خدا کی حضوری کو اپنی زندگی سے خارج کردیتے ہیں۔ لیکن پولس نے خدا کی حضوری کا تجربہ کیا کیونکہ وہ اسکا تابعدار رہا۔ پولس نے یہ بھی بتایا کہ وہ شیر کے منہ سے چھڑایا گیا ہے۔ اور یہ شیر ابلیس ہے جس نے لوگوں کو پولس کے خلاف برائی کیلئے استعمال کیا تاکہ اسے نقصان پہنچایا جاسکے۔ جب ہم تابعداری کرتے ہوئے جلد سے جلد ان لوگوں کو معاف کردیتے ہیں جنھوں نے ہمارے ساتھ برائی کی ہو تو ہمیں ابلیس کے خلاف قوت اور اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔ پولس رسول نے اپنے ایک خط میں ایک دوسرے کو معاف کرنے کی تعلیم دی ہے تاکہ ابلیس کا داؤ ہم پر نہ چل سکے (2 کرنتھیوں 2:10-11)۔ کیا ابلیس کو آپ پر دوسروں کو معاف نہ کرنے کی وجہ سے برتری حاصل ہے؟ اگر ایسا ہے تو آپ اپنا رویہ درست کریں اور خدا کی تابعداری کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو معاف کریں جنھوں نے آپکے ساتھ برا کیا ہے۔ اب وقت ہے کہ آپ خود سے ایک سوال پوچھیں، ''کیا آپ کے دل میں نفرت ہے یا نفرت نے آپکو گھیر رکھا ہے؟''

بارہ شاگرد جو مسلسل ایک ساتھ سفر کرتے تھے انھیں بھی بار بار ایک دوسرے کو معاف کرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ جب ہم کچھ مخصوص لوگوں کے ساتھ بہت سا وقت گزارتے ہیں شاید ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہمارے سر پر سوار ہوتے جارہے ہیں اور وہ جان بوجھ کر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کی بدولت ہم جھنجھلاہٹ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ وہ صرف

سادگی میں اپنی حرکات وسکنات کررہے ہوتے ہیں اور ہم صرف انکی ہر وقت کی موجودگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ میَں سمجھ سکتی ہوں کہ بارہ شاگردوں کیلئے یہ کس قدر مشکل ہوگا جو تین سال تک مسلسل ایک دوسرے کے ساتھ رہے۔ انکی شخصیات متضاد تھیں۔ لیکن انھیں بھی ہماری طرح ہی سیکھنا تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ کیسے مل جل کر رہا جائے۔ ایک مرتبہ پطرس نے یسوع سے پوچھا کہ وہ اپنے بھائی کو کتنی مرتبہ معاف کرے (متی 21:18)۔ یہ بات کافی مزاحیہ سی ہوگی کہ اگر ہم کچھ دیر کیلئے سوچیں کہ پطرس اپنے بچپن میں کسقدر غصے میں آجاتا ہوگا اور اسکے والدین پیار سے اسے سمجھاتے ہوں گے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ مل کر کھیلے اور اچھا برتاؤ کرے۔ شاید ہم تصور کر سکتے ہیں کہ پطرس غصے سے لال ہو کر اپنے بھائی سے کہتا ہوگا "ابھی تو تمہیں میَں نے بخشا تھا! آخر مجھے تمہیں کتنی مرتبہ معاف کرنا پڑے گا؟"

آپکے خیال میں یسوع کا ایک شاگرد ایسا رویہ اختیار کر سکتا تھا؟ یہ بارہ شاگرد کسی بھی طور سے کسی اور انسان سے مختلف نہیں تھے۔ وہ ہماری ہی طرح عام انسان تھے۔ خدا کی تابعداری کرنے کے تعلق سے انکا جذباتی ردعمل بھی ہماری ہی طرح ہوتا تھا۔ وہ بھی بغاوت اور زدی پن محسوس کرتے تھے۔ انھیں بھی دوسرے انسانوں کی طرح اپنے جسم سے لڑنا پڑتا تھا تاکہ وہ ان سب چیزوں پر غالب آئیں۔ اس لئے اگر معاف کرنے کے تعلق سے آپکو مشکلات کا سامنا پیش آرہا ہے تو مایوس نہ ہوں۔ میَں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتی ہوں جسے دوسروں کو معاف کرنا آسان محسوس ہوتا ہو۔ لیکن ہم خدا کی مدد سے ایسا کر سکتے ہیں۔

دوسروں کو پیار کرنے کی صلاحیت

ہماری دوسروں کو پیار کرنے کی صلاحیت اس وقت ماند پڑ جاتی ہے جب ہم معاف نہیں کرتے اور ناراض رہتے ہیں۔ میَں نے دوسروں کو پیار کرنے کی اہمیت کے تعلق سے دو کتب تحریر کیں ہیں۔ اور اسکی وجہ ظاہری ہے کہ ہمیں اس بات پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پیار دنیا کی سب سے خوبصورت چیز ہے۔ اسکے بغیر زندگی پھیکی اور بے رونق ہے۔ اور ہم ہر وقت اپنی ذات کے قیدی بن کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا یہ سب کچھ پہلے سے جانتا تھا۔ اس لئے اُس نے یسوع مسیح

کی صورت میں ہمیں اس بھیانک زندگی سے فرار کا راستہ بتایا۔

''اور وہ اسلئے سب کے واسطے موا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اسکے لئے جو انکے واسطے موا''(2 کرنتھیوں 15:5)

میرے لئے یہ ایک خوبصورت آیت ہے۔ یسوع مسیح ہمارے لئے اس لئے مر گیا تا کہ ہم اپنی خودی کی قید سے آزاد ہو جائیں۔ جب ہم دوسروں کو معاف نہیں کرتے تو اسکا مطلب ہے کہ ہم خودی سے بھرے ہیں۔ ہم صرف یہ سوچتے رہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کتنا برا سلوک کیا گیا۔ یا یہ کہ کسی نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیوں نہیں جیسا کہ انھیں کرنا چاہیے تھا۔لیکن سوچیں کہ اس وقت آپ کیسا محسوس کریں گے اگر آپ یہ سوچنا شروع کریں کہ جس شخص نے ہمیں دکھ پہنچایا ہے وہ ایسا کر کے خدا کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہے؟ ہمیشہ دوسروں کے بارے میں سوچنا ہمیں ہماری ذات اور خودی سے آزاد کرتا ہے۔ یسوع مسیح اس لئے مر گیا تا کہ ہم آگے کو ناراضگی اور کڑواہٹ میں زندگی نہ گزاریں۔ یہ کسقدر بڑی خوشخبری ہے! شاید اس بات کو قبول کرنا مشکل لگتا ہو۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسروں کو معاف نہ کرنا سراسر خود غرضی ہے۔ کیونکہ ہم صرف یہ سوچتے اور محسوس کرتے رہتے ہیں کہ میرے ساتھ کسقدر برا سلوک ہوا اور مجھے کتنا برا لگا۔ یہ درست ہے کہ آپکو حقیقت میں دکھ پہنچایا گیا ہو اور آپ سے ناانصافی کی گئی ہو۔لیکن صرف اپنے بارے میں سوچتے رہنے سے ہماری کوئی مدد نہیں ہوگی اور نہ ہی ہمارا درد کم ہوگا۔ جب خدا کہتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو جلد سے جلد معاف کریں تو شاید یہ محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں اس سے بڑی ناانصافی اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہم اپنے مجرم اور ستانے والے کو معاف کر دیں۔ لیکن خدا جانتا ہے کہ صرف اسی طریقے سے ہم اپنے ماضی اور دکھ کو بھلا کر آگے بڑھ سکتے ہیں اور ایک اچھی زندگی گزارنے کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔

مَیں نے یہ دریافت کیا ہے کہ مَیں ایک وقت میں خوش اور خود غرض نہیں ہوسکتی۔ اس لئے مَیں خوش رہنے کا انتخاب کرتی ہوں۔ اسکے لئے مجھے اپنے بارے میں بھول کر دوسروں کو معاف کرنا پڑے گا اور لوگوں تک پہنچنا ہوگا۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ ہم محبت کو پہن لیں:

(کلسیوں 14:3)

"اوران سب کے اوپر محبت کو جو کمال کا پٹکا ہے باندھ لو"

اس آیت کا سادہ سا مطلب ہے کہ ہم محبت کیلئے بلائے گئے ہیں اور یہ کام ہم ارادتاً کرتے ہیں۔میں آپکی حوصلہ افزائی کروں گی کہ اگر ہر روز کوئی شخص آپکو دکھ پہنچاتا ہے تو آپ ہر روز اسے معاف کریں۔آپ ایسا کرنے میں دیر نہ کریں اور نہ ہی کسی ناخوشگوار بات کے ہونے کا انتظار کریں۔ کیونکہ بعد میں اپنے جذبات سے لڑنا آپکے لئے مشکل ہوجائے گا۔اس لئے اپنے ذہن کو اس بات کیلئے تیار رکھیں۔اور یہ تیاری محبت بھری زندگی بسر کرنے کی ہے۔

میگی انیس برس کی تھی جب اسکی شادی جیمز سے ہوگئی۔اسکی زندگی کا صرف یہی مقصد تھا کہ وہ شادی کرے اور اپنا خاندان آباد کرے۔وہ پیدا ہی اس لئے ہوئی تھی کہ گھریلو زندگی بسر کرے۔اور اسکا آغاز کرنے کیلئے مزید انتظار نہیں کرسکتی تھی۔میگی نے جس گھر میں پرورش پائی تھی وہاں اسے بے پناہ پیار اور شفقت ملی تھی۔لیکن دوسری طرف جیمز اِس قیمتی چیز سے محروم رہا تھا۔اور افسوس کی بات یہ تھی کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ دوسروں کو پیار کیسے دیا جاتا ہے۔میگی ظاہری اور جسمانی شفقت کی کمی محسوس کرنے لگی۔اگرچہ جیمز حقیقت میں میگی سے بہت پیار کرتا تھا۔لیکن وہ میگی کو اسوقت تک نہیں چھوتا تھا جب تک کہ اسکا مقصد جنسی ملاپ نہ ہو۔وہ گھر کے کاموں میں بھی اسکا ہاتھ نہیں بٹاتا تھا اور بچوں کو سنبھالنے میں کوئی مدد نہیں کرتا۔اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے باپ کو کبھی بھی ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔جیمز کا باپ کرسی پر بیٹھا رہتا جبکہ اسکی ماں بس انتظار ہی کرتی رہتی تھی کہ کب وہ اٹھ کر اسکی مدد کرے گا۔اس لئے جیمز بھی میگی سے ایسی ہی توقع کرتا تھا۔چونکہ میگی ایک اچھی بیوی بننے کیلئے بہت پرجوش تھی اس لئے وہ جیمز کیلئے ہر کام کرتی اور اسطرح اس نے جیمز کی ساری توقعات کو غیر ارادی طور پر پورا کرنا شروع کردیا۔پچیس سال گزر جانے کے بعد چار بچوں اور شوہر کی خدمت کرتے ہوئے میگی تھک گئی۔اس نے خاندان کو بہت کچھ دیا تھا لیکن وہ محسوس کرتی تھی کہ اسکے بدلے میں اسے کچھ زیادہ نہیں ملا۔اگرچہ میگی نے جیمز سے کافی مرتبہ اس تعلق سے بات کی لیکن اس نے جیمز کے منہ سے کبھی بھی حوصلہ افزائی اور تعریف کا کوئی جملہ نہیں سنا تھا۔ایس لگتا تھا کہ وہ بدلنے کیلئے بالکل بھی تیار نہ تھا۔اسکے خیال میں میگی صرف جذباتی ہے اور یہ بات اس نے میگی کو بھی

بتائی!

ہر سال کے بیت جانے پر میگی کا غصہ اور ناراضگی بڑھتی گئی۔ وہ ناراض تھی۔ اس طرح اسکے اور جیمز کے درمیان جدائی کی دیوار کھڑی ہوگئی۔ میگی کے پاس کڑاہٹ، ناراضگی اور معاف نہ کرنے کا بہت بڑا مقدمہ تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکی خوشی ختم ہوتی جارہی تھی۔ اپنے حالات کی سنگینی میں وہ اس مقام پر پہنچ گئی جب اس نے یہ جان لیا کہ یا تو وہ جیمز کے رویے کیلئے خدا کی طرف رجوع کرے یا پھر عمر بھر جلنے اور کُڑھنے میں گزار دے۔ اس نے یہ بھی جان لیا کہ اس نے نا صرف جیمز بلکہ اپنے بچوں کو بھی موقع فراہم کیا تا کہ وہ اسکا ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ اس نے حد سے زیادہ انکے کیلئے کام کیا تھا۔ وہ سوچتی تھی کہ وہ ایک اچھی ماں ہونے کا فرض نبھا رہی ہے۔ لیکن حقیقت میں اس نے خود ہی اپنے خاندان کو سست اور کاہل بنا دیا تھا۔ اور وہ اسکی قدر بھی نہیں جانتے تھے۔

وہ جانتی تھی کہ حالات کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس نے پریشان ہونے کی نسبت اپنا خیال رکھنا شروع کر دیا۔ وہ اپنے خاندان کا بھی خیال کرتی تھی لیکن اب وہ انکے لئے وہ کام نہیں کرتی تھی جو وہ خود بھی کر سکتے تھے۔ اس نے حقیقت میں اپنے بچوں کو سمجھایا کہ اس سے بہت سی غلطیاں ہوئیں ہیں لیکن اب کچھ چیزوں کا بدلنا ضروری ہو گیا ہے۔ اس نے انھیں بتایا کہ اب اسکی ان سے کیا توقعات ہیں اور یہ بھی بتایا کہ اگر وہ اپنے حصے کے فرائض سرانجام نہیں دیں گے تو اسکے نتائج کا بھی انھیں سامنا کرنا پڑے گا۔ میگی نے وہ کام کرنے شروع کیے جنکو کرنے سے وہ لطف اندوز ہوتی تھی۔ جب جیمز اور بچے شکایت کرتے تو وہ پیار سے کہتی کہ میرا بھی زندگی پر حق ہے کہ کچھ لطف اٹھاؤں۔ اور وہ سادگی سے وہی کرتی رہی جسکی خدا نے اسے بطور انسان اجازت دی تھی۔ اس طرح کے اقدامات اٹھانے سے وہ اپنی کڑواہٹ پر غالب آتی گئی۔ لیکن وہ پھر بھی چاہتی تھی کہ جیمز زیادہ پیار کرنے والا ہو۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ کام اب خدا ہی کر سکتا ہے کہ جیمز تبدیل ہو۔ جیمز ایک اچھا شخص اور خاندان کیلئے ہر چیز مہیا کرنے والا تھا۔ اور کئی لحاظ سے وہ ایک اچھا شوہر بھی تھا۔ اس لئے میگی نے اسکے منفی نکات پر غور کرنے کی بجائے مثبت اعمال پر دھیان کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ چاہتی کہ جیمز گھر یا بچوں کی دیکھ بھال کے تعلق سے کوئی کام کرے تو وہ غصے میں آنے کی بجائے جیمز کو کہتی کہ وہ

فلاں کام کردے۔ کیونکہ جب تک وہ کچھ کہتی نہیں تھی جیمز ٹس سے مس نہیں ہوتا تھا۔ خواتین کی فطرت ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ مرد حضرات محسوس کریں کہ کیا کیا جانا چاہیے۔ لیکن مرد حضرات اکثر شکایت کرتے ہیں کہ وہ جادوگر نہیں کہ دوسروں کے ذہن کو پڑھ لیں۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہتی ہو کہ مَیں کچھ کروں تو سادہ سی بات ہے کہ تم مجھے خود ہی کیوں نہیں بتا دیتی۔

اس طرح کی تبدیلیاں میگی کیلئے شاندار ثابت ہوئیں۔ ہر وقت اپنے بارے میں سوچنے اور یہ سوچنے کی نسبت کہ جیمز اسکے لئے کیا نہیں کر رہا ہے، اس نے جیمز کیلئے دعا کرنا شروع کر دی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھتی ہے کہ جیمز کی پرورش ایک مثالی گھر میں نہیں ہوئی۔ میگی کی زندگی کی کہانی ابھی جاری ہے۔ لیکن وہ پہلے نسبت بہت زیادہ خوش رہتی ہے۔ اور گذشتہ چند ماہ میں جیمز نے اسکی تعریف بھی کی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ دونوں اب بہتری کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ اور یہ اس بات کی گواہی ہے کہ خدا کا طریقہ واقعی کارآمد ہے۔

ایمان دب جاتا ہے

جیمز کیلئے دعا کرنے سے پہلے ضروری تھا کہ میگی اپنے دل کو صاف کر کے جیمز کو معاف کرتی۔ ایمان اس وقت تک بیکار ہے جب تک ہم دوسروں کو معاف نہیں کر دیتے۔ مَیں سوچتی ہوں کہ دنیا میں لاکھوں لوگ دوسروں کیلئے دعا کرتے ہوں گے کہ وہ بدل جائیں لیکن انکی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ کیونکہ وہ ناراضگی کو دل میں رکھ کر دعا کرتے ہیں۔

> ”اور جب کبھی تم کھڑے ہوئے دعا کرتے ہو اگر تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو تا کہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ بھی معاف کرے۔ اور اگر تم معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ بھی معاف نہ کریگا“ (مرقس 11:25-26)

ایمان اس وقت کام کرتا ہے جب اسے محبت کی قوت اور ایندھن میسر ہو (گلتیوں 6:5)۔ ایمان کی اپنی کوئی قوت نہیں۔ یہ قدرت سے خالی ہے جب یہ محبت سے خالی ہو۔

کاش لوگ اس پر بات پر ایمان لے آئیں تو انکی کڑواہٹ رحم اور معافی میں بدل جائے گی۔ آئیں اس بات کو سیکھ لیں کہ جب لوگ دوسروں کو دکھ پہنچاتے ہیں تو حقیقت میں وہ خود کو زیادہ تکلیف پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ کاش کے یہ سچائی ہمارے دلوں میں بس جائے اور ہم دکھ اٹھانے والے لوگوں کیلئے رحم اور ترس سے بھر جائیں۔

معاف نہ کرنے کے نتائج کا مختصر خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

جب ہم معاف کرنے سے انکار کرتے ہیں تو حقیقت میں خدا کے کلام کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ہم ابلیس کیلئے دروازہ کھول دیتے ہیں اور ہر قسم کی مشکلات ہماری زندگی میں داخل ہو جاتی ہیں۔

ہم دوسروں کیلئے اپنے پیار کو روک دیتے ہیں۔

ہمارا ایمان دب جاتا ہے اور دعاؤں کے جواب رک جاتے ہیں۔

ہم پریشان ہو جاتے ہیں اور اپنی خوشی کھو دیتے ہیں۔

ہمارا رویہ زہر آلودہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ زہر ہم دوسروں میں منتقل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

اپنی کڑواہٹ سے بھرے رہنے کے نتائج یقین اس قابل نہیں کہ ہم ایسا رویہ اپنائے رکھیں۔ معاف نہ کرنے کے شدید نقصانات ہیں۔ اس لئے خود پر رحم کریں اور دوسروں کو معاف کریں!

باب 10

مَیں معاف کرنا چاہتا ہوں، لیکن نہیں جانتا کہ کیسے کروں

کسی بھی شخص کو یہ بتانا تو آسان ہے کے جس نے آپکو تکلیف پہنچائی ہے اسے معاف کردیں۔لیکن ایسی صورتحال میں کیا کیا جائے جب وہ یہ جانتے ہی نہیں کہ معاف کیسے کیا جائے؟ ایسے لوگوں کے تعداد کم نہیں ہوتی جو میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکے لئے دعا کی جائے تا کہ وہ اپنے ستانے والوں کو معاف کرسکیں۔ وہ مخلص تو ہوتے ہیں لیکن اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔میَں نے ایک طریقہ کار اور لائحہ عمل تیار کیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ لوگ اس عمل سے گزر کر دوسروں کو معاف کرنے کے قابل ہوسکیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔

دعا ایک اہم جزو ہے۔لیکن صرف دعا کافی نہیں ہے۔ دعا کے علاوہ کچھ کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہم دوسروں کو معاف کرسکیں۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن عموماً ہم اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں۔ پھر ہم الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں کہ ہماری دعا کا جواب کیوں نہیں ملا۔مثال کے طور پر ایک شخص کو ملازمت کی تلاش ہے اور وہ خدا سے دعا کرتا ہے کہ اسے ملازمت مل جائے۔لیکن اسے دعا کے ساتھ باہر جانا پڑے گا اور مختلف جگہوں پر درخواست بھی دینی پڑی گی تا کہ وہ کامیاب ہو سکے۔یہی اصول معاف کرنے کے تعلق سے بھی لاگو ہوتا ہے۔

خواہش

اپنے دشمنوں کو معاف کرنے کیلئے پہلا قدم اپنے اندر معاف کرنے کی شدید خواہش رکھنا ہے۔خواہش ہماری مدد کرتی ہے کہ ہم وہ کچھ کرسکیں تا کہ ہم اپنی منزل تک پہنچ جائیں۔ایک شخص جو

پچاس پونڈ وزن کم کرنا چاہتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کیلئے شدید خواہش رکھے ورنہ ایسا کرنا بالکل بھی ممکن نہ ہوگا۔لیکن کیوں؟ کیونکہ اسے خواہش کی ضرورت ہے تا کہ وہ اپنی منزل کی جانب بڑھتا رہے۔ یا پھر اسے ایسی خوراک کھانے کی خواہش پر غالب آنا پڑے گا جس سے موٹاپا بڑھتا ہے۔ میری ایک دوست ہے جس نے حال ہی میں ساٹھ پونڈ وزن کم کیا ہے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے اسے ایک سال لگا اور سارا سال اسے ضبط نفس سے کام لینا پڑا۔لیکن اب بھی اسے مسلسل ضبط نفس کی ضرورت ہے تا کہ وہ دوبارہ کھانے پینے کی بری عادات کی طرف نہ لوٹ جائے۔آخر ایسی کونسی چیز ہے جو اسے متحرک کرتی ہے؟ اگرچہ وہ چاہتی ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ خوراک زیادہ سے زیادہ کھائے۔لیکن اسکی صحت مند رہنے اور وزن کو مناسب رکھنے کی خواہش کئی گناہ زیادہ ہے۔

مَیں جانتی ہوں کہ ہم اس حقیقت کا سامنا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم سب وہی کرتے ہیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں اگر ہماری اس کام کو کرنے کی خواہش نہایت شدید ہو۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مَیں یہ نہیں کرسکتا۔تو اسکا مطلب دراصل یہ ہوتا ہے کہ مَیں یہ کرنا نہیں چاہتا۔ہم میں سے کوئی بھی اپنے مسائل کی ذمہ داری اٹھانے سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔ہم کوشش کرتے ہیں کہ الزام تراشی کریں یا بہانے بنانا پسند کرتے ہیں۔یہ دونوں کام ہمیں آزادی نہیں دلا سکتے۔جب لوگ ملازمت سے ریٹائر ہونے کی عمر تک پہنچتے ہیں تو وہ اپنی باقی زندگی کیلئے کافی حد تک روپیہ پیسہ جمع کر لیتے ہیں۔لیکن ایسا کرنے کیلئے کئی سال تک ضبط نفس کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔اور اسکی وجہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی شدید ترین خواہش ہے۔انھیں کچھ چیزوں کو خریدنے سے انکار کرنا پڑتا ہے تا کہ وہ مستقبل کیلئے کچھ بچت کرسکیں۔

شدید خواہش زندگی کے ہر شعبہ میں معاون ثابت ہوتی ہے۔اسی طرح کڑواہٹ، ناراضگی اور دوسروں کو معاف نہ کرنے سے بچنے کیلئے بھی شدید ترین خواہش کی ضرورت ہے۔اگر آپکے اندر خواہش نہیں ہے تو خدا سے دعا کریں کہ وہ آپکو خواہش دے تا کہ آپ کامیاب ہوسکیں۔

میرے دل میں اپنے باپ کو معاف کرنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔جس نے مجھے کئی سالوں تک زیادتی کا نشانہ بنایا۔لیکن میرے اندر اس وقت خواہش پیدا ہونا شروع ہوئی جب مَیں نے

خدا کے کلام کا مطالعہ شروع کیا۔ اور جب مَیں نے ایسا کرنا شروع کیا تو مَیں نے جان لیا کہ معاف کرنے کی کیا اہمیت ہے۔ اور یہ خدا کی مرضی ہے کہ مَیں ایسا ہی کروں۔ مَیں نے جان لیا کہ میرے گناہ جو کہ بہت زیادہ تھے خدا نے معاف کیے ہیں۔ اور جب وہ مجھ سے یہ تقاضا کر رہا ہے کہ مَیں اپنے باپ کو معاف کروں تو مجھے بھی ویسا ہی کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا کے کلام نے میرے اندر ایسا کرنے کی خواہش کو بھڑکا دیا تا کہ مَیں خدا کی تابعداری کرنے کے قابل ہوسکوں۔ اگر آپکے دل میں اپنے دشمنوں کو معاف کرنے کی کوئی خواہش نہیں تو آپ اس تعلق سے خدا کے کلام اور حوالہ جات کا مطالعہ کریں۔ میرا ایمان ہے کہ آپکا دل بدل جائے گا۔ اور آپ دوسروں کو معاف کرنا چاہیں گے۔ اور جب آپکے اندر یہ خواہش پیدا ہو جائے تو اسکا مطلب ہے کہ آپکے اندر دوسروں کو معاف کرنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

فیصلہ

جب آپکے اندر معاف کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے تو دوسرا قدم ہے فیصلہ کرنا کہ آپ حقیقت میں ایسا ہی کریں گے۔ یہ فیصلہ جذباتی نہیں ہونا چاہیے۔ آپکا یہ فیصلہ مضبوط اور معیاری فیصلہ ہونا چاہیے۔ جب آپ اس قسم کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپکے بدلتے جذبات آپکے فیصلے کو تبدیل نہیں ہونے دیتے۔ یہ ایک مضبوط اور مستحکم فیصلہ ہے جو آپکی مدد کرتا ہے کہ آپ دوسروں کو معاف کرتے رہنے کا طرز زندگی اپنائے رکھیں۔ اس فیصلے کے بعد یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ جیسا محسوس کر رہے ہیں وہ احساس یکدم ختم ہو جائے۔ اور اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ آئندہ کو آپ کبھی بھی معاف کرنے کے تعلق سے مشکلات کا شکار نہیں ہوں گے۔ کچھ لوگوں کو بار بار ایک ہی بات کیلئے دوسروں کو معاف کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ ہم معاف کریں اور اس احساس کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیں گے کہ ہم کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

میرا باپ اپنی تمام تر عادات و حرکات میں بہت سخت مزاج تھا۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ مَیں بھی کافی حد تک اپنے باپ کی طرح بنتی جا رہی تھی۔ وہ اس دنیا میں آخری شخص ہوگا جسکی طرح

میَں بننا پسند کرونگی۔لیکن حقیقت میں میَں کئی باتوں میں اپنے باپ کی مانند تھی۔میری حرکات اور لہجہ اکثر ترش رہتا تھا۔جن سالوں میں خدا میری زندگی میں کام کر رہا تھا تو میرا دل نرم پڑتا جا رہا تھا۔لیکن میَں جانتی تھی کہ ڈیو کو مجھے بار بار معاف کرنا پڑتا ہے۔مجھے شفاء پانے میں وقت لگا اور ڈیو کو اس بات کیلئے بہت صبر کرنے کی ضرورت تھی۔لیکن خدا کا شکر ہے اسے یہ کام اپنے زور اور بل بوتے پر نہیں کرنا تھا۔خدا نے اسے فضل دیا تاکہ وہ میری کمزوریوں اور غلطیوں کو برداشت کر سکے۔اسی طرح سے خدا آپکو بھی فضل بخشے گا تاکہ آپ دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر سکیں۔

بعض اوقات مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے جو بالکل ویسا ہی رویہ رکھتے ہیں جیسا کہ کبھی میرا ہوا کرتا تھا۔اور مجھے خود کو یاد دلانا پڑتا ہے کہ کسطرح ڈیو نے میرے ساتھ برتاؤ کیا اور اب مجھے بھی ویسا ہی کرنے کی ضرورت ہے۔ایسا کرنا آسان نہیں ہے۔اور اکثر میرا دل بھی نہیں چاہتا لیکن میَں نے مضبوط فیصلہ کر رکھا ہے کہ میَں خدا کے کلام کی تابعداری کروں گی اور کڑواہٹ اور ناراضگی میں زندگی بسر نہیں کروں گی۔معافی وہ خوبصورت تحفہ ہے جو خدا ہمیں پیش کرتا ہے۔اور جب ہم یہی تحفہ دوسروں کو پیش کرتے ہیں تو اسکی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ہماری خوشی بڑھ جاتی ہے اور ہم اپنی زندگی کیلئے قوت حاصل کرتے ہیں۔

خدا اپنے کلام کے وسیلہ سے ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ ہم راست زندگی بسر کریں۔لیکن وہ کبھی بھی ہم سے زبردستی نہیں کرتا کہ ہم ایسا کریں۔وہ اس بات کا فیصلہ کرنے کا حق ہماری جھولی میں ڈال دیتا ہے۔میَں اکثر اس بات کی خواہش کرتی ہوں کہ کاش میَں جن لوگوں سے پیار کرتی ہوں انھیں راست زندگی گزارنے کے قابل بنا دوں۔لیکن تب خدا مجھے یاد دلاتا ہے کہ اس نے ہم سب کو آزاد مرضی اور چناؤ کا اختیار دیا ہے۔اور خدا اس بات کی یقیناً خواہش رکھتا ہے کہ ہم راستی کا ہی انتخاب کریں تاکہ ہم زندگی سے خوش ہو سکیں جسکی خاطر مسیح نے اپنی جان دی تھی۔

ہم جب بھی خدا کے کلام کی تابعداری کرتے ہیں تو ہم حقیقت میں خود پر رحم کرتے ہیں۔کیونکہ خدا جو کچھ ہمیں کرنے کو کہتا ہے وہ ہمارے ہی فائدے کیلئے ہوتا ہے۔اس لئے میَں خود کو یہ بات اکثر یاد دلاتی رہتی ہوں جب کبھی خدا مجھے وہ کام کرنے کو کہتا ہے جسے کرنا مجھے مشکل محسوس ہوتا

ہے۔ہم سب کو شخصی طور پر چناؤ کرنا ہے۔ کوئی بھی ہمارے خاطر ہمارے لئے فیصلہ نہیں کرسکتا۔اس لئے میَں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ آج آپ دوسروں کو معاف کرنے کا مضبوط اور اچھا فیصلہ کریں۔ جب آپ ایسا کرلیں گے تو آپ دوسروں کو معاف کرنے کے اگلے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے۔

انحصار

دوسروں کو معاف کرنے کے عمل میں اگلا مرحلہ پاک روح کی مدد پر انحصار کرنا ہے۔ تا کہ وہ آپکی اس فیصلے پر کاربند رہنے اور آگے بڑھنے میں مدد کرتا رہے۔صرف فیصلہ کرلینا ہی کافی نہیں ہے۔ یہ اہم بات ضرور ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ کیونکہ صرف آپکی قوتِ ارادی آپکے کام نہیں آئے گی۔ہمیں خدا کے روح کی الٰہی قوت کی بھی ضرورت ہے جو ہمارے اندر رہتا ہے اور ہماری مدد کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے تا کہ ہم خدا کی تابعداری کرسکیں۔

خدا کی بادشاہت میں اپنی ذات پر انحصار اور خودمختاری کوئی اتنی اچھی خوبی نہیں ہے۔اور یہ ہمارے کام بھی نہیں آتی۔ہم اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کو وہ بڑھیں تا کہ وہ خومختار اور آزاد ہوں۔لیکن روحانی عالم میں ہم جتنا زیادہ خدا میں بڑھتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ خدا پر ہمارا انحصار بڑھتا جاتا ہے۔ جب ہم خدا کے ساتھ شخصی تعلق کے حوالے سے اس خاص بات کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہم الجھن اور پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔خدا کبھی بھی جسم کے کاموں میں برکت نہیں بخشتا۔یعنی وہ کام جو ہم خدا کی مدد کے بغیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اگرچہ ہم خدا کی تابعداری کرنے کی سخت محنت اور کوشش کرتے ہیں تو بھی ہمیں خدا پر بھروسا اور انحصار کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکیں۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ ہم اپنی سب راہوں میں خدا کو پہچانیں(امثال 6:3)۔اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے ہر کام میں اسے دعوت دینے کی ضرورت ہے اور اسے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اسکے بغیر ہماری کامیابی ممکن نہیں ہے۔ چونکہ بطور انسان ہم خود انحصاری کی فطرت رکھتے ہیں۔اور ہمیں اچھا لگتا ہے کہ ہم اپنے لئے خود کچھ کریں۔ اسلئے خدا پر انحصار کا رویہ اپنانا ہمیشہ

آسان نہیں ہوتا۔

زکریاہ 4:6 میں خدا فرماتا ہے کہ ہم اپنے زور اور طاقت سے جنگ نہیں جیت سکتے۔ یہ خدا کا پاک روح ہے جو ہمیں فتح بخشتا ہے۔ خدا ہمیں فضل دیتا ہے۔ اور خدا کا فضل وہ قوت ہے جو ہماری مدد کرتا ہے تاکہ ہم وہ کر سکیں جو ہمیں کرنے کی ضرورت ہے۔

"میَں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میَں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا 5:15)

میرا ایمان ہے کہ یوحنا 5:15 بائبل مقدس کی اہم ترین آیت ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس آیت کو سمجھیں۔ کیونکہ بہت سی دوسری باتوں کا انحصار اس آیت کو سمجھنے سے ہے۔ اس آیت کا مطلب ہے کہ اگر خدا چاہتا ہے کہ ہم کچھ کریں یا وہ ہمیں کچھ کرنے کو کہتا ہے تو ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک اس کام کو کرنے کیلئے ہم خدا پر انحصار اور بھروسا نہیں کرتے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اچھا پھل پیدا کریں۔ اور یہ ہم اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اس پر مکمل انحصار نہیں کرتے۔ دوسروں کو جلد از جلد معاف کرنا اچھا پھل ہے اور خدا کے نزدیک یہ پسندیدہ بات ہے۔ لیکن ہم یہ اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم خدا سے ایسا کرنے کیلئے قوت نہیں مانگتے۔

کیا آپ الجھن اور مایوسی کا شکار ہیں کیونکہ آپ کچھ ایسا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو آپ سے نہیں ہو پا رہا۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہے کہ وہ کام جو آپ کر رہے ہیں اچھا ہے اور آپکو وہی کرنا چاہیے۔ لیکن اسکے باوجود آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو رہے؟ ہوسکتا ہے کہ آپکا مسئلہ خود انحصاری ہو۔ ہم کچھ کام کسی بھی مدد کے بغیر کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ اسکی وجہ سادہ سی ہے کہ ہم اپنے اوپر فخر کرنا چاہتے ہیں اور سارا اجلال بھی لے لینا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی کامیابیوں کیلئے اسکی ستائش اور شکر کریں۔ کیونکہ یہ خدا ہی ہے جس نے ممکن کیا کہ آپ کامیاب ہو سکیں۔ آپ ہم صرف برتن ہے جنکو وہ استعمال کرتا ہے۔ ہم اچھا کام کرنے کی خواہش کرتے ہیں لیکن اسکے باوجود ہم بار بار ناکام ہو جاتے ہیں۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ روح تو مستعد ہے لیکن جسم کمزور ہے (متی 41:26)۔ اس

لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس بات کو سیکھیں۔ اس طرح ہم خدا کے حضور دعا میں مدد حاصل کرنے کیلئے تیار ہوں گے تا کہ ہر کام جو ہم شروع کریں اس میں خدا کی مدد اور قوت شامل ہو۔ اسکے علاوہ ہم بے وجہ کی الجھن اور ناکامیوں سے بھی بچ جائیں۔ اپنے دفتر میں ہم نے ہزاروں کی تعداد میں ٹیلی وژن کیلئے پروگرام ریکارڈ کروائیں ہیں۔ لیکن اسکے باجود ہم ہر مرتبہ خدا کے حضور خود کو پیش کرتے ہیں تا کہ وہ ہماری مدد کرے۔ مجھے یہ بات سمجھنے میں کئی سال لگ گئے کہ ہماری اپنی کوشش اور جسمانی کام کبھی بھی ہمیں کامیابی کی طرف نہیں لے کر جاتے۔ کامیابی کی صرف ایک ہی کنجی ہے اور وہ ہے خدا پر انحصار اور بھروسا۔

مجھے یاد ہے جب میں کلیسیاء میں پیغام سننے جایا کرتی تھی۔ کلام قدرت سے بھرپور ہوتا تھا اور مجھے قائلیت ملتی کہ مجھے تبدیل ہونے کی ضرورت ہے۔ پھر جب میں گھر واپس جاتی اور خود کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتی، لیکن میَں ہر مرتبہ ناکام ہوجاتی۔ یہ بات میری لئے الجھن کا باعث تھی۔ جب تک کہ میَں نے یہ نہ جان لیا کہ میَں خدا کو اپنے منصوبے سے باہر نکال دیتی ہوں۔ میَں نے یہ تصور کررکھا تھا کہ چونکہ میَں خدا کی مرضی پورا کرنا چاہتی ہوں اس لئے میَں لازمی طور پر کامیاب ہوجاؤں گی۔ لیکن مجھے یہ سیکھنا تھا کہ جب تک میرا مکمل انحصار خدا پر نہیں ہوگا مجھے کامیابی ملنا ممکن نہیں ہوسکے گا۔ اور جب وہ میرے لئے کچھ کرے تو مجھے سارا جلال اسے ہی دینا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگ جو خدا سے سچ مچ پیار کرتے ہیں۔ لیکن وہ اکثر مایوسی کا شکار رہتے ہیں کیونکہ وہ اچھے مسیحی بننے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اسکی وجہ سچائی کو نہ جاننا ہے۔ میَں نے کئی سال اچھا بننے کی کوشش میں ضائع کردیے۔ بائبل مقدس خدا پر بھروسا اور انحصار کرنے کی اہمیت کے حوالہ جات سے بھری پڑی ہے۔ کلام مقدس میں ایسے لوگوں کی بھی مثال ہے جو خدا پر انحصار کرنے میں ناکام رہے۔ اور ایسے لوگوں کی بھی مثال ہے جنھوں نے خدا پر انحصار کیا اور وہ کامیاب ہوئے۔ یسعیاہ نبی نے لوگوں کو بتایا کہ وہ انسان پر بھروسا کرنا چھوڑ دیں جو کہ کمزور ہے اور اسکا دم محض اسکے نتھنوں میں ہے اور وہ بھی محدود مدت کیلئے (یسعیاہ 22:2)۔ خدا چاہتا تھا کہ اسکے لوگ فتح کیلئے اس پر انحصار کریں۔ یسعیاہ نبی کے وسیلہ خدا نے سادہ پیغام دیا کہ انسان پر بھروسا

کیوں کیا جائے جوخود کمزور ہے بر عکس اسکے خدا موجود ہے جس پر انحصار کیا جا سکتا ہے۔تو پھر اس پر بھروسا کیوں نہ کیا جائے؟ یرمیاہ نبی کا پیغام بھی کچھ فرق نہیں تھا۔ یرمیاہ نے بتایا کہ جو انسان پر بھروسا کرتا ہے وہ ملعون ہے۔ کیونکہ ہم خدا کو چھوڑ کر ایک کمزور انسان پر بھروسا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔لیکن ہم اس وقت بابرکت ہو جاتے ہیں جب ہم خدا پر بھروسا کرتے ہیں، انحصار کرتے ہیں اور اس پر مکمل اعتماد کرتے ہیں (یرمیاہ 7,5:17)۔

پولس رسول نے گلتیوں کے ایمانداروں سے پوچھا کہ وہ روح کے طور پر شروع کرنے کے بعد اب جسمانی طور پر کاملیت کے کیسے حاصل کر سکتے ہیں (گلتیوں 3:3)۔ظاہر ہے اسکا جواب نفی میں ہے۔ انکے لئے جسم میں اس کام کو پورا کرنا ممکن نہ تھا۔ پولس یہ بھی جانتا تھا کہ روحانی طور پر بلوغت تک پہنچنے کے بعد بھی اگر وہ پاک روح کی بجائے جسم پر انحصار کریں گے تو ناکام ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم بھی ایسا ہی کریں گے تو یقیناً ناکام ہوں گے۔ مثلاً اگر ہم خدا کی قدرت پر انحصار نہیں کریں گے تو ہم اپنے دشمنوں کو معاف کرنے میں بھی ناکام ہو جائیں گے۔

اب تک ہم دوسروں کو معاف کرنے کے عمل کے پہلے تین اقدامات یعنی خواہش، فیصلہ اور انحصار پر غور کر چکے ہیں۔ جب آپ ان تینوں مراحل سے گزر جاتے ہیں تو آپ اگلے مرحلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

دشمنوں کیلئے دعا کرنا

خدا چاہتا کہ ہم نہ صرف اپنے دشمنوں کو معاف کریں بلکہ انکے لئے برکت بھی چاہیں اور لعنت نہ کریں۔ واہ! کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ایسا کرنا ناانصافی پر مبنی ہے؟ کون ہے جو یہ دعا کرنا چاہے گا کہ اسکے دشمن کو برکت ملے؟ شاید ہم میں سے کوئی بھی ایسا کرنا نہیں چاہے گا اگر ہم خدا کے کلام کی نسبت اپنے جذبات کا خیال کرنے والے ہیں۔

"لیکن مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو۔ تا کہ اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے

سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے‘‘ (متی 5:44-45)

ان سب باتوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم لوگوں کو اجازت دیں کہ وہ ہمیں اپنے پاؤں تلے روندیں اور ہم انکے برے رویے کی درستگی کیلئے انکا سامنا نہ کریں۔ دشمنوں کو معاف کرنے کا تعلق ہمارے دلی رویے سے ہے اور یہ کہ ہم ان سے کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ یسوع نے کبھی بھی لوگوں سے بُرا برتاؤ نہیں کیا تھا حالانکہ اکثر اس سے بُرا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ حلیمی اور محبت کی روح سے انکا سامنا کرتا اور انکے لئے مسلسل دعا کرتا تھا۔ ہمیں برائی کے بدلے برائی اور لعنت کے بدلے لعنت کیلئے نہیں بلایا گیا (1 پطرس 3:9)۔ برعکس اسکے ہمیں ایسے لوگوں کی بھلائی، خوشی اور حفاظت کیلئے دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور یہ بھی کہ ہم سچائی سے ان سے پیار کریں اور ان پر ترس کھائیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان حالات میں یہی سوچ اپنانے کی ضرورت ہے کہ ہمارے دشمن اور ستانے والے بدی کر کے اپنے ساتھ ظلم کر رہے ہیں نہ کہ ہم یہ سوچیں کہ انھوں نے ہمارے ساتھ کیا کِیا۔ کوئی بھی شخص حقیقت میں ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر ہم خدا کی تابعداری میں چلنے والے ہیں اور اس پر انحصار اور بھروسا کرتے ہیں۔ شاید وہ ہمارے جذبات کو مجروح کر سکتے ہیں لیکن خدا ہمیشہ ہمیں شفاء دینے کیلئے موجود ہوگا۔

لوگوں کیلئے دعا کریں تاکہ وہ خدا سے اپنے رویے کے تعلق سے مکاشفہ حاصل کر سکیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے وہ دھوکے میں ہوں اور نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اپنے دشمنوں کیلئے برکت چاہیں اور انکے لئے اچھے الفاظ بولیں۔ انکے گناہوں کو ڈھانکیں اور عیب جوئی سے پرہیز کریں۔ میرا خیال ہے کہ دوسروں کو معاف کرنے کے عمل میں جو اہم ترین رکاوٹ انکے لئے دعا نہ کرنا ہے۔ ہم اس بات کا ارادہ تو کر لیتے ہیں کہ ہم لوگوں کو معاف کریں لیکن اس اہم قدم کو اٹھائے بغیر جسکا خدا نے حکم دیا ہے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بہت سے لوگوں کی طرح میَں نے دوسروں لوگوں کے ہاتھوں بہت دکھ اٹھایا ہے۔ اور خاص طور ان لوگوں سے جنھیں میں اپنا دوست سمجھتی تھی۔ میَں اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ اگرچہ میں ایسے لوگوں کیلئے دعا میں برکت چاہتی تھی لیکن اپنے دانتوں کو پیستے ہوئے۔ لیکن میَں سمجھتی

ہوں کہ چاہے کچھ بھی ہو ہمیں دوسروں کیلئے برکت چاہنی ہے۔اور یہی درست رویہ ہے۔جو دوسروں کو معاف کرتے ہیں وہ اپنے اندر خدا کی قدرت رکھتے ہیں اور وہ حقیقی طور پر خدا کے نمائندے ہیں۔

کیا آپ آج سے اپنے دشمنوں کیلئے دعا مانگنا شروع کریں گے؟ کیا آپ دعا کے اس اصول کو اسوقت تک کام میں لاتے رہیں گے جب تک یہ آپکا فطری اور لاشعوری عمل نہیں بن جاتا؟ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ اپنے اور خدا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے والے ہوں گے۔ہم جب بھی خدا کی تابعداری کرتے ہیں تو حقیقت میں خود پر رحم کرنے والے بن جاتے ہیں!

معافی کے اس سارے عمل میں آخری قدم یہ سمجھنا ہے کہ آپکے جذبات معاف کرنے کے اس عمل میں کیا ردعمل پیش کریں گے۔سادہ الفاظ میں آپکے جذبات بے قابو ہوں گے۔اگر جذبات کو قابو میں نہ لایا جائے تو یہ اپنا کام کر دکھاتے ہیں۔یہ ہمیں اپنے قبضہ میں لے لیتے ہیں۔مَیں نے ایک کتاب بہ عنوان ''جذبات سے بڑھ کر زندگی Living Beyond Your Feelings'' تحریر کی ہے۔اور مَیں تجویز کروں گی کہ آپ اپنے جذبات کو سمجھنے کیلئے اسکا مطالعہ ضرور کریں۔ہمارے جذبات مکمل طور پر ختم نہیں ہوتے۔لیکن ضرور ہے کہ ہم ان کو قابو میں لانا سیکھیں۔ہمارے لئے یہ سیکھنا ضروری ہے کہ ہم درست قدم اٹھائیں چاہے ہمارے جذبات اور احساسات ہمیں ایسا کرنے کی تحریک نہ بھی دیں۔مَیں نے تجربے سے سیکھا ہے کہ جب کبھی مَیں ڈیو سے ناراض ہوتی ہوں تو مَیں پھر بھی اس قابل ہوتی ہوں کہ اس سے بات کروں اور اچھا برتاؤ کروں۔اور اس دوران مَیں خدا سے مدد حاصل کرتی ہوں کہ وہ میری مدد کرے تاکہ مَیں معاف کر سکوں۔یہ دریافت میرے لئے بہت بڑی تھی۔کیونکہ مَیں نے کئی سال ناراضگی میں گزارے اور میں اپنی ناراضگی میں کئی دنوں تک ایک لفظ بھی نہیں کہتی تھی۔اور مَیں ڈیو سے اس وقت تک بات نہیں کرتی تھی جب تک کہ میرے جذبات اپنے مقام پر نہیں آجاتے تھے۔لیکن میرے لئے جاننا مشکل ہوتا تھا کہ میرے جذبات کو ٹھیک ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔لیکن اکثر یہ معاملہ جلد سلجھ جاتا تھا جب ڈیو جلدی سے معافی مانگ لیا کرتا تھا۔لیکن جب وہ اس بات کا احساس نہیں کرتا تھا کہ اسے معافی مانگنے کی ضرورت ہے یا اس نے کچھ غلط کیا ہے تو میرے لئے دِنوں اور ہفتوں تک اپنی جذباتی حالت سے نکلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ بالآخر جب وہ معافی

مانگ لیتا تو میں بہتر محسوس کرتی اور اچھا برتاؤ کرتی۔ لیکن ظاہر ہے کہ میں اپنے جذبات کے قابو میں تھی۔ اور خدا کی ہمارے لئے ایسی مرضی نہیں ہے کہ ہم اپنے جذبات کے تابع ہو کر زندگی گزاریں۔

جب آپکا جیون ساتھی معمولی غلطی کرتا ہے اور آپ ناراض ہو جاتے ہیں لیکن آپکا بڑی غلطیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا ایسی غلطیاں ہیں جو معافی کے قابل نہیں لگتی؟ میں آپکو دو کہانیاں سنانا چاہتی ہوں اور پھر آپ اس بارے میں خود فیصلہ کریں گے۔ انکی کہانیوں کو پڑھیں اور سوچیں کہ آپ اس صورتحال میں کیسا رویہ اختیار کرتے اور آپکا ردِعمل کیا ہوتا۔

کئی سال پہلے کی بات ہے کہ جوئیس مائیر منسٹری کی چیف میڈیا آفیسر جنجر ساچے کو ازدواجی زندگی کے مشکل ترین دور سے گزرنا پڑا۔ جنجر اور اسکے شوہر ٹم نے اپنی کہانی کو اس کتاب میں شامل کرنے کی رضامندی دی۔ کیونکہ وہ حقیقت میں چاہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی مدد جائے جو دوسروں کے باعث دکھ اٹھاتے ہیں۔ جنجر کا دل ایسی خواتین کیلئے بہت حساس ہے جو اپنی ازدواجی زندگی میں بری طرح سے دکھ اٹھا رہی ہیں۔ ان دونوں کی کہانی انکی زبانی ملاحظہ کریں:

ہم دونوں کے پیار کا آغاز کالج کے زمانے سے شروع ہوا۔ ہم پندرہ سال سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہیں اور ہماری دو خوبصورت بیٹیاں بھی ہیں۔ ٹم میرا بہترین دوست تھا اور زندگی بہت شاندار تھی۔ لیکن جب مجھے پتا چلا کہ میرا شوہر فحش اور غیر اخلاقی مواد دیکھنے کا عادی ہے تو میرے ذہن میں اسکا جو تصور تھا اور ہمارا رشتہ ٹوٹ کر بکھر گیا۔ میں سمجھا کرتی تھی کہ ہم ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ ہم دونوں کلیسیائی کاموں میں پیش پیش ہوتے تھے۔ میں خدمت میں تھی۔ لیکن کیا یہ سب ایک دھوکا تھا؟ مجھے محسوس ہوا کہ میرے ساتھ دھوکا ہوا ہے اور میں تباہ ہو گئی ہوں۔ میرے جذبات بہت شدید تھے۔ کبھی یہ بے قابو ہو جاتے، کبھی مجھ پر سکتہ طاری ہو جاتا، کبھی مجھے گھن آنے لگتی اور کبھی شدید غم محسوس کرتی۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ جس شخص کو میں دنیا میں سب سے بہترین سمجھتی تھی، جس کے ساتھ میں زندگی گزار رہی تھی وہ ایسا کیونکر کر سکتا ہے؟ میں کیسے دھوکے میں زندگی گزارتی رہی؟ مجھے سب کچھ جھوٹ لگتا تھا۔ لیکن جذبات کے بہاؤ کی وجہ سے ناراضگی اور غصہ میرے اندر بہت گہری جڑ پکڑ چکا تھا۔ میں غضبناک حد تک ٹم سے ناراض تھی۔ کیونکہ اس نے اسقدر

گھناؤنی چیز کو ہمارے گھر اور ازدواج میں داخل ہونے کی اجازت دی تھی۔ شاید کچھ لوگ اس بات سے متفق نہ ہوں کہ اس نے کسی طرح سے مجھ سے بے وفائی کی ہو۔ لیکن میرے لئے اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ میَں سوچتی تھی کہ اسکے جذبات اور دل سب میرے لئے ہے لیکن حقیقت میں وہ کسی اور کے تھے۔ وہ ایسی عورتوں کی تصاویر اور تصورات میں گم تھا جو بہت زیادہ خوبصورت تھیں ایسی کہ جنکا حقیقت میں کوئی وجود ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں میَں کیسے ان عورتوں کا مقابلہ کرسکتی تھی؟ میَں اسے کیسے معاف کرتی؟ اور مجھے کوشش کرنے کی ضرورت بھی کیا تھی؟

دوسری طرف میرا شوہر بھی بری طرح بکھر چکا تھا۔ اس نے جو بات کئی سالوں تک اندھیرے میں خفیہ رکھنے کی کوشش کی بالآخر اب وہ عیاں ہو چکی تھی۔ وہ شرمندہ، خوفزدہ اور قدرے پرسکون بھی دکھائی دیتا تھا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ بھر پور کوشش کرے گا اور مدد بھی حاصل کرے گا تاکہ وہ اپنی اس بری لعنت سے جان چھڑا سکے۔ لیکن مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں رہی تھی۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ میَں دوبارہ اس پر بھروسا کرتی؟ میَں ایک مضبوط عورت تھی اور مجھے دوبارہ دھوکا دینا اتنا آسان کام نہیں تھا۔ میَں نے سمجھا کہ میرے لئے سب سے محفوظ مقام میری ناراضگی اور غصہ ہے۔ اور یہ کہ میَں بالکل بھی معاف نہ کروں۔ میرا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے مجھے تحفظ حاصل ہوگا اور میَں دوبارہ دکھ اٹھانے سے بچ جاؤں گی۔ لیکن میری ناراضگی حق بجانب تھی۔ آپ جانتے ہیں فحش مواد کے تعلق سے دو طرح کے مکتبہ فکر ہیں۔ ایک کے مطابق یہ بے ضرر چیز ہے۔ جس سے کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچتا۔ دوسرے نظریے کے مطابق یہ ایسا فعل ہے جس کے بارے میں بات نہیں کی جاسکتی۔ اور اسکا نقصان صرف بے راہ روی کا شکار شخص کو ہوتا ہے۔ اور یہ اسقدر ناخوشگوار چیز ہے جس پر مسیحی بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔

جب یہ گھنونی اور بدشکل چیز میری زندگی میں داخل ہوئی تو جانتی تھی کہ دونوں نظریات ہی غلط ہیں۔ مَیں صرف یہ جانتی تھی کہ مَیں اسکا شکار ہوئی ہوں اور ساتھ ہی میَں نے یہ بھی دریافت کرنا شروع کیا کہ بہت سے دوسرے لوگ جنکو میَں جانتی ہوں وہ بھی اسکا شکار ہو چکے ہیں۔ بہت سے مسیحی یہ سوچتے تھے کہ وہ اس ناخوشگوار فعل کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے اور خاموشی میں دکھ اٹھا رہے تھے۔ لیکن

مَیں اس کو نظر انداز کرنے کیلئے تیار نہ تھی۔ اور یقینی طور پر مَیں خاموش رہنے والی بھی نہیں تھی۔ مجھے فیصلہ کرنا تھا۔ کیا ہماری ازدواجی زندگی اس سارے معاملے کے بعد بھی قائم رہ سکے گی؟ اسکا ہمارے بچوں پر کیا اثر ہوگا؟ اور یہ بات میرے لئے سب سے زیادہ پریشان کن تھی۔

ایسا ممکن نہیں ہے کہ آپکے اندر غصہ ہو اور یہ زہر بن کر آپکی باقی زندگی کو آلودہ نہ کرے۔ لیکن مَیں نہیں چاہتی تھی کہ میرا دکھ میرے اچھی ماں ہونے یا خدا کی بلاہٹ کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنے۔ مسیح ہمیشہ ہی سے میری پناہ تھا۔ اور مجھے کافی عرصے تک اپنے غصے اور ناراضگی کو دبائے رکھنا تھا تا کہ وہ میری مدد کر سکے۔ مَیں نے اپنے دکھ میں خدا کو ڈھونڈنا شروع کیا اور خدا کی میرے لئے راہنمائی واضح تھی۔ اس نے جو کچھ مجھے کرنے کیلئے کہا وہ میرے غصے اور انا سے کہیں زیادہ اہم تھا۔ صرف وہی ایک راستہ تھا۔ اور وہ راستہ معاف کرنے کا تھا۔ مَیں جانتی تھی کہ میرے اندر اتنی صلاحیت نہیں کہ مَیں ٹُم کو معاف کر سکتی۔ لیکن ٹُم کو معاف کرنے کا بیج بونا میری شفاء کیلئے ضروری تھا۔ یہ ایک فیصلہ تھا نہ کہ جذبات اور خدا کا وعدہ تھا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہوگا۔ خدا کا مطالبہ یہ نہیں تھا کہ مَیں اپنے شوہر پر اعتماد کروں بلکہ وہ یہ چاہتا تھا کہ مَیں اس پر انحصار اور توکل کروں۔ اس لئے مَیں اپنے خداوند کی بات کو کس طرح ٹال سکتی تھی جس نے میرے بہت سے گناہوں کو معاف کیا تھا۔

یہ فیصلہ اور چناؤ مجھے ہر روز کرنا تھا اور یہ ایک مشکل کام تھا۔ لیکن خدا ہمیشہ وفادار رہتا ہے چاہے ہم ہوں یا نہ ہوں۔ خدا نے ہماری راہنمائی کی تا کہ ہم مسیحی صلاحکار کی مدد حاصل کریں اور خود احتسابی کے ایک گروپ کے ساتھ بھی ہمارا رابطہ ہو گیا۔ اور معافی کا جو بیج مَیں نے بویا تھا وہ بڑھتا گیا اور مَیں درجہ بدرجہ شفاء حاصل کرتی چلی گئی۔

دس سال کے بعد ہم دونوں پھر سے کالج کا وہی جوڑا ہیں جو ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے۔ ہماری شادی کو پچیس سال ہو چکے ہیں۔ ہماری دو خوبصورت بیٹیاں ہیں اور ہم سب خدا سے پیار کرتے ہیں۔ میرا شوہر میرا بہترین دوست ہے اور ہماری زندگی بہت اچھی گزر رہی ہے۔ ہمارا پیار پہلے سے کئی زیادہ مضبوط اور بہتر ہے۔ ہم ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہنے کی بھرپور کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم خدا پر بھروسا رکھتے ہیں اور ہر روز ایک دوسرے کو معاف کرتے ہیں۔

جوناس بیلر ایمش بچوں کی طرح پلا بڑھا تھا۔ اس نے ایسے گھر میں پرورش پائی جہاں سب ایک دوسرے سے اور خدا سے پیار کرتے تھے۔ وہ اپنے کام کاج میں اخلاقی اقدار کا پاس رکھتے تھے جسے آجکل کے دور میں ایمش کمیونٹی کا خاصہ کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ لوگ ایک دوسرے کو معاف کرنے کی قدرت سے گہرے طور پر واقفیت رکھتے ہیں۔ جوناس کمیونٹی سے علیحدہ رہ گیا اور مکینک کی دکان کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے لگا۔ جوناس اس بات کیلئے مشہور تھا کہ وہ گھوڑوں سے زیادہ گھوڑوں کی طاقت (مکینیکل) میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کی شادی این سے ہوئی تھی جو کہ بہت اچھی اور پیاری تھی۔ لیکن اب این ' آنٹی این' کے نام سے پہچانی جاتی ہے جو کہ سافت پریٹزل (**Soft pretzel**) بنانے کیلئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

جوناس اور این دونوں این کے خاندانی فارم ہاؤس میں ایک سادہ اور اچھی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور وہ ہمیشہ کی طرح خوش و خرم تھے۔ جوناس ایک مکینک تھا اور این دونوں بیٹیوں لاوانا اور انجی کی پرورش اور دیکھ بھال میں مصروف رہتی تھی۔ چونکہ یہ دونوں ایک بڑھتی ہوئی کلیسیاء کے ابتدائی ممبران میں سے تھے اس لئے وہ دونوں فارغ وقت میں اپنے پاسبان کے ساتھ ملکر کلیسیاء میں کام بھی کرتے تھے۔ پاسٹر جوناس کا دوست بھی تھا۔ پاسٹر ان دونوں پر نوجوانوں کی دیکھ بھال کیلئے انحصار کرتا تھا۔ لیکن ان دونوں کی خدمت میں آسودگی اور اطمینان جلد ختم ہونے کو تھا۔ بقول انکے انکی زندگی گہری تاریکی اور ہولناکی کی نظر ہو گئی۔ اور لگتا تھا کہ انکی زندگی کا خاتمہ جلد ہو جائے گا۔

این اور جوناس اپنی نو ماہ کی بیٹی انجی کی حادثاتی موت پر بکھر کر رہ گئے تھے۔ وہ دونوں خاموشی میں اس ناگہان حادثے پر ماتم کرتے رہتے تھے۔ این اس موڑ پر تھی جہاں اسکے لئے مزید کوئی امید باقی نہ تھی۔ وہ شدید مایوسی کا شکار تھی۔ جوناس کا پاسبان دوست این کے ساتھ ملکر دعا کیا کرتا تھا تاکہ وہ اپنی بیٹی کی موت کے غم کو برداشت کر سکے۔ دعا کے بعد پاسٹر نے این کو دعوت دی کہ وہ اسے بلائے۔ این نے جوناس کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ جوناس اس بات پر فوراً راضی ہو گیا کیونکہ اسکے خیال میں یہ بہت ہی عمدہ اور مناسب بات معلوم ہوئی کہ این پاسٹر سے صلاحکاری کیلئے ملاقات کرے۔ کیونکہ جوناس جانتا تھا کہ وہ خود این کی مدد کرنے سے قاصر ہے۔ اسکے خیال میں پاسٹر این کی

مدد کر سکتا تھا۔

پاسٹر کے ساتھ پہلی ملاقات سے ہی این کو محسوس ہونے لگا کہ پاسٹر کے ساتھ ملنے کے تعلق سے کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے۔

وہ اپنی کتاب ''قسمت کا چکر Twist of Faith as Follows'' میں لکھتی ہے :

''مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ پاسٹر سے اینجی کے بارے میں بات کر کے مَیں کس قدر ہلکا اور اچھا محسوس کر رہی تھی۔ جب میرا گھر جانے کا وقت آیا تو پاسٹر نے مجھے ایک مرتبہ پھر کافی دیر تک اپنے سینے سے لگائے رکھا۔لیکن اس مرتبہ پاسٹر نے مجھے بوسہ بھی دیا اور کہا کہ جوناس تمہاری ساری ضروریات پوری نہیں کر سکتا لیکن مَیں کر سکتا ہوں۔ مَیں جلدی سے باہر نکل گئی اور میرے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ جو کچھ ہوا ہے مَیں جوناس کو اس کے بارے میں نہیں بتاؤں گی۔ کیونکہ وہ اس بات کا یقین نہیں کریگا۔ لیکن اس بات کو پوشیدہ رکھنا شاید بہت بڑی غلطی تھی۔ پاسٹر کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا جو این سے بات چیت کرتا۔ اس طرح وہ پاسٹر کی مرضی کی غلام بنتی چلی گئی۔ پاسٹر کے ساتھ چھ سال تک خفیہ تعلقات کے بارے میں جوناس کو اپنے دوست پر ایک مرتبہ بھی شک نہ ہوا کہ اس نے اسکی بیوی پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ بالآخر جب این نے پاسٹر کے ساتھ اپنے تعلقات کو ختم کر دیا تو وہ جانتی تھی کہ اسے یہ بات جوناس کو بتانا ہوگی کہ کیا کچھ ہو چکا ہے۔ جوناس نے بتایا کہ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اسکا ذہن کہیں اندھیرے میں کھو گیا ہے۔ اور اسکے جانے کے بعد مَیں صدمے کی حالت میں تھا۔لیکن میری خدا سے دعا تھی کہ مجھے کل کی صبح دیکھنی نصیب نہ ہو۔ اگلے دن جوناس نے ایک صلاحکار کو فون کر کے بلایا اور اسے ساری بات سے آگاہ کیا۔ اور اس فون کال نے جوناس کو معاف کرنے کی راہ پر ڈال دیا جسکی وجہ سے نہ صرف جوناس بلکہ پورا خاندان شفاء پانے کو تھا۔ صلاحکار نے جوناس کو ایک بات بتائی جس نے اسکی زندگی تبدل کر کے رکھ دی۔ اس نے بتایا کہ اگر تم واقعی اپنی ازدواجی اور خاندانی زندگی کو بچانا چاہتے ہو تو تمہیں اپنی بیوی سے ویسے ہی پیار کرنا ہوگا جیسے مسیح تم سے کرتا ہے۔ بعض لوگوں کیلئے یہ الفاظ انکی ناراضگی کو کم کرنے کیلئے کافی نہیں ہوتے۔لیکن جوناس کیلئے یہ کافی تھے۔ جوناس معاف کرنے کی اس خصوصیت کے بارے میں کہتا ہے : ''مسیحی ایمان میں پرورش اور گہرے ایمان کے باعث میں اس

قابل ہوا کہ اپنی روح کی گہرائی میں اتر جاؤں جہاں مَیں نے خدا کو پایا اور اس نے مجھے فضل بخشا کہ مَیں وہ کرسکوں جو کرنا میرے لئے مشکل تھا۔ میرے پاس صرف یہی ایک امید تھی کہ جیسے مسیح نے مجھ سے پیار کیا ویسے ہی مَیں اپنی بیوی سے پیار کرسکوں۔

خدا نے یقینی طور پر جوناس کو اپنی محبت کی پہچان کا مکاشفہ دیا تھا۔ جسکے نتیجے میں جوناس وہی محبت این پر ظاہر کرنے کیلئے تیار تھا۔ مسیح اس لئے مر گیا تھا تا کہ وہ ہمیں معاف کر سکے اور یہی قدرت جوناس کے اندر کارفرما تھی۔ تاہم جوناس نے بتایا کہ انکی ازدواجی زندگی ایک ہی دن میں بحال نہیں ہوئی۔ مَیں نے اپنے دکھ، الجھن اور مایوسی کے دوران ایک عہد کیا تھا کہ چاہے مَیں کیسا بھی محسوس کروں مَیں اپنی بھرپور کوشش کرتے ہوئے آگے بڑھوں گا۔ جوناس اور این کی کہانی سے لگتا ہے کہ یہ ایسی کہانی ہے جسکا انجام بہت خوبصورت اور خوشگوار ثابت ہوا ہے۔ لیکن جوناس کی زندگی میں اب بھی کبھی کبھار غیر تحفظ کا احساس ابھر آتا ہے۔ اس طرح کے حالات میں سے نکل کر بحالی کی طرف بڑھنا آسان نہیں ہے اور اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپکی ازدواجی زندگی دکھ سے بالکل خالی ہوگی۔ لیکن بحالی ممکن ہے۔ اب مجھے جب بھی موقع ملتا ہے کہ مَیں اپنی بیوی کا تعارف کرواؤں تو مَیں کچھ یوں کہتا ہوں : ''میری بہترین دوست، میری بیوی، میرے بچوں کی ماں اور میرے پوتے پوتیوں کی دادی''۔ میرا ہمیشہ سے یہی خواب تھا۔ جب ہم اپنی زندگی کے تاریک ترین دور سے گزر رہے تھے تو مَیں یہی چاہتا تھا کہ یہ کہہ سکوں کہ: مسیح کی محبت کی وجہ سے میرے خواب شرمندہ تعبیر ہو گیا۔

ان دونوں کہانیوں کے کرداروں کو تباہ کن حالات سے گزرنا پڑا جسکے نتیجے میں انکا دل ٹوٹ گیا اور انکے جذبات مجروح ہوئے۔ وہ ان سارے حالات میں مایوس ہو کر اپنی ازدواجی زندگی کا مکمل خاتمہ کرسکتے تھے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ خدا کے رحم اور فضل کی بدولت معاف کرنے کیلئے تیار ہوئے۔ یہ کسقدر شاندار بات ہے۔ اور یقینی طور پر ہم ایک شاندار خدا کی مدد کا حق رکھتے ہیں! ہم خدا کا شکر ادا کرسکتے ہیں کہ اس نے ہمیں ایسے ہتھیار دیے ہیں تا کہ ہم شدید دکھ کی حالت میں اپنے جذبات پر قابو پاسکیں۔ یہ سچ ہے کہ خدا سے سب کچھ ممکن ہے۔

اگر ہم اپنے جذبات کے غلام ہیں تو یقیناً ابلیس ہم پر غالب رہے گا۔ وہ صرف ہمارے لئے

ایسے حالات پیدا کرتا ہے تا کہ ہم برا محسوس کریں اور پھر اپنے جذبات کے مطابق ردعمل ظاہر کریں۔ آپ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ آپ اپنے جذبات کے تابع ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے جذبات کی حدود سے نکل کر زندگی گزاریں۔ اگر ہم خواہش رکھتے ہیں تو ہم ان لوگوں کو معاف کر سکتے ہیں جنھوں نے ہمیں دکھ پہنچایا ہے۔ ہمیں اپنے دشمنوں کیلئے دعا کرنے کی ضرورت ہے چاہے ایسا کرنے کیلئے ہمارا دل چاہے یا نہ چاہے۔ ہم لوگوں سے بات چیت کر سکتے ہیں یا پھر انکے بارے میں نامناسب اور بری باتیں کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے حالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں ہم خدا کی مرضی کو پورا کر سکتے ہیں۔

ہمارے جذبات ہماری روح کا حصہ ہیں۔ ہمارے جذبات اچھے ہو سکتے ہیں خوشگوار احساس پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ برے احساسات بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ خدا یا ابلیس کیلئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہم نے چناؤ کرنا ہے کہ ہم کس کے لئے استعمال ہونا چاہیں گے۔ جب کوئی شخص میرے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور مَیں اپنے جذبات کو اجازت دیتی ہوں کہ وہ میرے رویے کو کنٹرول کریں تو یقینا مَیں ابلیس کے ہاتھ میں کھلونا بن جاؤں گی۔ لیکن اگر مَیں وہ کروں جو خدا کرنے کو کہتا ہے چاہے میرے احساسات کیسے ہی کیوں نہ ہوں تو اس طرح مَیں نہ صرف اپنے جذبات پر اختیار حاصل کرتی ہوں بلکہ ابلیس پر بھی اختیار حاصل کرتی ہوں۔ جن لوگوں نے مجھے دکھ پہنچایا ہے مَیں نے ان کو جلد از جلد معاف کر کے اور انکے لئے دعا کر کے قوت کا عجیب احساس پایا ہے۔ مَیں جانتی ہوں کہ یہی درست طریقہ ہے چاہے میرے احساسات اور جذبات کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ درست کام کرنا ہمیشہ ہی روحانی آسودگی کا باعث ہوتا ہے۔

آپکے جذبات آپکی ذات کے حقیقی ترجمان نہیں ہیں۔ آپکی مرضی خدا کی مرضی کے تابع ہو کر آپکے لئے قوت اور توانائی بن جاتی ہے اور یہ فیصلہ کرنے کیلئے آپکی مددگار و معاون ہوتی ہے چاہے آپکے جذبات کم یا زیادہ ہوتے رہیں۔ چاہے ہمارے جذبات بالکل ختم ہو جائے لیکن ہم اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ اور اگر ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم درست کام کریں گے چاہے ہم جیسا بھی محسوس کریں تو یقینا ہمارے جذبات آہستہ آہستہ ہمارے فیصلوں کا ساتھ دینا شروع کر دیں گے۔ دوسرے لفظوں میں

اسکا مطلب ہے کہ یا تو ہم اپنے جذبات کا انتظار کریں تا کہ ہم درست کام کریں یا پھر درست کام کریں اور جذبات بعد از خود ہی آموجود ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کہ آپکے جذبات پھر بھی دائیں بائیں ہوتے رہیں لیکن ہماری خدا کے کلام کی مسلسل تابعداری ان میں بہتری پیدا کرتی جائے گی۔ اگر آپ وہ کرر ہے ہیں جسکا خدا نے آپکو حکم دیا ہے تو آپ خدا پر بھروسا رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپکے زخمی جذبات کو بھی شفاء دے گا۔

ایک اچھا منصوبہ اور حکمت عملی یہ ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت ہم اپنے جذبات سے مشورہ کرنے کی کوشش نہ کریں! آپ خدا کے روح کی ہدایت اور حکمت سے چلیں نہ کہ اپنے جذبات کے تابع ہوں۔ ہم لوگوں کے اعمال پر کوئی اختیار نہیں رکھتے اور اس بات کیلئے بھی کہ وہ ہم سے کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے ردعمل پر اختیار حاصل ہے۔ اس لئے دوسروں لوگوں کے رویے کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپکو کنٹرول کرے۔ آپ دوسروں کو اپنی خوشی چھیننے نہ دیں۔ یادرکھیں کہ آپکا غصہ ان کے اندر تبدیلی نہیں لائے گا۔ لیکن آپکی دعا یقینا انکے اندر تبدیلی کا باعث ہوگی۔

اپنے دشمنوں کے لئے دعا کیسے کریں

اس بات سے انکار نہیں کہ اپنے دشمنوں کے واسطے جنھوں نے آپکو ستایا ہے دعا کرنا آسان نہیں ہے، چاہے وہ آپکا دوست ہو، یا کوئی اجنبی یا پھر آپکا کوئی عزیز۔ ایسا کرنا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اور مَیں آپکو اس بات کا بھی یقین دلانا چاہتی ہوں کہ باقی چیزوں کی طرح آپ اس بات میَں بھی مشق کرتے رہنے کے بعد یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں۔

ایک بہت محنتی خاتون تھی جس نے کئی سال مالی امور کے میدان میں بہت محنت سے کام کیا۔ جب وہ تقریباً بیالیس سال کی تھی تب اسے ایک کمپنی نے ملازمت پر رکھ لیا۔ اسکا عہدہ بہت بڑا تھا اور تنخواہ اور دوسرے فوائد نہایت شاندار تھے۔ اس سے پہلے وہ اپنی کمپنی کے ساتھ بیس سال سے کام کررہی تھی۔ اس کمپنی کا مالک اور ملازمین اسے جانتے تھے اور اسکی عزت بھی کرتے تھے۔ معاشی بحران کے باوجود اسکو یقین تھا کہ اسکی موجودہ ملازمت پکی ہے۔ کیا وہ واقعی نئی ملازمت کی پیشکش کو قبول کرے گی جہاں سب کچھ نیا ہوگا اور نئے سرے سے سب کچھ شروع کرنا پڑے گا؟

وہ کمپنی جسکا چیف بنام اسٹیو اسے ملازمت کی پیشکش کر رہا تھا وہ شخص تھا جسکے ساتھ وہ پہلے

کام کر چکی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ ایک اچھا انسان اور باس تھا۔ اس نے اسے یقین دلایا کہ اسکے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کیا جائے گا۔ کافی دعا کرنے اور سوچ بچار کے بعد تھریسی اور اسکے شوہر نے فیصلہ کیا کہ وہ نئی ملازمت کی پیشکش کو قبول کرے گی۔ نئی ملازمت بہت شاندار تھی۔ اسکی ذمہ داری اسکی صلاحیتوں کے عین مطابق تھیں۔ اور وہ کمپنی میں کامیابی کا سفر کرنے لگی۔ کمپنی میں ایک خاتون ایسی تھی جو اسکے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتی تھی۔ لیکن جیکی کا سلوک کسی کے ساتھ بھی اچھا نہیں تھا۔ اسکی دفتری فائل میں ساتھی ملازمین اور ماتحتوں کی بیشمار شکایات تھیں۔ یہاں تک کہ کمپنی کے مالک کی بھی اسکے خلاف شکایت موجود تھی۔ تھریسی کی بھرپور کوشش تھی کہ وہ جیکی کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھے اور وہ بالکل بھی پریشان نہیں تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ جیکی کا رویہ تھریسی کے ساتھ بہما نہ ہوتا چلا گیا۔ تھریسی کو شک ہونے لگا کہ جیکی نہیں چاہتی کہ وہ اس کمپنی میں کام کرے۔ ایک مرتبہ ایک کاروباری میٹنگ کے دوران جیکی نے کمپنی کے نائب صدر اور دیگر اہم عہدوں پر فائز لوگوں کے سامنے اسکی تذلیل کی۔ اس نے تھریسی پر جھوٹا الزام لگایا کہ کمپنی کے اکاونٹ میں سے ایک بڑی رقم دبُرد ہے اور اسکی ذمہ دار تھریسی ہے۔ دو دن بعد تھریسی کے باس نے اسے دفتر میں بلا کر نوکری سے برخاست کر دیا۔ جیکی نے باس کو وہی جھوٹ بتایا تھا اور باس نے تھریسی سے صفائی اور وضاحت لئے بغیر اسے برطرف کر دیا۔ تھریسی یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اسے اسٹیو پر غصہ ہے یا جیکی پر۔ **51** سال کی عمر میں وہ نوکری سے محروم ہو چکی تھی۔ اور کاروباری اداروں میں سے کوئی بھی نئی ملازمت کی پیشکش کرنے سے قاصر تھا۔ تھریسی جب گھر گئی تو وہ رات اسکے لئے انتہائی مایوس کن تھی۔ سونے سے پہلے اسکے شوہر نے بلند آواز سے دعا کی اور انتظار کرنے لگا کہ تھریسی بھی دعا کرے۔ دونوں نے ہر رات اسی طرح دعا کرنا جاری رکھا۔ تھریسی دعا کے دوران محسوس کرتی تھی کہ اسے اسٹیو اور جیکی دونوں کیلئے دعا کرنی چاہیے۔ اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ ان دونوں سے نفرت کرتی ہے۔ لیکن اسکے خیال میں دونوں نے اسے دھوکا دیا تھا۔ اور اب اسکے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے۔ تاہم دونوں کی زندگی عام ڈگر پر چل رہی تھی۔ اور ان حالات میں وہ ان دونوں کیلئے دعا کیسے کر سکتی تھی؟

لیکن تھریسی نے دعا کی : ''اے خداوند مَیں جانتی ہوں کہ مجھے اپنے ستانے والوں یعنی جیکی

اور اسٹیو کیلئے دعا کرنی چاہیے جنھوں نے میرے مستقبل کو بغیر کسی وجہ کے تاریکی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ میَں ان دونوں سے بہت زیادہ ناراض ہوں۔ اور میَں اس بات کا بھی اقرار کرتی ہوں کہ میَں انکے لئے دعا کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن مجھے ایسا ہی کرنا ہے۔ مہربانی سے انھیں احساس دلا کہ انھوں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ یسوع کے نام میں آمین''۔

تھریسی نے مجھے بتایا کہ دو مہینے گزرنے کے بعد ہر رات جب وہ اسٹیو اور جیکی کیلئے دعا کرتی تو اسکی دعا میں تبدیلی آتی گئی۔ جلد ہی اس نے جیکی کی سانس کی تکلیف کیلئے دعا مانگنا شروع کر دی۔ پھر اسے یہ بھی دعا کرنا شروع کر دی کہ جیکی کا رویہ دوسرے ملازمین کے ساتھ اچھا ہو جائے۔ اور وہ نرم مزاج بن جائے۔ تھریسی اسٹیو کیلئے دعا کرتی کہ جس عہدے سے اسے برخاست کیا گیا ہے وہاں کوئی اچھا اور بہترین شخص ملازمت پر رکھا جائے۔ اسکے علاوہ تھریسی اپنے ذاتی مسائل کیلئے بھی دُعا کرتی رہی۔ آہستہ آہستہ تھریسی کے جیکی اور اسٹیو کیلئے جذبات بدلتے گئے۔ تھریسی نے مجھے بتایا کہ اگرچہ جو زخم اسکی روح پر لگے تھے وہ موجود تھے لیکن انکے درد کا احساس کم ہونا شروع ہو گیا۔ لیکن جب وہ انکے لئے دعا کرتی ہے اور انکے لئے برکت چاہتی ہے تو پر خلوص نیت کے ساتھ کرتی ہے! دو سال کے بعد جب جیکی کو بھی ملازمت سے برخاست کر دیا گیا تو تھریسی کو بہت افسوس ہوا لیکن وہ جیکی سے ملنے گئی۔ اس رحمدلی پر خود تھریسی سے زیادہ اور کوئی حیران نہیں تھا۔ لیکن خدا نے اسکی زندگی میں کام کیا تھا۔ اگرچہ اس پر کچھ وقت لگا لیکن خدا نے اسکی تبدیلی کو یقینی بنایا۔

میَں پوچھنا چاہوں گی کہ آپ اپنے دشمنوں کیلئے کیسے دعا کرتے ہیں؟ اس میں سیکھنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ بس دعا کرنا شروع کریں۔ شاید آغاز میں دعا کرتے وقت آپکے دل میں کوئی جذبہ نہ ہو۔ لیکن تھریسی کی طرح اپنے جذبات کی پیروی کرنے کی نسبت خدا کی تابعداری کرتے ہوئے آپ اپنی روح میں شفاء حاصل کرتے جائیں گے۔

باب 11

چھپی اور پوشیدہ نامعافی کو اپنے اندر تلاش کرنا

مجھے یاد ہے کہ آج سے پچیس سال پہلے جب میں ایک شام چرچ میں کلام سننے گئی تو پاسٹر نے کہا کہ ہم ان لوگوں کو معاف کرنے کے بارے میں سیکھیں گے جنھوں نے ہمیں دکھ پہنچایا ہو۔ جب مَیں نے سنا تو بڑے فخر سے دل میں کہا کہ "مَیں نے تو سب کو معاف کر دیا ہے مجھے مزید کسی کو معاف کرنے ضرورت نہیں ہے"۔ بحر حال مَیں یہ سوچ کر بیٹھی رہی کہ مجھے آج کے پیغام کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا مجھے احساس ہوتا گیا کہ مَیں نے ابھی تک سب کو معاف نہیں کیا ہے۔ میرے اندر ابھی تک نامعافی ہے۔ یہ پوشیدہ تھی جس سے مَیں خود بھی ناواقف تھی۔ لیکن زیادہ بہتر یہ کہنا ہوگا کہ مَیں خود آنکھیں چرا رہی تھی۔ اپنے گناہ کو پہچاننے اور اسکا اقرار کرنے میں ہم زیادہ اچھا محسوس نہیں کرتے۔ بر عکس اسکے ہم اپنے اندر بوجھ اور گندگی کا ملبہ اکٹھا کرتے رہنا پسند کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس سے ہمیں کسقدر نقصان اور مصیبت اٹھانی پڑ رہی ہے۔ اسی دوران ہم دوسروں کی غلطیوں کی نشاندہی تو اچھی طرح کرتے ہیں لیکن اپنے گناہ کو پہچاننے سے انکار کرتے رہتے ہیں۔

اس شام خدا نے مجھ پر دو خاص واقعات کا انکشاف کیا جس سے صاف ظاہر تھا کہ میرے اندر پوشیدہ طور پر معاف نہ کرنے کا رویہ موجود ہے۔ بائبل مقدس میں دو بھائیوں کی کہانی جو کھو گئے تھے۔ ایک اپنے گناہ میں کھو گیا تھا۔ اور دوسرا مذہب میں۔ یہ دونوں مختلف انداز سے لیکن خدا سے دور تھے۔ ہم ان بھائیوں کی کہانی کو 'مسرف بیٹا' کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کہانی میں زیادہ زور مسرف بیٹے پر دیا گیا ہے جو اپنے باپ کی جائیداد اور پیسے کو گناہ اور بدی کی طرز زندگی میں تباہ کر دیتا ہے۔ اور باقی گناہگاروں کی طرح وہ ایک بڑی مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ بالآخر وہ سوروں کے غول چرانے لگتا ہے اور انھیں کی خوراک کھاتا ہے۔ اس ساری صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ فیصلہ کرتا ہے وہ

اپنے باپ کے واپس لوٹ کر جائے گا اور اسکی منت کرے گا اسکا گناہ معاف کر دے اور اسے اپنے نوکروں جیسا بنالے (لوقا 15:11-21)۔ باپ، جو اس کہانی میں خدا کو پیش کرتا ہے، اپنے بیٹے کی واپسی پر شادمان ہوجاتا ہے۔ اور اسکی واپسی کی خوشی میں ایک شاندار دعوت کا اہتمام کرتا ہے۔ تاہم اسکا بڑا بیٹا اس ساری صورتحال پر ناخوش ہوتا ہے۔ اور فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اس جشن میں شامل نہیں ہوگا۔ اسکا خیال تھا کہ وہ ایک اخلاقی اور مذہبی زندگی گزراتا آیا ہے اور اپنے باپ کو وہ سارے اچھے کام یاد دلاتا ہے جو اس نے کیے تھے۔ لیکن اسکی کارگردگی کے صلے میں کبھی بھی کوئی جشن یا خوشی نہیں منائی گئی تھی۔ ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ مذہبی طور پر راست بھائی اپنے چھوٹے بھائی کی واپسی پر ناخوش ہے۔ اور وہ اس بات سے رنجیدہ اور ناراض ہے۔ وہ اپنی ہی راستبازی میں کھویا ہوا تھا۔ وہ اپنے نام نہاد اچھے کاموں پر فخر کرتا تھا اور اس بات پر بضد تھا کہ اسکا بھائی اچھے سلوک کے بالکل بھی لائق نہیں ہے۔ بڑا بھائی اس بات کو سمجھنے سے بالکل قاصر تھا کہ اسکا اپنا رویہ اسکے چھوٹے بھائی سے بھی زیادہ برا ہے۔ اگر اس وقت کوئی اسے یہ کہتا کہ ''تمہارے اندر معاف نہ کرنے کی روح ہے'' تو وہ اس بات کا کبھی بھی یقین نہ کرتا۔ وہ اپنے گناہ کے باعث اندھا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ بہت راستباز ہے۔ درحقیقت وہ ایک اچھا انسان تھا جو تمام اصولوں پر کاربند رہا۔ لیکن خدا اس سے بالکل بھی متاثر نہ تھا کیونکہ اسکا دلی رویہ درست نہیں تھا۔ اگر وہ کچھ دیر کیلئے اپنے رویے پر غور کرتا تو وہ لازمی طور یہ جان لیتا کہ خود اسے بھی معافی کی ضرورت ہے۔

چھ قسم کے رویے جو نامعافی کو ظاہر کرتے ہیں

1. نامعافی ہمیشہ حساب کتاب رکھتی ہے:

اپنے اچھے اور راست کاموں کی فہرست پڑھتے ہوئے بڑا بیٹا باپ سے کہتا ہے، ''اتنے برسوں سے مَیں تیری خدمت کرتا آیا ہوں''۔ اس نے اپنے تمام اچھے کاموں کا حساب رکھا ہوا تھا۔ اور یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ کئی برسوں کا اچھا کام اسکے سر ہے۔ وہ بہت حساب کتاب کرنے والا

تھا۔اسی طرح ہم بھی ایسا ہی رجحان رکھتے ہیں۔ہم اپنے اچھے کاموں کی فہرست اور دوسرے لوگوں کے گناہوں کا ریکارڈ اپنے پاس رکھتے ہیں۔اس طرح ہم دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرتے رہتے ہیں اور خود کو دوسروں سے بہتر اور برتر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔یسوع مسیح اس لئے آیا تا کہ اس تفریق اور درجہ بندی کا خاتمہ کرے۔اگر ہم گناہ کرتے ہیں تو صرف وہی ہماری مدد کرسکتا ہے۔اور اگر ہم کچھ اچھا کرتے ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ یہ خدا ہے جس نے ہمیں ایسا کرنے کی اہلیت بخشی ہے۔ہمارے تمام اچھے کاموں کا جلال اسے ملتا ہے۔اسکے بغیر ہم کچھ بھی نہیں ہے۔مسیح میں ہم سب ایک ہیں اور اسطرح درجہ بندی اور تفریق ختم ہوجاتی ہے۔

بڑے بیٹے نے اپنی اچھائی اور اپنے بھائی کے گناہ کا حساب رکھا۔اور یہ ہمیشہ اس بات کا نشان ہے کہ نامعافی ہمارے دل میں موجود ہے۔پطرس نے یسوع سے پوچھا کہ اسے اپنے بھائی کو کتنی مرتبہ معاف کرنے کی ضرورت ہے(متی 18:21-22)۔اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لازمی طور پر اپنے بھائی کے گناہوں کا حساب کتاب رکھتا تھا۔لیکن محبت جھنجھلاتی نہیں۔بدگمانی نہیں کرتی(1 کرنتھیوں 13:5)۔اگر ہم مسیح کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور ویسی ہی محبت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں دوسروں کے گناہوں کا حساب کتاب رکھنا ترک کرنا ہوگا۔جب ہم معاف کرتے ہیں تو ہمیں مکمل طور پر معاف کرنے کی ضرورت ہے۔یعنی ہم اسے بھلا دیتے ہیں اور پھر یاد نہیں کرتے۔اگر ہم چاہیں تو یاد رکھ سکتے ہیں۔لیکن ہمیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہم معاف کر سکتے ہیں، اور اسے بھلا سکتے ہیں۔ہمیں مزید اس بارے میں سوچنے یا بات کرنے کی ضرورت پیش نہیں آنی چاہیے۔

ایک وقت تھا جب مَیں ڈیو کی ہر اس بات کا حساب رکھتی تھی جو وہ مجھے غصہ دلانے اور ناراض کرنے کیلئے کرتا تھا۔مجھے اسکی تمام خامیوں کی خبر تھی۔چاہے آپ یقین کریں یا نہ کریں مَیں بڑے فخر اور خود کو بہتر جانتے ہوئے ڈیو کیلئے باقاعدگی سے دعا کرتی تھی کہ وہ تبدیل ہوجائے۔یہ سچ ہے کہ مَیں ڈیو کیلئے تو دعا کرتی تھی لیکن اپنے برے رویے دیکھ نہیں پا رہی تھی!لیکن اب مجھے یاد بھی نہیں کہ آخری مرتبہ کب ڈیو نے مجھے رنجیدہ یا ناراض کیا تھا۔کیونکہ مَیں نے خود پر رحم کرتے ہوئے ڈیو کی غلطیوں اور خامیوں کا حساب رکھنا چھوڑ دیا ہے۔اب میں پہلے سے بہت زیادہ خوشی محسوس کرتی ہوں

لیکن ابلیس خوش نہیں ہے۔میری زندگی میں اس تعلق سے اسکا جواءٹوٹ چکا ہے۔

ابھی اوراسی وقت آپ خود سے پوچھیں کہ کہیں آپ اس بات کا حساب تونہیں رکھتے کہ آپ دوسروں کیلئے کیا کرتے ہیں اوردوسرے آپ کیلئے کیا کررہے ہیں۔اگرآپکی سوچ اوررویہ اس قسم کا ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ آپکو دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کرنے میں مشکل پیش آئے گی۔اور اسکا مطلب یہ بھی ہے کہ آپکے دل میں نامعافی ہے اورآپکو اپنے اس رویے سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

2. نامعافی کارویہ اپنے اچھے کاموں کونشر کرتا ہے:

بڑا بیٹا اپنے باپ کو بتاتا ہے کہ اس نے کبھی بھی اسکی حکم عدولی نہیں کی۔اس طرح وہ اپنے اچھے کاموں پرفخر کرتا نظر آتا ہےاوراپنے بھائی کے گناہ کواچھالتا ہے۔عدالتی اورتنقیدی رویہ ہمیشہ یہ کہتا ہے"تم بہت برے ہواورصرف مَیں ہی اچھا ہوں"۔بائبل مقدس ایسے اسباق سے بھری پڑی ہے جو دوسروں کی عدالت اورتنقید کے نتائج اورخطرات کے بارے میں ہیں۔ہم جو بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں۔ہم جس طرح دوسروں کی عدالت کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہماری عدالت بھی کی جائے گی(متی 7:1,7:5-2)۔

بڑے بھائی کے دل میں کوئی رحم نہیں تھا۔اوراسکی وجہ اسکی اپنی اورمن گھڑت راستبازی تھا۔اس دورمیں یسوع نے مذہبی فقہی اورفریسیوں کوحیران کن حدلیکن دیانت داری سے سچ کا آئینہ دکھایا۔اس نے انھیں بتایا کہ وہ جوکچھ دوسروں کوسکھاتے ہیں خوداس پرعمل پیرانہیں ہوتے۔وہ اپنے کام دوسروں کودکھانے کیلئے کرتے تھے۔وہ بس دکھاوااورریاکاری کرتے تھے۔وہ پوری شریعت پر عمل کادعویٰ توکرتے تھےلیکن دوسروں کی مددکرنے کی زحمت گوارانہیں کرتے تھے۔وہ پیالے کوباہر سے صاف کرنے والے تھےلیکن اندرکی گندگی ویسے ہی رہتی تھی۔دوسرے لفظوں میں کہاجاسکتا ہے کہ انکا ظاہری رویہ شاید اچھا تھا لیکن انکا دل بدی سے بھرا تھا(متی 23باب)۔مذہبی راستبازی کا ڈھونگ رچانے والے دنیاکے بےرحم ترین انسان بھی ہوسکتے ہیں۔یسوع نے صلیب پراپنی جان اس

لئے نہیں دی تھی تا کہ ہم مذہبی بن جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہمارا خدا کے ساتھ قریبی تعلق اور رفاقت قائم ہو سکے۔ خدا کے ساتھ ہمارا حقیقی تعلق ہمیں نرم مزاج بناتا ہے اور دوسروں پر رحم کرنا سکھاتا ہے۔

جس شام مَیں چرچ میں کلام سنتے وقت یہ سوچ رہی تھی کہ میرے اندر نامعافی نہیں ہے تو اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو مَیں فوراً سے بتاتی کہ پورے ہفتے میں مَیں نے کتنے گھنٹے دعا کی ہے اور بائبل مقدس کے کتنے ابواب کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن اسکے باوجود مَیں اپنے دلی رویے سے بے خبر تھی جو خدا کے نزدیک ناپسندیدہ بات تھی۔ حقیقت میں مَیں مسرف بیٹے کے بڑے بھائی کا نمونہ پیش کر رہی تھی۔ لیکن مَیں خدا کا شکر کرتی ہوں کہ اس نے مجھے تبدیل کیا ہے۔ لیکن اسکے باوجود مَیں اس بات کا دھیان رکھتی ہوں اور اپنا جائزہ لیتی ہوں کہ کہیں مَیں اپنے کسی اچھے کام کا جلال خود تو لینے کی کوشش نہیں کر رہی۔ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ اگر ہم کوئی اچھا کام کرتے ہیں تو ہمارے دہنے یا بائیں کو اسکی خبر نہیں ہونی چاہیے۔ یعنی ہمیں اپنے اچھے کاموں کے بارے میں سوچنا نہیں چاہیے۔ ہم خدا کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے جلال کیلئے استعمال کرے۔ اور جب ہم وہ کام کر لیں تو پھر ہماری توجہ اور دھیان کسی نئے کام کو کرنے کی طرف ہونا چاہیے۔

کیا آپ اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ تو نہیں کرتے کہ مَیں کس قدر نیک ہوں اور دوسرے کسقدر برے اور گناہگار ہیں؟ کیا آپ اس طرح کی گفتگو تو نہیں کرتے : ”مجھے تو یقین نہیں آتا کہ تم نے ایسی حرکت کی ہے۔ اگر مَیں تمہاری جگہ ہوتا تو کبھی بھی ایسا نہ کرتا“۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ آپ خود کو مصیبت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ آپ جس قدر خود کو اعلیٰ سمجھیں گے اس قدر آپ دوسروں کو حقیر اور کمتر سمجھیں گے۔ حقیقی حلیمی اور حلم مزاجی اپنے بارے میں نہیں سوچتی اور نہ ہی خود غرض ہوتی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ دوسروں سے بہتر ہیں تو آپکے لئے دوسروں کو معاف کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اس لئے خود کو خدا کے سامنے فروتن کریں۔ دوسرے لوگوں کے خلاف اور اپنے حق میں آپ نے جو بھی حساب کتاب اپنے دل میں لکھ رکھا ہے اسے ہمیشہ کیلئے مٹا دیں۔

3. نامعافی کا رویہ شکایت کرتا رہتا ہے:

بڑے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا، ''تو نے مجھے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا کہ مَیں اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا'' (لوقا 15: 29)۔ اسکے اندر نام نہاد شہیدانہ روح تھی۔ یعنی سارا کام اور محنت تو مَیں نے کی اور دوسرے زندگی کا لطف اٹھاتے رہے۔ شاید وہ کام کی زیادتی کا شکار بھی تھا۔ اور اس نے یہ بھی نہیں سیکھا تھا کہ زندگی کا لطف کیسے اٹھایا جائے اور کیسے خوش رہا جائے۔ جسکے نتیجے میں وہ دوسروں سے حسد کرنے لگا تھا جو زندگی کا لطف اٹھا رہے تھے۔ وہ مسلسل شکایت پر شکایت کرتا جا رہا تھا کہ دوسروں نے اسکے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔

جس شام مَیں چرچ میں بیٹھی معاف نہ کرنے کے تعلق سے کلام سن رہی تھی اور دل میں سوچ رہی تھی کہ مجھے تو اس کلام کی ضرورت نہیں۔ لیکن خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میرے دل میں اپنے بڑے بیٹے کیلئے معافی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ اتنا روحانی نہیں تھا جیسا مَیں چاہتی تھی۔

اگر آپ کسی مخصوص شخص کے بارے میں ہر وقت شکایت کرتے رہتے ہیں تو یہ بہت حد تک ممکن ہے کہ آپ کے دل میں کسی وجہ سے اسکے لئے معافی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے آپ کے ساتھ کچھ برا کیا ہو یا کہا ہو یا پھر اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ آپ اسکی شخصیت کی وجہ سے جھنجھلاہٹ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ درحقیقت مَیں اپنے بیٹے کے چناؤ اور پسند اور ناپسند کی وجہ سے ناراض تھی۔ لیکن مَیں یہ بھول چکی تھی کہ جب مَیں اسکی عمر کی تھی تو میرا چناؤ اور پسند اس سے بھی زیادہ بری تھی۔ آپ ایسے لوگوں کو معاف کریں جن سے آپ ناراض ہیں۔ آپ انکی کسی مثبت بات یا کام کے تعلق سے بات کرنا شروع کریں۔ دعا کریں اور انتظار کریں کہ خدا کسطرح آپکی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جن سے آپ پیار کرتے ہیں کام کرے گا۔

4. نامعافی کا رویہ جدا کرتا، تفریق پیدا کرتا اور تقسیم کرتا ہے:

بڑے بیٹے نے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ''جب تیرا یہ بیٹا''۔ اس نے اسے بھائی کہہ کر مخاطب نہیں کیا۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے اور بھائی کے درمیان جدائی کی دیوار کھڑی کر رکھی تھی۔ اس نے بھائی کی واپسی کی خوشی میں جشن میں شامل ہونے سے انکار کر دیا اور خود

کو جدا کرلیا۔ اس نے نا صرف خود کو بھائی سے جدا کرلیا بلکہ ہر شخص سے جو اس جشن میں شریک تھا۔

کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ کسی شخص سے ناراض ہوں اور آپ دوسرے لوگوں سے بھی ناراض ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ آپکے ساتھ ملکر اس شخص کے ساتھ ناراض نہیں ہورہے؟ میری زندگی میں ایسا وقت تھا جب مَیں ڈیو کے سامنے دوسروں کی شکایت کرتی تھی کہ انھوں نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اور ہوتا یہ تھا کہ ڈیو اسی شخص کا دفاع کرنا شروع کردیتا تھا۔ وہ مجھے یاد دلاتا کہ شاید اس شخص کا دن بہت برا گزرا ہو۔ اور پھر وہ مجھے اسکی خوبیاں گنوانا شروع کردیتا۔ ڈیو اصل میں میری مدد کرنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ مَیں تصویر کے ایک رخ پر ہی توجہ نہ دیتی رہوں۔ لیکن مَیں ڈیو کے ساتھ ناراض ہوجاتی کہ وہ اس شخص کی طرفداری کررہا ہے۔ میری ناراضگی نے نہ صرف مجھے اس شخص سے جدا کیا جس سے مَیں ناراض تھی بلکہ مَیں خود کو ہر اس شخص سے جدا کرلیتی جو میرے ستانے والے کو پسند کرتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ جو لوگ ہر بات کا برا مناتے ہیں اور ہر وقت کڑواہٹ کا شکار رہتے ہیں اکثر وہ تنہائی کا شکار ہوجاتے ہیں اور لوگوں سے جدا رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ناراضگی میں اس قدر مصروف ہیں کہ انکے پاس دوسروں کیلئے وقت ہی نہیں ہے۔

بڑا بیٹا بھائی کی دعوت اور جشن میں شامل ہونے کیلئے تیار نہ تھا۔ شاید اگر وہ ایسا کرتا تو لطف اندوز ہوتا۔ لیکن اس نے شکایت کرنے اور کڑھتے رہنے کو ترجیح دی! نااتفاقی کا موضوع بہت ہی المناک لیکن اہم ہے۔ اس لئے مَیں نے اسکی وضاحت کیلئے اس پر ایک مکمل باب مختص کیا ہے۔ جسکا مطالعہ آپ اگلے باب میں کریں گے۔

5. نامعافی کا رویہ مسلسل دوسروں کے گناہ کو اچھالتا ہے:

جب ہمارے اندر نامعافی کا روح ہوتا ہے تو ہم ہر وقت بہانہ اور موقع ڈھونڈتے رہتے ہیں تاکہ یہ بتاسکیں کہ فلاں شخص نے ہمارے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ دوسروں سے بات کرتے وقت انکے برے سلوک کو موضوع گفتگو بنایا جائے۔ اور پھر ہم ہر اس شخص کو بتاتے ہیں جو سننے کیلئے تیار ہوتا ہے۔ اس قسم کا رویہ اس بات کا واضح نشان ہے کہ ہم خدا کی تابعداری میں نہیں

چل رہے اور ہمیں جلد خدا کی مدد کی ضرورت ہے تا کہ ہم دوسروں کو معاف کرسکیں۔ کیونکہ جو کچھ دل میں بھرا ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے۔ اگر ہم اپنی حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے الفاظ اور گفتگوں کو سننا چاہیے۔

بڑے بیٹے نے باپ کو یاد دلایا کہ وہ اس بیٹے پر مہربان ہو رہا ہے جو اس کے لائق نہیں ہے۔ اور اسکے تمام کردہ گناہوں کی تفصیل بتاتا ہے (لوقا 30:15)۔ وہ بہت ناراض تھا اور اسکی گفتگو اسکی ناراضگی کا واضح ثبوت تھی۔ یسوع نے سکھایا ہے کہ جب ہم ناراض ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم اس ناراضگی کو ختم کریں۔ یعنی اسکا مطلب ہے کہ جو کچھ آپکے ساتھ کیا گیا ہے اسے دہراتے نہ رہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ ایسے شخص کو معاف کر چکے ہیں جس نے آپکا دل دکھایا ہو لیکن آپ یہ دریافت کرتے ہیں کہ جب وہی شخص دوبارہ وہی حرکت کرتا ہے تو آپ جلدی سے اسکی پہلی غلطی اسے یاد دلانا شروع کر دیتے ہیں! ہم سب ایسا کرتے ہیں۔ اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم نے حقیقت میں اس شخص کو معاف نہیں کیا ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہم خدا سے ایسا کرنے کیلئے مدد مانگیں۔

6. نامعافی کا رویہ آپکو اپنے ستانے والے کی برکات پر ناراض کرتا ہے

بڑا بیٹا ناراض اور حسد کرتا تھا۔ اسے یہ بات بہت ناپسند آرہی تھی کہ اسکا باپ اسکے بھائی کیلئے خوشی منا رہا ہے اور اسکی برکات بحال کر رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے بھائی کو شاندار دعوت ملے، اسکے لئے پلا ہوا بچھڑا ذبح کیا جائے، اسے نیا چوغہ اور جوتے اور قیمتی انگوٹھی پہنائی جائے۔ وہ بہت زیادہ ناراض تھا۔ دوسرے لوگوں کی برکات پر ناراضگی ہمارے اپنے رویے اور کردار کو بے نقاب کرتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کریں اور رونے والوں کے ساتھ روئیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس پر بھروسا کریں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ درست رویہ اپنائیں۔ اس کہانی میں چھوٹے بھائی نے گناہ کیا تھا۔ لیکن اس وقت اسے معافی، قبولیت اور شفاء کی ضرورت تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اسکے باپ نے سوچا ہو کہ وہ اسکے گناہ اور برے رویے کے بارے میں بعد میں بات کرے گا لیکن اس وقت اس لمحے مَیں اسے پیار کی ضرورت تھی۔ اسے اس بات کی ضرورت تھی کہ اسکا باپ رحم اور

شفقت کا مظاہرہ کرتا۔ خدا ہمیشہ وہ کرتا ہے جو لوگوں کیلئے بہترین ہوتا ہے اور اسکا طریقہ ہمیشہ درست ہوتا ہے۔لیکن اگر ہم اس بات سے متفق نہ ہوں اور سوچیں کہ انصاف نہیں کیا گیا تو اس سے خدا کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر ہمارا رویہ ناراضگی کا ہے تو دکھ اٹھانے والا کوئی اور نہیں بلکہ ہم خود ہوں گے۔

بڑے بیٹے کے سوا تمام لوگ اس دعوت میں شریک تھے جو اسکے باپ نے چھوٹے بیٹے کی واپسی کی خوشی میں دی تھی۔ بڑے بیٹے نے چناؤ کیا کو وہ ناخوش رہے گا۔اسکا رویہ اسکی خوشی میں رکاوٹ کا سبب بن رہا تھا۔لیکن اسے اپنے اوپر رحم کرتے ہوئے اپنے بھائی کو معاف کرنے کی ضرورت تھی۔

اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ آپکے اندر پوشیدہ طور پر نامعافی کا رویہ تو ہے میَں چاہوں گی کہ جو فہرست مَیں نے بنائی ہے آپ کھلے دل کے ساتھ اس پر ایک مرتبہ پھر نظر دوڑائیں اور غور کریں۔ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ پر پوشیدہ کڑواہٹ،غصہ اور دوسروں کو معاف نہ کرنے کے رویے کو ظاہر کرے۔اپنے اندر معاف نہ کرنے کے نشانات کا جائزہ لیں۔ اگر آپکے اندر کوئی بھی علامت ہے تو آپ یسوع جو کہ طبیب اعظم ہے سے رجوع کریں تا کہ وہ آپکو شفاء دے سکے۔

باب 12

یگانگت کی برکت اور قدرت

یگانگت، اتفاق اور ہم آہنگی کے تعلق سے کلام مقدس میں جابجا ہماری حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ یگانگت اور اتحاد اسی وقت ممکن ہے جب ہم دوسروں کو جلد فراخدلی سے معاف کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں ہمارا معاشرہ نااتفاقی سے پُر ہے۔ ہم مسلسل جنگ، نفرت، حکومتوں، کلیسیاؤں، کاروباری اداروں اور دوسری باتوں میں رد و بدل اور اتار چڑھاؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ لیکن ان سب حالات کے باوجود خدا ہمیں اطمینان کی پیشکش کرتا ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم کس قسم کی زندگی گزارنے کا چناء کرتے ہیں۔

"دیکھو! کیسی اچھی اور خوشی کی بات ہے کہ بھائی باہم ملکر رہیں"

(زبور 1:133)

زبور نویس لکھتا ہے کہ جہاں پہ اتفاق اور یگانگت ہے وہاں خدا برکت اور زندگی کی ندیاں جاری کرتا۔ خدا ایسے لوگوں کی قدر کرتا ہے جو اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ صلح اور اتفاق کے ساتھ رہیں۔ یسوع نے کہا کہ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے بیٹیاں کہلائیں گے۔ یعنی ایسے لوگ روحانی طور پر بالغ ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے احساسات اور جذبات سے مبرا ہو کر زندگی گزارتے ہیں اور وہ اس بات کیلئے تیار ہوتے ہیں اور وہ خدا کے دہنے ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہتے ہیں تا کہ اسکی تابعداری میں چل سکیں۔ ایسے لوگ پہل کرتے ہیں اور یگانگت کو قائم رکھنے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔

اپنے گھر اور دفتر کے بارے میں سوچیں۔ کیا یہ پرسکون ہے؟ کیا لوگ آپس میں مل جل کر رہتے اور کام کرتے ہیں؟ اگر نہیں، تو آپ اس سلسلے میں کیا اقدامات کریں گے؟ آپ دعا کریں گے آپ دوسروں کی حوصلہ افزائی کریں گے تا کہ مل جل کر رہیں۔ اور اگر یگانگت اور نااتفاقی کی وجہ آپکی

غلطی ہے تو آپ خود کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ آپ ان باتوں پر بحث کرنے سے اجتناب کر سکتے ہیں جنکا حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر آپ کسی سے اتفاق نہیں کرتے تو آپ معافی مانگنے میں پہل کر سکتے ہیں۔ حکمت کے پہلے پھلوں میں سے ایک پھل صلح ہے۔ اس لئے حکمت سے چلیں تو آپ زندگی میں برکات حاصل کریں گے۔

"مگر جو حکمت اوپر سے آتی ہے اول تو وہ پاک ہوتی ہے۔ پھر ملنسار، حلیم اور تربیت پذیر۔ رحم اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی۔ بے طرفدار اور بے ریا ہوتی ہے" (یعقوب 3:17)

یگانگت کا انتخاب کرنا

جیسا کہ میَں نے پہلے بھی کہا کہ ہم جس طرف نظر دوڑائیں ہمیں افراتفری اور بحران نظر آتا ہے۔ اس لئے اگر ہم ایسی یگانگت چاہتے ہیں جسکا نتیجہ صلح اور اطمینان ہو تو ہمیں اسکا ارادتاً انتخاب کرنا ہوگا۔ ہمیں خدا کی راہوں اور اسکے طریقہ کار کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اور اسکے پاک روح کے ساتھ ملکر صلح کو فروغ دینا پڑے گا۔

جو لوگ رشتہ ازدواج میں منسلک ہیں وہ اس بات کو اچھی جانتے ہیں کہ اکثر میاں بیوی کسی نہ کسی بات پر ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ عموماً ہم ایسے شخص سے شادی کرتے ہیں جو ہماری شخصیت کے الٹ ہو۔ یعنی اسکا مطلب ہے کہ دونوں کی سوچ ایک جیسی نہیں ہوگی۔ ہم ایک دوسرے سے کسی بات پر اختلاف رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم یہ کام ایک دوسرے کی عزت اور احترام کا خیال رکھتے ہوئے بھی کر سکتے ہیں۔ ڈیو اور میَں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ ہم نے کئی سال ایک دوسرے سے بحث و تکرار کرنے میں گزار دیئے اور قیمتی وقت ضائع کرتے رہے جب تک ہم نے یہ نہ سیکھ لیا کہ لڑائی جھگڑے کے کتنے سنگین نتائج ہوتے ہیں اور یگانگت میں کتنی قوت اور قدرت ہے۔ اس لئے ہم نے ایک دوسرے سے عہد کیا کہ ہم اپنے رشتے، گھر اور خدمت کو پر امن بنائیں گے۔ ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا اس وقت تک ہمیں برکت نہیں دے گا جب تک ہم پھوٹ اور نا اتفاقی

کا شکار رہیں گے۔ ہم نے مشہور کہاوت تو سنی ہوگی، ''اتفاق سے قائم رہیں گے، پھوٹ پڑی تو مٹ جائیں گے''۔ یہ کہاوت ایک حقیقت ہے۔ بائبل سکھاتی ہے کہ ایک آدمی ایک ہزار کا پیچھا کرتا ہے اور دو آدمی دس ہزار بھگا دیتے ہیں۔ کلام کے اس حصے میں ہم دیکھتے ہیں جب ہم اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہیں تو قوت اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔

اپنی ازدواجی زندگی میں بحث وتکرار کی وجہ مَیں ہوا کرتی تھی۔ ڈیو ہمیشہ ہی سے صلح پسند شخص تھا۔ اور وہ ہمیشہ ہی ہماری بحث وتکرار اور بعد میں ناراضگی کو سخت ناپسند کرتا تھا۔ میری پرورش ایسے گھر میں ہوئی تھی جہاں اتفاق نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اس لئے مجھے سیکھنا تھا کہ صلح اور امن کا کیا مطلب ہے۔ مَیں نے خدا کے کلام کا مطالعہ شروع کیا تا کہ مَیں یہ جان سکوں کہ مجھے تبدیل ہونے کیلئے کیا کرنا ضروری ہے۔ مَیں نے دریافت کیا کہ حلم مزاجی کے بغیر امن وصلح ممکن نہیں ہے۔

حلیمی وہ خصوصیت ہے جسکی ہمیں آرزو کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اسے اپنے اندر پیدا کرنا اور اسے قائم رکھنا سب سے مشکل کام ہے۔ ایک شخص جو حقیقی طور پر حلم مزاج ہے وہ (بے فائدہ، بے مقصد اور بیکار) بات کرنے سے اجتناب کرے گا۔ کیونکہ اس طرح کی باتیں ہمیں بے دینی کی طرف لے جاتی ہیں۔ وہ اپنے ذہن کو بیہودہ بکواس اور نادانی کی باتوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسی باتوں سے لڑائیاں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔

کیا آپکو یاد ہے کہ آخری مرتبہ کب آپ نے کسی ایسی بات پر بحث وتکرار کی جو کہ معمولی نوعیت کی اور مضحکہ خیز تھی؟ شاید آپکا دن بہت برا گزرا تھا اور آپ نے الجھن میں وہ بات کردی جو آپکو نہیں کہنی چاہیے تھی۔ جسکی وجہ سے بحث وتکرار کا آغاز ہو گیا۔ لیکن آپ جلدی سے معافی مانگ سکتے تھے لیکن آپ اپنی انا کی وجہ سے بحث وتکرار کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں تا کہ ثابت کرسکیں کہ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ آپ اپنا سارا دن اسی تکرار میں ضائع کردیتے ہیں، آپ تھکاوٹ سے چور ہیں اور آپکے سر میں درد ہو رہا ہے۔ آپ اپنے پیٹ میں درد محسوس کرتے ہیں اور آپ کے دل میں دعا کرنے کی کوئی خواہش نہیں بچی۔ آپ اپنے دل میں جانتے ہیں کہ آپ کا رویہ بہت برا تھا۔ اور آپ معافی بھی مانگنا چاہتے تھے کہ میری غلطی ہے۔ لیکن آپکی جسمانیت غالب آتی ہے اور آپ ایسا کرنے سے گریز کرتے

ہوئے اپنی جھوٹی انا پر اڑ جاتے ہیں۔ مجھے شخصی طور پر اس طرح کی وہ تمام صورتحال یاد ہیں جب مَیں ایسا ہی کیا کرتی تھی۔لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب میری ایسی عادت نہیں ہے۔ مجھے لڑائی، بحران، بے آہنگی اور اختلافات سے نفرت ہے۔ ہمیشہ درست ہونا اصل بات نہیں ہے۔لیکن ہم صرف ایک ہی مقصد کیلئے دوسروں کے ساتھ بحث وتکرار کرتے ہیں کہ ہم درست کہہ رہے ہیں۔لیکن چاہے ہم واقعی درست ہوں تو اس سے ہمیں کیا مل سکتا ہے؟ کیا دوسروں سے بہتر ہونے کا فخر؟ میرا خیال ہے کہ ہم زیادہ بہتر محسوس کریں گے اگر ہم خود کو خدا کے حضور فروتن کریں اور اسے اپنا منصف بنائے۔ خدا اس قابل ہے کہ وہ اپنی مرضی اور منصوبے کے مطابق ہمیں خود درست ثابت کرے۔ خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ محبت اپنی بہتری اور بھلائی نہیں چاہتی (1 کرنتھیوں 5:13)۔ یہ اپنے حق سے بھی دست بردار ہو جاتی ہے!

کیا آپ اس بات کیلئے تیار ہیں کہ لوگوں سے بحث وتکرار کرنے کی نسبت آپ دوسروں کو موقع دیں کہ وہ کہہ سکیں کہ وہ درست ہیں چاہے آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں کہ وہ درست ہیں۔ اگر آپ ایسا کرنے کیلئے تیار ہیں تو آپ صلح کرانے والوں کی فہرست میں شامل ہونے کیلئے پہلا قدم اٹھا چکے ہیں۔

حال ہی میں مَیں اپنے خاندان کے گیارہ ممبران کے ساتھ سیر وتفریح کی غرض سے باہر گئی۔ ڈیو اور میرے علاوہ ہمارے بچے اور پوتے اور انکے والدین بھی تھے۔ ہم سب ایک ہی گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور یہ ایسا موقع تھا کہ ہم سب نااتفاقی کا شکار ہو جاتے اور ایک دوسرے کیلئے رنج کا باعث ہوتے۔ سب لوگ ایک طرح کا کام نہیں کرنا چاہتے تھے مثلاً ٹی وی پر کوئی پروگرام، کھیل کود یا پھر کھانا پینا۔ نوجوان بچوں کا رویہ اکثر دوسروں کیلئے سر درد اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔لیکن اسکے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم بھی انکی عمر کے دور میں کچھ زیادہ بہتر نہیں تھے۔

بہر حال میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ سیر وتفریح کے پروگرام میں شامل ہم سب مسیحی لوگ تھے۔ جو خدا کے کلام کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور صلح اور امن پسند ہیں۔لیکن اسکے باوجود ہمیں اس کو برقرار رکھنے کیلئے کوشش کرنے کی ضرورت تھی۔ بالکل ویسے ہی جیسے آپ یگانگت اور صلح کے طالب ہوتے ہیں۔ جو صورتحال مَیں نے یہاں پیش کی ہے اس میں یگانگت اور صلح کو قائم رکھنا

بہت مشکل کام ہے جب تک کہ سب لوگ حلیمی کا رویہ اختیار نہ کریں، اور فراخدلی سے ایک دوسروں پر رحم کرنے والے نہ بنیں۔ جب خدا ہمیں کلام مقدس کے وسیلہ سے سکھاتا ہے کہ ہم دوسروں کو معاف کرنے میں دیر نہ کریں تو اس میں خدا کی حکمت پوشیدہ ہے۔ کیونکہ ابلیس ہمیشہ اس تاڑ میں رہتا ہے کہ کب اور کس وقت اسے موقع ملے اور وہ نا اتفاقی اور بدامنی کا بیج ہمارے دلوں میں بوئے۔ لیکن خدا نے ہمیں اسے شکست دینے کا طریقہ بتا رکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم رحم کرنے میں فراخدل ہوں۔ صبر سے دکھوں کی برداشت کریں۔ دوسروں کی بات سمجھنے والے ہوں اور اپنے گناہ کو پہچاننے والے ہوں۔ یہ بات آپکی مدد کرے گی تا کہ آپ دوسروں کی عدالت کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں اور دوسروں کو معاف کرنے میں تاخیر سے کام نہ لیں۔ اس طرح آپ ابلیس کے پھندے (لڑائی جھگڑے اور تکرار) میں پھنسنے سے بچ جائیں گے۔

ہمارے تعلقات اور رشتے ہمارے لئے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ برے تعلقات ہمارے لئے پریشانی اور دکھ کا باعث ہوتے ہیں جبکہ اچھے تعلقات اس دنیا میں بہترین برکات میں سے ایک ہے اور اسکے بہت سے فوائد بھی ہیں۔ ابلیس کی کوشش رہتی ہے کہ تعلقات اور رشتوں میں دراڑ پیدا کرے اور تباہ کرے۔ کیونکہ وہ اتحاد و یگانگت کی قوت اور قدرت سے واقف ہے۔ وہ ہماری مختلف شخصیات کو ہمارے ہی خلاف استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسکی کوشش ہوتی ہے کہ وہ بات کا بتنگڑ بنا کر ناراضگی، لڑائی جھگڑے اور بغاوت کو پیدا کرے۔ اور ہمیں اس مقام پر لائے جہاں ہم دوسروں کو معاف کرنے کے قابل نہ ہوں۔

لیکن ہمیں ابلیس پر اختیار حاصل ہے۔ لیکن ہم اسکے سب حیلوں اور چالوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں جسکا مقصد ہمارے گھروں، خاندانوں، کلیسیاؤں، دفاتر اور سکولوں اور کسی بھی جگہ میں لڑائی جھگڑا اور فساد برپا کرنا ہے۔

آپ خود سے پوچھیں کہ جھگڑے اور فساد سے آپکو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ کیا اس کا کوئی فائدہ ہے یا اس سے حالات کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے؟ زیادہ تر ہم ایسی باتوں کی وجہ سے پریشانی اور دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے آیئے ایک فیصلہ کریں اور صلح کیلئے کام

اور کوشش کرنا شروع کریں۔ہم تنہا پوری دنیا میں موجود افراتفری اور بحران کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم انفرادی طور پر اپنی زندگیوں اور تعلقات کو بہتر بنانے میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے دعا کرنا شروع کریں۔خدا سے پوچھیں کہ اپنی کونسی باتوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے تا کہ آپ صلح کے فرزند بن جائیں۔

ڈھلنا سیکھیں

ہم میں سے اکثر ہر کام میں اپنی مرضی چاہتے ہیں۔لیکن اتحاد و یگانگت کیلئے آپکو سیکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ خود کو حالات کے مطابق ڈھالنے کے قابل ہوں۔مندرجہ ذیل آیات پر غور کریں:

> ''آپس میں یکدل رہو۔اونچے اونچے خیال نہ باندھو بلکہ ادنیٰ لوگوں کی طرف متوجہ ہو۔اپنے آپکو عقلمند نہ سمجھو۔بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو۔جو باتیں سب لوگوں کے نزدیک اچھی ہیں انکی تدبیر کرو۔جہاں تک ہو سکے تم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل میلاپ رکھو'' (رومیوں 12:16-18)

ان آیات کا بغور مطالعہ ہم پر یہ واضح کرتا ہے کہ اگر ہمارا رویہ درست نہیں تو ہم دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ہمیں حلیمی کا رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ایسا رویہ جو خود کو لوگوں اور مختلف صورتحال کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ہمیں ہمیشہ درست بات کیلئے کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔لیکن معمولی اور عام معاملات کیلئے اور خاص طور پر ان معاملات کیلئے جن میں خود کو ڈھالنے کی گنجائش ہے۔اس لئے ہمیں اس بات کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔ یہ اچھا نہیں ہے کہ کوئی ہر وقت اور ہمیشہ اپنی من مانی کرتا رہے۔ہمیں محبت اور حلیمی کے ساتھ خود کو ایک دوسرے کے تابع کرنے کا تجربہ کرنا چاہیے۔ہمیں کبھی دوسروں کی خواہشات اور ترجیحات کا بھی پاس اور خیال رکھنا چاہیے۔اور ہمیں یہ سب کچھ پر خلوص دل اور اچھے رویے کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنی ازدواجی زندگی کے بیشتر حصے میں ڈیو نے ہمیشہ مجھے اجازت دی کہ مَیں اس بات کا چناؤ کروں کہ ہمیں کیا کھانا ہے اور کہاں کھانا ہے۔ڈیو چونکہ سادہ مزاج ہے اور پیچیدہ قسم کی شخصیت

نہیں ہے اس لئے اسے ان باتوں سے زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا۔لیکن میرے لئے کل اور آج یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔گذشتہ چند سالوں میں کسی وجہ سے جو میں نہیں جانتی ڈیو نے کھانے پینے کے معاملات میں اپنے چناؤ کا اظہار شروع کر دیا ہے۔اور اکثر وہ ایسی جگہ کھانا کھانے کیلئے جانے کیلئے رضامند نہیں ہوتا جو میں پسند کرتی ہوں۔ اسے ادرک کھانا پسند نہیں ہے۔اور مجھے اطالوی کھانے بہت پسند ہیں۔اس لئے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مسئلہ سر اٹھا رہا ہے۔مجھے چینی کھانی بھی بہت پسند ہیں۔اگرچہ ڈیو کبھی کبھار میری پسند کے کھانے کیلئے رضامند ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں چکنائی کم ہوتی ہے اور بدذائقہ بھی نہیں ہوتے۔لیکن اب مجھے نوشتہ دیوار پر جو کچھ لکھا ہے وہ میں پڑھ سکتی ہوں۔اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ مجھے خود کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔میں ہمیشہ ہی سے اپنی پسند ناپسند کا خیال رکھتی آئی ہوں۔اور اب میں سمجھتی ہوں کہ ڈیو کی باری ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ اسے کیا کھانا ہے اور کہاں کھانا ہے۔لیکن میں اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ میرے لئے ایسا کرنا قدرے مشکل ہو رہا ہے۔اگر ہم ہر بات میں اپنی من مانی کرنے کے عادی ہیں اور یہ کام کافی عرصے سے کرتے آرہے ہیں تو اچانک تبدیلی کو قبول کرنا کچھ مشکل محسوس ہوگا۔لیکن میں نے خود کو یاد دلایا ہے کہ چالیس سال تک ڈیو نے میری خواہش کا خیال رکھا ہے کہ ہمیں کیا کھانا ہے اور کہاں کھانا ہے۔اس لئے اب بلاشبہ ڈیو کی باری ہے۔ہمارے لئے تبدیلی کو قبول کرنا یا خود کو ڈھالنا آسان ہوگا اگر ہم جذباتی ردعمل کی بجائے کچھ دیر سوچیں اور خود کو منطقی طور پر قائل کریں۔

کلام مقدس کے مطابق ہمیں خود کو زیادہ عقل مند نہیں سمجھنا چاہیے۔اور ہمیں یہ بھی نہیں سوچنا چاہیے کہ ہماری ضرورت دوسروں کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ہم سب کی برابر حیثیت اور حقوق ہیں۔اور اگر ہم ان باتوں کو یاد رکھیں تو ہمارے لئے دوسروں کی خواہش کا خیال رکھنے کیلئے خود کو ڈھالنا مشکل نہیں ہوگا۔

اپنی دعائیہ قوت بڑھائیں

دعا ایک عظیم ترین اعزاز ہے جو ہمیں بخشا گیا ہے۔ یہ ہماری اور دوسروں کی زندگی میں قوت

اور برکات کے دروازے کھولتی ہے۔ خدا ہماری دعائیں سنتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ بغیر تکرار اور غصے کے دعا کریں۔

"پس مَیں چاہتا ہوں کہ مرد ہر جگہ بغیر غصہ اور تکرار کے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کیا کریں" (1 تیمتھیس 8:2)

کلام کی یہ آیات واضح ہیں کہ ہمیں بغیر غصے اور ناراضگی کے دعا کیلئے ہاتھ اٹھانے چاہیں۔ مرقس گیارہ باب میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب ہم دعا کریں تو سب سے پہلے انکو معاف کریں جنھوں نے ہمارا قصور کیا ہو۔ یہ حوالہ بھی ثابت کرتا ہے کہ ہم اپنے دل میں غصہ اور ناراضگی رکھتے ہوئے دعا نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس بات کی توقع کر سکتے ہیں کہ ہماری دعا سنی جائے گی۔ دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو کہ بہت ناراض اور غصے میں رہتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں بڑی تعداد مسیحیوں کی ہے جو یہ ان سب تعلیمات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ دعا کرتے وقت اس دھوکے میں رہتے ہیں کہ انکے دل میں ناراضگی اور غصے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شاید وہ محسوس کرتے ہیں کہ انکا غصہ اور ناراضگی جائز ہے۔ لیکن خدا ایسے رویے کی مذمت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دعا کرنے سے پہلے ہم دوسروں کے ساتھ معاملات کو درست کریں۔ خدا کی حضوری میں جانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپکے دل میں دوسروں کو معاف نہ کرنے کے جذبات نہیں ہیں۔ ہم خدا سے کیسے اس بات کی توقع کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہ معاف کرے جبکہ ہم اپنے قصورواروں کو دل سے معاف کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ لوگوں کا ہمارے ساتھ برا سلوک کرنا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے جتنا کہ ہمارا خدا کی نافرنی کرنا ہے۔

بطور میاں بیوی کے یا ایک خاندان کی صورت میں آپس میں ملکر دعا کرنا قوت اور قدرت کو لاتا ہے۔

"پھر مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے انکے لئے ہو جائے گی" (متی 19:18)

کلام کی یہ آیت سچ مچ شاندار ہے۔ اور اگر ہم واقعی اس بات پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں اس بات کا بھی عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ باہم یگانگت کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔ ہماری جھوٹی انا اور فخر کی دعا کی قوت اور قدرت کے آگے کوئی قیمت اور وقعت نہیں ہے۔ ایک وقت تھا جب میں اپنی نادانی میں یہ سوچ رکھتی تھی کہ مَیں جب اور جہاں چاہوں ڈیو کے ساتھ بحث وتکرار کرسکتی ہوں۔لیکن جب ہمیں کسی معاملے میں کامیابی یا فتح کی ضرورت ہوتی تو ہم دونوں ملکر دعا کیلئے اکٹھے ہوجاتے۔ جسے ہم دعائیہ طور پر متفق ہونا کہتے ہیں۔لیکن متی 19:18 سے یہ بات واضح ہے کہ اس قسم کی دعا کامیاب نہیں ہوگی۔ خدا جس قوت کے بارے میں بتانا چاہتا ہے وہ صرف ایک دوسرے کے ساتھ صلح اور یگانگت میں پنہا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو خدا یقینا اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور اسکے بدلے میں اسکی دعا کا خاص جواب دیتا ہے۔ اس آیت کے بعد یہ مناسب تھا کہ پطرس یسوع سے پوچھتا کہ اسے اپنے بھائی کو کتنی مرتبہ معاف کرنے کی ضرورت ہے۔اس لئے کہ پطرس دعائیہ قوت چاہتا تھا جسکا ذکر مسیح نے کیا تھا۔لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ یہ جان گیا تھا کہ اسکی کسی دوسرے شاگرد کے ساتھ تعلقات میں کچھ خرابی تھی۔ اس لئے اس نے یسوع سے پوچھا کہ اسے اپنے بھائی کو کتنی مرتبہ معاف کرنے کی ضرورت ہے۔ یسوع نے پطرس کی ضرورت کے عین مطابق اسے جواب دیا کہ اسے اپنے بھائی کو اتنی ہی مرتبہ معاف کرنا ہے جو کہ انکے درمیان صلح اور یگانگت کو ہمیشہ قائم رکھ سکے۔

"اس وقت پطرس نے پاس آ کر اس سے کہا اے خداوند اگر میرا بھائی میرا گناہ کرتا رہے تو میں کتنی دفعہ اسے معاف کروں؟ کیا سات بار تک"

(متی 21:18)

پطرس کا خیال تھا کہ وہ معاف کرنے میں بہت سخاوت کا مظاہرہ کررہا ہے۔ اس لئے یسوع کا جواب اسکے لئے چونکا دینے والا تھا۔

"یسوع نے اس سے کہا مَیں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستر بار تک" (متی 22:18)

سات دفعہ کے ستر بار کا مطلب ہے چارسو نوے (490) مرتبہ۔لیکن یہ یسوع کا بات

کرنے کاانداز تھا۔درحقیقت اسکا مطلب تھا کہ جتنی دفعہ ہو سکے معاف کراوراسے محدود نہ کر۔

دعااسقدر بیش قیمت تحفہ ہےاوراس قدر شاندار اعزاز ہے کہ ہم ایک دوسرے سے نااتفاقی کرکے اسے ضائع نہیں کرسکتے۔اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے دل کوٹٹولیں اوراگرآپکوکسی کے ساتھ معاملات کودرست کرنے کی ضرورت ہےتوآپ صلح کرنے میں پہل اورجلدی کریں۔خدا کا کلام ہمیں یہ بھی بتاتاہے کہ جب ہم مذبح پر ہدیےاورنظرانے لائیں اورہمیں یادآئے کہ ہمارے بھائی کوہم سے شکایت ہے تو پہلے جاکر اس سے صلح کریں اور پھر واپس آکر اپنی نذر اور قربانی چڑھائیں(متی 24:5)۔اور یہ اس بات کا واضح ثبوت پیش کرتا ہے کہ ہمیں صلح کرنے میں پہل کرنے والے کا کردارادا کرنے کی ضرورت ہے۔

خدمت میں قوت

اگرہم خود کو خدا کی خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں تو ہمارے لئے قوت کا خزانہ میسر ہے۔ یسوع نے بارہ شاگردوں کو دودو کرکے بھیجا کہ انجیل کی منادی کریں اور بیماروں کوشفاء دیں۔اوراس نے انھیں یہ بھی تاکید کی کہ وہ ایسے گھر کی بھی تلاش کریں جہاں وہ صلح اور سلامتی کے ساتھ قیام کرسکیں(لوقا9–1:10)۔یسوع جانتا تھا کہ اس طرح انکی روحیں افراتفری اورفساد سے محفوظ رہیں گی اوراسکی قدرت ان میں سے ہوکراپنا کام کرسکے گی۔یسوع نے ان سے جووعدہ کیا تھاوہ اس لائق تھا کہ اسے پانے کیلئے وہ یگانگت اورصلح میں چلنے کی ہرممکن کوشش کرتے۔

"دیکھومیَں نےتم کواختیاردیاہے کہ سانپوں اوربچھوؤں کوکچلواوردشمن کی ساری قدرت پرغالب آؤاورتمکوہرگزکسی چیزسےضررنہ پہنچےگا"(لوقا10:19)

میَں اس وعدے کواپنی زندگی کی حقیقت بنتا دیکھنا چاہتی ہوں۔اور یقینا آپ بھی ایسا ہی چاہتے ہیں۔اس لئے آئیے یہ عہدکریں کہ ہم باہمی یگانگت اورصلح میں زندگی بسرکریں گے۔اسکا مطلب یہ ہرگزنہیں ہے کہ ہم ہمیشہ دوسرےلوگوں کی طرح سوچنا شروع کردیں یاانکے چناؤ پر ہمیشہ انکے ساتھ دیں۔اصل میں اسکا مطلب ہے کہ ہم اس بات پر اتفاق کریں کہ ہم لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں۔

اگرہم صرف اپنے کام سے کام رکھیں تو کافی حد تک لڑائی جھگڑے سے بچ سکتے ہیں۔ہمیں ایک بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر کسی معاملے میں ہمارا بولنا ضروری یا اہم نہیں تو ہمیں خاموشی اختیار کیے رکھنے کی ضرورت ہے۔اور اپنی رائے دینے سے پرہیز کریں۔اکثر ہم اپنی رائے دینے کی کوشش کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم سے ہماری رائے نہیں پوچھی گئی یا اسکی ضرورت ہے یا نہیں۔میری شخصیت اس قسم کی ہے کہ میَں اپنی رائے دیے بغیر نہیں رہ سکتی۔لیکن میَں پاک روح سے مدد مانگتی ہوں کہ وہ مجھے حکمت دے کہ مجھے کب اپنی رائے دینی ہے اور کب خاموش رہنے کی ضرورت ہے۔یہ سچ ہے کہ اس معاملے میں میَں ابھی تک کامل نہیں ہوسکی ہوں۔لیکن میں مسلسل سیکھ رہی ہوں کہ اس بات کی کیا اہمیت ہے۔

پولس رسول نے فلپیوں کی کلیسیا کو خط لکھا جس میں وہ دو خواتین یوؔدیہ اور سنتخے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ یکدل رہیں۔وہ دوسرے لوگوں کی بھی ابھارتا ہے کہ وہ ان دونوں خواتین کی مدد کریں تا کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور یکدل رہیں۔کیونکہ ان دونوں خواتین نے پولس کے ساتھ انجیل کی منادی کرنے میں جانفشانی کی تھی (فلپیوں 4:2-3)۔ہم یہ تو نہیں جانتے کہ انکی نااتفاقی کی کیا وجہ تھی۔لیکن ممکن ہے کہ انکا مسئلہ ایک دوسرے کے چناؤ کے تعلق سے بہت زیادہ رائے دینا تھا۔پولس نے یقیناً انکے بارے میں سنا ہوگا کہ دونوں کو آپس میں مل کر کام کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اور وہ جانتا تھا کہ یہ مسئلہ انکی خدمت پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔اس لئے پولس نے خصوصی طور پر خط میں ان دونوں خواتین کیلئے انفرادی طور پر ہدایات جاری کیں۔لیکن پولس نے جو کچھ ان عورتوں کیلئے لکھا وہ ہمارے لئے بھی ہے۔اگر ہم اپنی خدمت میں خدا کی قدرت اور قوت چاہتے ہیں تو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ یگانگت اور صلح رکھنا ہوگی۔ضروری ہے کہ ہماری آپس میں یگانگت اور اتفاق ہو! پولس فلپیوں کی کلیسیاء کو لکھتے ہوئے کہتا ہے:

> ”تو میری یہ خوشی پوری کرو کہ یکدل رہو۔ یکساں محبت رکھو۔ ایک جان ہو۔ایک ہی خیال رکھو“ (فلپیوں 2:2)

کلام مقدس میں ہم خدا کے جتنے بھی عظیم مرد اور خواتین سورماؤں کا ذکر پڑھتے ہیں انھوں

نے خود کو یکدلی اور یگانگت کیلئے مخصوص کر رکھا تھا۔ کیونکہ وہ جانتے کہ اسکے بغیر انکی خدمت بے پھل اورقوت سے خالی ہو جائے گی۔ اپنی خدمت کے ابتدائی دنوں میں مَیں نے اور ڈیو نے خدا سے مکاشفہ حاصل کیا جسکا تعلق لڑائی جھگڑے کے نتائج سے تھا۔ جھگڑا کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک خطرناک چیز ہے۔ اگر اسے روکا نہ جائے تو یہ متعدی مرض کی طرح بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ مجھے جھگڑے سے نفرت ہے اور اسکی وجہ اسکے خطرناک نتائج ہیں جو لوگوں کی زندگی میں رونما ہوتے ہیں۔ اس لئے مَیں جانفشانی کرتی ہوں کہ اس سے دور ہی رہا جائے تو اچھا ہے۔

> ’’سب کے ساتھ میل میلاپ رکھنے اور اس پاکیزگی کے طالب رہو جسکے بغیر کوئی خداوند کو نہ دیکھے گا۔ غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ کر تمہیں دکھ دے اور اسکے سبب سے اکثر لوگ ناپاک ہو جائیں‘‘ (عبرانیوں 12:14-15)

کلام کی یہ آیات ہمیں سکھاتی ہیں کہ ضروری ہے کہ ہم لڑائی جھگڑے کو اپنی زندگی سے خارج رکھنے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے کہ ایسا کرنے کیلئے بہت زیادہ حلیمی کی ضرورت ہے۔ اور اسکے ساتھ ہمیں جارحانہ انداز میں دوسروں کے ساتھ صلح کی کوشش میں لگے رہنے کی ضرورت ہے۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ ہمیں اپنے حق سے دست بردار ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم درست ہیں۔ اور ہمیں دوسروں کے معاملات میں بلاوجہ ٹانگ اڑانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اسکے علاوہ ہمیں اکثر خاموشی اختیار کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم خود کو ایسی بات کہنے سے باز رکھیں جس سے جھگڑا یا فساد کھڑا ہو سکتا ہے۔

مَیں نے باہمی یگانگت اور صلح کے تعلق سے لوگوں کو سکھانے میں کافی وقت صرف کیا ہے تا کہ مسیحی یگانگت کو فروغ دیا جا سکے۔ جب ہماری زندگی میں اطمینان نہیں ہے تو ہم پریشان حال رہتے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب ہم صلح اور سلامتی سے خالی ہوتے ہیں تو ہم قوت اور قدرت سے بھی خالی ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے تا کہ ہم جھگڑے اور اختلافات سے بچ سکیں۔ ہماری منسٹری ٹیم میں ایک پاسٹر ہیں جو کہ بہت شاندار صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ لیکن انکی سب سے بڑی

خوبی اختلافات اور جھگڑوں کو سلجھانا ہے۔ اگر ہماری منسٹری کے کسی شعبے میں دو افراد کا آپس میں اختلاف یا جھگڑا ہو جائے تو ہمارے یہ پاسبان ایسے لوگوں کی مدد کیلئے موجود ہوتے ہیں تا کہ آپس کے معاملات کو حکمت سے سلجھایا جائے۔ اور یگانگت کو واپس لایا جائے۔ ہمیں یقین ہیں کہ اگر ہماری آپس کی یگانگت کمزور پڑ جاتی ہے تو ہماری خدا کیلئے خدمت بھی کمزور اور قدرت سے خالی ہو جائیگی۔

اکثر ہمارے درمیان جھگڑے کی وجہ مناسب رابطہ اور بات چیت کا فقدان ہوتا ہے۔ بہت سے رشتے اور تعلقات صرف اسی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ یہ افسوسناک اور دکھ کی بات ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ایک دوسرے سے بات چیت کرنے اور رابطہ کرنے کا ہنر سیکھ سکتے ہیں۔ ہمارا پاسبان اختلاف اور جھگڑے کی صورت میں دونوں فریقین کی مدد کرتا ہے تا کہ وہ آپس میں رابطہ کریں اور اس طرح ہمارا پاسبان تقریباً ہمیشہ ہی صلح صفائی کروانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہمارا پاسبان اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے اور ہمیں یہ یقین ہو جائے کہ دونوں فریقین صلح کی نسبت جھگڑے کی فضا قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ جوئیس مائیر منسٹری انکے لئے کام کرنے کی مناسب جگہ نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ہماری ایک دوسرے کے ساتھ صلح اور یگانگت ہو تا کہ ہم خدا کیلئے موئثر ثابت ہو سکیں۔

بائبل مقدس میں دو افراد ابرہام اور لوط کے ملازمین کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا۔ جھگڑے کی وجہ بھیڑ بکریوں اور مویشیوں کا چراہگاہ میں خوراک حاصل کرنے کے حقوق تھے۔ ابرہام نے حکمت سے کام لیتے ہوئے لوط کے پاس جا کر اس سے کہا کہ ہمارے بیچ کوئی جھگڑا نہیں ہونا چاہیے۔ پھر ابرہام نے لوط کو چناؤ کا حق دیا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق پڑاؤ کرنے کیلئے جگہ کا انتخاب کر لے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ابرہام نے صورتحال کے پیش نظر خود کو حلیم بنایا اور مستقبل میں کسی بھی قسم کے جھگڑے کے امکانات کو ختم کیا۔ لیکن خدا نے لوط کی نسبت ابرہام کو بہت زیادہ برکت بخشی۔ اور اسکی وجہ ابرہام کا صلح اور یگانگت میں زندگی بسر کرنے کیلئے تیار ہونا تھا (پیدائش 13 باب)۔

مَیں خود کو یہ کہانی یاد دلاتی رہتی ہوں تا کہ مَیں جھگڑے اور اختلافات کو اپنی زندگی سے دور رکھ سکوں۔ اور مَیں اس کہانی کو اکثر اپنے پیغامات میں بھی بیان کرتی ہوں۔ اگر آپ حلیمی اختیار کرتے

ہوئے اپنی زندگی سے جھگڑے کو دور رکھتے ہیں تو خدا آپکو بہت زیادہ برکت دیگا۔ آپ نا صرف اپنی دعائیہ زندگی اور خدمت میں قوت اور قدرت کا تجربہ کریں گے بلکہ آپکی زندگی میں اطمینان ہوگا اور آپ اس سے لطف اٹھائیں گے۔

مَیں اس باب کو ختم کرنے سے پہلے یہ بات دہرانا چاہتی ہوں کہ ہم صلح اور یگانگت میں اسی وقت زندگی بسر کرسکتے ہیں جب ہم ایک دوسرے کو فراخدلی سے معاف کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں۔ خدا نے ہمیں صلح اور سلامتی کی کنجی دے رکھی ہے اور یہ کنجی ہے کہ ان لوگوں کو معاف کیا جائے جو ہمیں ستاتے یا دکھ پہنچاتے ہیں۔ لیکن ہم خدا پر بھروسا رکھ سکتے ہیں کہ وہ مناسب وقت اور حالات کے مطابق ہماری حمایت اور انصاف کریگا۔ ہمارا کام ہے کہ ہم دوسروں کو معاف کریں۔ عدالت اور انصاف قائم کرنا خدا کا کام ہے۔ آپ صرف اپنا کام کرتے جائیں اور خدا کو اسکا کام کرنے دیں۔

"اور اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے"

(افسیوں 3:4)

باب 13

اے خدا مجھ پر رحم کر

دوسروں کے گناہ معاف کرنا اس وقت آسان ہوجاتا ہے جب ہم خلوص نیت کے ساتھ اپنی گناہ آلودہ حالت اور غلطیوں پر غور کرتے ہیں۔ خدا کبھی بھی ہمیں وہ کام کرنے کیلئے نہیں کرتا جو اس نے پہلے ہمارے لئے نہ کیا ہو۔ سب سے پہلے خدا ہم پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں اسکی معافی کی ضرورت ہے اور پھر وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم دوسروں کو کس طرح معاف کریں۔ خدا ہمارے ساتھ شخصی تعلق چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ یگانگت اور صلح رکھیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ خدا پہلے ہمیں معاف کریں تاکہ ہم بھی دوسروں کو ویسے ہی معاف کرسکیں۔

معافی سے پہلے خدا کا عظیم فضل اور رحم جاری ہوتا ہے۔ رحم اور ترس رکھنا خدا کی خوبصورت ترین خصوصیات میں سے ایک ہے۔ رحم کرنا ایک عظیم بات ہے۔ اور یہ ہمارے لئے باعث حیرت بات ہونی چاہیے۔ اس دنیا میں شاید ہم اسکی زیادہ توقع نہیں کرتے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آسمان پر فرشتے اسکے رحم کو دیکھ کر ضرور حیران ہوتے ہوں گے۔ مسیحی مصنف اور خادم اینڈریو مرے کہتا ہے، "خدا کی معرفت حیران کن ہے، اسکی قدرت حیران کن ہے، اسکی راستبازی حیران کن ہے لیکن ان سب سے حیران کن بات خدا کا رحم اور ترس ہے"۔

خدا ہم گناہگاروں کو مکمل طور پر ہمیں معاف کرکے اپنے ساتھ رفاقت میں بحال کرتا ہے۔ خدا ان سب پر مہربان ہے جو اسکے رحم اور ترس کیلئے کوئی حق نہیں رکھتے۔ اگر ہم اس بات پر غور کریں کہ خدا ہر روز ہمیں ہمارے برے خیالات، اعمال اور دوسری باتوں کے تعلق سے معاف کرتا ہے تو پھر ہمارے لئے اپنے ہم جنس انسانوں کو معاف کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آنی چاہیے جنھوں ہمارے خلاف گناہ کیا ہے۔ ہمیں ہر روز اپنی آواز کو خدا کے حضور بلند کرکے دعا کرنی چاہیے کہ "اے خداوند مجھ پر رحم کر اور میری مدد کرتا کہ میَں بھی دوسروں پر رحم کرسکوں"۔ خدا کبھی بھی ہمیں وہ کام کرنے کیلئے نہیں کہے

گا جسکے لئے اس نے ہمیں پہلے سے تیار اور لیس نہ کیا ہو۔ وہ کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم لوگوں کو وہ دیں جو اس نے پہلے ہمیں نہیں دے رکھا۔ وہ ہم سے بے ریا محبت رکھتا ہے اور چاہتا ہے ہم بھی دوسروں کے ساتھ ویسی ہی محبت رکھیں۔ وہ ہم پر رحم اور ترس کھاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم بھی دوسروں پر رحم کرنے والے ہوں۔ وہ ہمیں معاف کرتا ہے تا کہ ہم بھی دوسروں کو معاف کر سکیں۔ کیا خدا ہم سے کچھ زیادہ کا تقاضا کر رہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔

کلام مقدس ہمیں سکھاتا ہے کہ جسے بہت دیا گیا ہے اس سے بہت طلب کیا جائے گا (لوقا 48:12)۔ جب خدا کثرت سے دیتا ہے تو اسکا حق بنتا ہے کہ وہ ہم اسے زیادہ کا طلبگار رہو۔ کچھ وقت کیلئے آپ غور کریں اور یاد کرنے کی کوشش کریں کہ آپکو خدا نے کس قدر معاف کیا ہے۔ کیا آپ ایک ہی گناہ اور غلطی کو بار بار دہراتے آ رہے ہیں؟ کیا خدا اپنے رحم اور ترس میں آپ کو ہر بار معاف کرتا نہیں آیا تا کہ آپ آئندہ کیلئے درست کام کرنا سیکھ جائیں؟ یقیناً ہم سب کا جواب ہاں میں ہوگا۔

خدا نے مسیح میں ہو کر ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے؟

یسوع مسیح کے صلیبی کفارہ کے وسیلہ خدا نے ہمیں اندھیرے سے نکال کر نور میں شامل کر کے اپنے قریب لایا ہے۔ وہ جب ہمیں گناہ کے بوجھ تلے دبا ہوا دیکھتا ہے تو نئی زندگی کی پیشکش کرتا ہے۔ اگر ہم صرف اسکی پیشکش کا جواب ہاں میں دیں تو وہ ہمارے گناہوں کو مکمل طور پر معاف کرتا ہے اور ہمیں اپنے رحم اور ترس کے مطابق راست ٹھہراتا ہے۔ وہ نہ صرف ہمارے گناہ معاف کرتا ہے بلکہ وہ انکو ہم سے اس قدر دور کر دیتا ہے جیسے پورب پچھّم سے دور ہے اور وہ انکو پھر کبھی یاد بھی نہیں کرتا (عبرانیوں 17:10, زبور 12:103)۔ وہ ہمیں مایوسی کے گڑھے سے نکال کر سربلند کرتا ہے (یعقوب 10:4)۔ اور سب سے زیادہ خوبصورت اور شاندار بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی خدا کے رحم کا حقدار نہیں ہے۔ ہم نے ایسا کوئی اچھا کام نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کر سکتے ہیں کہ ہم اسکے فضل کے حق دار ٹھہریں۔ یہ وہ تحفہ ہے جو ہمیں مفت ملا ہے اور ہمیں یہ مفت ہی بانٹنے کی ضرورت

ہے۔ یہ محض وہ تحفہ نہیں جو ہم دوسروں کو دیتے ہیں بلکہ یہ حقیقت میں وہ تحفہ ہے جو ہم اپنے آپکو پیش کرتے ہیں۔ جب ہم دوسروں کو معاف کرتے ہیں تو درحقیقت ہم اپنے آپکو اطمینان اور سکون کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں نئے سرے سے قوت فراہم ہوتی ہے اور ہمیں کافی وقت میسر آتا ہے کہ ہم اپنا وقت مثبت کام کرنے میں مشغول ہوں نہ کہ لڑائی جھگڑے اور بیہودہ باتوں کے بارے میں سوچتے رہیں۔

رحم وہ مہربانی ہے جو انسانی عقل اور سمجھ سے بالاتر ہے۔ دوسرے لفظوں میں خدا کی مہربانی کی کوئی وجہ دریافت نہیں کی جاسکتی۔ وہ بس رحمدل اور مہربان ہے۔ اور ہم اسکے رحم کو حاصل کرنے والے بابرکت لوگ ہیں۔ خدا نے مسیح میں ہو کر ہمارے گناہوں کا کفارہ دیا، راست اور پاک ٹھہرایا ہے۔ اور وہ مسلسل ہمیں اپنے حضور بحال کرتا جا رہا ہے۔ اس لئے ہمیں خدا کے رحم اور مہربانی کیلئے شکر ادا کرنا چاہیے۔ مجھے آج بلکہ ہر روز اسکے رحم اور ترس کی ضرورت ہے۔ مَیں خدا کے اس بڑے ترس اور رحم کیلئے شکرگزاری سے بھری ہوں اور یہ شکرگزاری اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب مَیں اس بات پر غور کرتی ہوں کہ اس نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

کیا آپ اس وقت کسی شخص کو معاف کرنے کیلئے مشکل محسوس کر رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو مَیں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ کچھ دیر کیلئے سنجیدگی سے اس بات پر غور کریں کہ خدا نے آپکو اپنے رحم اور ترس میں کس قدر زیادہ معاف کیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ یہ بات آپکو حلیم بنائے گی۔ اور آپکے لئے دوسروں کو معاف کرنا آسان ہو جائے گا۔ مَیں کہوں گی، اے میرے دوست مہربانی سے معاف کردو! آپ مزید ناراضگی اور کڑواہٹ میں ایک دن بھی بسر نہ کریں کیونکہ جو کچھ آپکے ساتھ ہو چکا ہے وہ تبدیل نہیں ہوسکتا۔ آپ اپنی زندگی کو ماضی میں زندہ رہ کر نہ گزاریں۔ خدا سے کہیں کہ وہ آپکو کڑواہٹ سے بھرنے کی نسبت بہتر بننے میں مدد کرے۔ اس پر بھروسا کریں کہ جو کچھ بھی آپکے ساتھ ہوا ہے وہ اس میں سے آپکے لئے اور دوسروں کیلئے بھلائی پیدا کرنا جانتا ہے۔ یاد رکھیں کہ آپکا حصہ خدا کی تابعداری کرتے ہوئے دوسروں کو معاف کرنا ہے۔ اور خدا کا کام بحالی اور انصاف کرنا ہے۔ اس لئے اپنے قیمتی وقت کو سارا دن کڑھنے اور معاف نہ کرنے میں مزید ضائع ہونے نہ دیں۔ خدا سے درخواست کریں کہ وہ آپکو اسی رحم اور ترس سے بھر دے جو خود اسکے اپنے اندر ہے۔

یسوع سخت اور کرخت شخصیت نہیں ہے۔ وہ رحم اور ترس سے بھرا ہے۔ قہر کرنے میں دھیما، معاف کرنے اور مدد کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے (متی 11:28-30)۔ یسوع مسیح ہمیں سکھاتا ہے کہ وہ قربانی سے زیادہ رحم کرنا پسند کرتا ہے (متی 7:12)۔ ہم اس آیت پر دو زاویوں سے غور کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہ خدا ہم پر رحم کرنا چاہتا ہے اور ہماری قربانی سے اسے زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح خود کامل اور واحد قربانی ہے جو ہمارے گناہوں کے واسطے پیش کی گئی۔ نئے عہد میں ہماری اپنی قربانی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ جب ہم سے گناہ ہو جاتا ہے تو ہمیں صرف یسوع کی طرف رجوع کرنے اور رحم کی درخواست کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہم پر رحم کرنے کیلئے ہمیشہ تیار ہے۔ مجھے یہ خیال بہت پسند ہے کہ خدا ہمیشہ معاف کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ ہمیں اس بات کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کب تیار ہوگا۔ ہمیں اسے ایسا کہنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ وہ خود ہی معاف کرنے کیلئے تیار ہے۔ اس نے پہلے ہی سے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ رحم اور معاف کرے گا۔ ہم بھی ایسا ہی رویہ اپنا سکتے ہیں۔ ہم خود کو پہلے ہی سے تیار کر سکتے ہیں کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی زیادتی ہوگی تو ہم دوسروں کو معاف کریں گے۔ اس لئے کہ ہم بھی خدا کی مانند معاف کرنے کو تیار بیٹھے ہیں!

اس آیت کا دوسرا نظریہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں پر رحم کریں کیونکہ خدا ان سے قربانی کی توقع نہیں کرتا۔ آدمی کی تمیز اسکو قہر کرنے میں دھیما بناتی ہے۔ اور خطا سے درگذر کرنے میں اسکی شان ہے (امثال 11:19)۔ ہمیں اس بات کا اعزاز بخشا گیا ہے کہ ان لوگوں گناہ کو نظر انداز کریں جنھوں نے ہمیں دکھ پہنچایا ہے۔ خدا نے ہمیں ایسا کرنے کے لئے لیس کر رکھا ہے۔ ہمیں ستایا اور تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے لیکن یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس بات کو نظر انداز کریں یا نہ کریں۔ جب کوئی شخص ہمیں دکھ پہنچاتا ہے تو ہم شاید بدلے میں اسکے ساتھ دوگنا کر سکتے ہیں یا ہر وقت اس بات کو سوچ سوچ کر خود کو کڑواہٹ سے بھر سکتے ہیں، اس شخص کو اپنی زندگی سے علیحدہ اور خارج کر سکتے ہیں اور ان سے بات چیت اور کسی قسم کا رابطہ کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارا جسمانی اور انسانی طریقہ کار ہے جو ہم چاہتے ہے۔ لیکن ہمارے پاس ایک اور راستہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم لوگوں پر رحم کر سکتے ہیں۔

خدا ہم سے کیا توقع رکھتا ہے؟

خدا ہمارے ہر اس گناہ سے واقف ہے جو ہم نے بھی کیا بھی نہیں ہے یا مستقبل میں کرنے والے ہیں۔ اسے ہماری حقیقت کا علم ہے کہ ہم محض خاک ہیں۔ اور وہ جانتا ہے اور اس بات کی توقع نہیں رکھتا کہ ہم سے اب کبھی غلطی اور گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ میرے لئے یہ بات بہت تسلی بخش تھی جب ایک دن خدا نے مجھے سے کلام کیا اور کہا، ''جوئیس تم میرے لئے کوئی عجوبہ نہیں ہو''۔ خدا ہماری آزمائشوں سے حیران نہیں ہوتا بلکہ وہ آزمائش سے نکلنے کیلئے پہلے ہی سے ہمارے لئے راہ تیار کر لیتا ہے۔ خدا ہماری خطاؤں اور نفس کے کاموں سے حیران نہیں ہوتا۔ اس نے پہلے ہی سے اس بات کا فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ ہم پر رحم کرے گا۔ لیکن خدا ہم سے اس بات کی توقع کرتا ہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور اسکی مرضی بجالائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر کے پاک روح کی مدد سے روحانی پختگی میں بڑھتے جائیں۔ خدا اس بات کیلئے ناراض نہیں ہوگا اگر ہمیں اس مقام تک پہنچنے میں دیر ہو جائے لیکن وہ اس بات کی توقع ضرور کرتا ہے کہ ہم اس نشان کی طرف بڑھنے میں جانفشانی کا مظاہرہ کریں۔ پولس رسول کہتا ہے کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں انکو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا۔ نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہے (فلپیوں 13:3)۔ اس بات پر غور کریں کہ پولس رسول جس نے نئے عہدنامے کا دو تہائی حصہ تحریر کیا کہتا ہے کہ وہ آگے کی طرف دوڑا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ خدا نے اس بات کو کلام مقدس میں شامل ہونے دیا ہے۔ مجھے حوصلہ ملتا ہے کہ خدا میری ذات سے مکمل طور پر واقف ہے اور جانتا ہے کہ میں نئے طور سے پیدا شدہ انسان ہوں جسے نئی زندگی دی گئی ہے لیکن میری روح اور بدن اس عظیم کام کو جو میرے اندر خدا نے شروع کیا ہے کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کیلئے سرگرم اور کوشاں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا ہم سے کبھی بھی اس بات کی توقع نہیں رکھتا کہ ہم سے گناہ نہیں ہوگا۔ اگر ہم گناہ کے بغیر زندگی گزار سکتے تو ہمیں یسوع کی کبھی بھی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن ہمیں ہر روز اور ہر لمحہ اسکی ضرورت ہے۔ وہ اس وقت باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہماری شفاعت کر رہا ہے (رومیوں 34:8)۔ اگر ہم اپنے گناہ کا اقرار کریں اور توبہ کریں تو وہ ہمیں معاف کرتا

ہے(1یوحنا1:9)۔خدا نے ہماری غلطیوں کے ساتھ نپٹنے کا انتظام کر رکھا ہے۔۔اگرچہ ہم ابھی تک اپنے رویے اور چال چلن میں کامل نہیں ہوئے۔تاہم صرف اسکی بڑی رحمت کی بدولت ہم اسکے ساتھ رفاقت اور شراکت میں قائم رہ سکتے ہیں۔

آپ لوگوں سے کیا توقع رکھتے ہیں؟

ہم سے توقع کی جاتی ہے کہ ہم دوسرے لوگوں پر رحم کریں۔کیونکہ وہ کامل نہیں ہے اور غلطی کرتے رہیں گے۔وہ ہمیں دکھ پہنچائیں گے اور مایوس کریں گے۔اور حقیقت یہ ہے کہ ہم بھی انکے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔عموماً ہم اس بات سے ناواقف رہتے ہیں کہ ہم ایسا کیا کررہے ہیں جو دوسروں کا دل دکھانے کا سبب بن رہا ہے۔مَیں کامل نہیں ہوں۔اس لئے مجھے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ جن لوگوں کے ساتھ تعلق یا واسطہ ہے وہ کامل ہوں۔چونکہ خدا ہم سب کی کمزوریوں سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی کامل نہیں ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو معاف کرنے میں دیر نہ کریں۔اس نے ہمارے گناہوں کو معاف کرنے کا انتظام کر رکھا ہے اور ہمیں صلاحیت بخشی ہے کہ ہم دوسروں کو معاف کرسکیں اگر ہم ایسا کرنے کیلئے تیار ہوں تو یہ ممکن ہے۔ہماری ازدواجی زندگی کو چالیس سال گزر چکے ہیں۔اور ان تمام سالوں میں ہم نے ایک دوسرے کو ہزاروں مرتبہ معاف کیا ہے۔اور جب تک ہم زندہ ہیں ہمیں ایک دوسرے کو معاف کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ہم نے ایک دوسرے پر رحم کرنا سیکھ لیا ہے یعنی جب ہم دونوں میں سے کوئی ایسی بات یا غلطی کرتا ہے جو ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہے تو ہم اسکا ذکر نہیں کرتے۔ہم ایک دوسرے کی خطاؤں کو نظر انداز کرسکتے ہیں۔میرا خیال ہے کہ یہ بات کہنا درست ہوگا کہ ''ہم ایک دوسرے کو غلطیاں کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں''۔

> ''یعنی کمال فروتنی اور حلم کے ساتھ تحمل کرکے محبت سے ایک دوسرے کی برداشت کرو''(افسیوں 4:2)

کئی سال پہلے مَیں نے اور ڈیو نے ایک دوسرے پر اس بات کیلئے دباؤ ڈالنا چھوڑ دیا ہے

کہ ہم بے خطا ہوں۔ہم اس بات کو جان گئے ہیں کہ خدا ہم پر کس قدر رحم کرتا ہے۔اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے کیلئے ایسا ہی کریں گے۔ایک دوسرے کا لحاظ اور رعایت کرنے سے ہماری ازدواجی زندگی بہت اچھی گزر رہی ہے۔اپنے دل کو ٹٹولیں۔کیا آپ اپنی بیوی اور بچوں، دوستوں اور دوسرے لوگوں سے توقع کرتے ہیں کہ انھیں کامل ہونا چاہیے یا انکا رویہ آپکے ساتھ کامل ہو؟ کیا آپ سخت، کرخت اور مطالبات کرنے والے ہیں؟ کیا آپ دوسرے لوگوں کی کمزوریوں اور غلطیوں کا لحاظ اور ان سے رعایت کررہے ہیں؟ کیا آپ رحم کرنے میں فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ یہ تمام سوالات بہت عمدہ ہیں جو ہمیں خود سے گاہے بگاہے پوچھتے رہنا چاہیے۔ضروری ہے کہ ہم ان سوالات کا جواب دیانت داری سے دیں۔اور اگر آپکا رویہ یسوع کی طرح نہیں ہے تو آپ اسے کہیں کہ وہ آپکی مدد کرے تا کہ آپ خود کو تبدیل کرسکیں۔

ہمیں ہر روز اپنے ذہن اور رویے کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ہمارا رویہ خود بخود اچھا نہیں ہو جائے گا۔اکثر ہمیں کچھ باتوں کو ترک کر کے اپنے عہد کو نئے سرے تازہ کرنا ہوگا تا کہ ہم الٰہی طریقہ کار اور رویے کو اپنا سکیں۔اگر آپکی ایسی حالت ہے تو آپکو بالکل بھی اس بات کیلئے شرمندہ نہیں ہونا چاہیے۔خوشی منائیں کہ خدا کی مدد سے آپ سچائی کو جان گئے ہیں اور یہ آپکو آزاد کریگی۔

یسوع کی اپنے شاگردوں سے کیا توقع رکھتا تھا؟

یسوع نے دانستہ طور پر کمزور اور بیوقوف لوگوں کا چناؤ کیا تا کہ وہ انکے ساتھ کام کرسکے۔ تا کہ وہ اپنے آپ کو نہیں بلکہ خدا کو جلال دے سکیں۔پطرس بہت زیادہ باتیں کرنے والا اور متکبر تھا۔ اس نے شدید دباؤ میں یسوع کا تین بار انکار کیا کہ وہ اسے نہیں جانتا۔یسوع نے پطرس پر رحم کیا۔اس نے پطرس کو معاف کیا جو بعد میں عظیم رسول بن گیا۔توما شکی مزاج تھا اور جو کچھ یسوع کہتا تھا اس پر یقین کرنا اسکے لئے قدرے مشکل بات تھی۔لیکن یسوع نے توما پر رحم کیا اس کی زندگی پر کام کرنا جاری رکھا۔یسوع نے توما کا شک دور کرنے کیلئے خود کو اس پر ظاہر کیا اور دعوت دی کہ وہ اسکے زخموں کو چھو کر دیکھے کہ وہ زندہ ہو چکا ہے۔چونکہ توما نے اپنے دل میں ٹھان رکھا تھا کہ وہ اسوقت تک یقین نہیں

کرے گا جب تک کہ وہ اسے چھو نہ لے۔ اس لئے یسوع نے رحمدلی اور ترس کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ایسا کرنے دیا۔ اس نے توما کو شک کرنے کی وجہ سے بالکل بھی نظر انداز نہیں کیا تھا بلکہ اسکا شک دور کرنے میں اسکی مدد کی۔

یسوع کے شاگرد اکثر مضحکہ خیز رویے کا مظاہر بھی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ سفر کے دوران دوسرے شاگردوں کے ساتھ الجھ پڑے کے ان میں سے بڑا کون ہے۔ جب یسوع کو پکڑوائے جانے کی رات انکی ضرورت پڑی تو وہ مزے سے سو رہے تھے۔ یسوع چاہتا تھا کہ وہ کچھ دیر دعا میں اسکا ساتھ دیں۔ یسوع کے شاگرد کامل نہیں تھے۔ یسوع اس بات سے بےخبر نہیں تھا۔ وہ انکا چناؤ کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ کس قسم کے ہیں۔ بارہ شاگردوں کا انتخاب کرنے سے پہلے اس نے ساری رات دعا میں گزار دی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو پوری دنیا میں انجیل کا پیغام لے کر جائیں گے۔ کچھ دیر کیلئے تصور کریں کہ بارہ شاگرد جو کہ کامل نہیں ہیں، وہ اکثر حکمت سے خالی، شکی، متکبر اور آپس میں بحث وتکرار کرنے والے اور یہ سوچنے والے کہ اپنے بھائی کو کتنی مرتبہ معاف کیا جائے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ بھی بالکل ہماری ہی طرح تھے۔

رحم حاصل کرنا سیکھنا

مجھے یقین ہے کہ میری طرح آپ بھی کامل نہیں ہیں اور آپکو خدا کے بیحد رحم کی ضرورت ہے۔ خدا رحم کرنے کیلئے تیار ہے۔ لیکن کیا آپ اسکے رحم کو لینا جانتے ہیں؟ ہم خدا سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہ معاف کرے لیکن کیا آپ اپنے آپکو معاف کر کے اسکی معافی کو قبول کرتے ہیں؟ کیا آپ ماضی میں کیے گناہوں کیلئے خود کو مجرم ٹھہراتے رہتے ہیں؟ مَیں نے کام کئی سالوں تک یہ کام کیا ہے۔ اور اسکی وجہ سے میرے لئے دوسروں پر رحم کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس لئے مَیں بار بار اس بات کو دہراتی رہتی ہوں کہ جو ہمارے اپنے پاس نہیں وہ ہم دوسروں کو کیسے دے سکتے ہیں۔

کیا آپ نے رحم حاصل کر لیا ہے؟ کیا آپ ان گناہوں کیلئے ابھی تک خود کو مجرم ٹھہراتے ہیں جن سے آپ نے دلی پر توبہ کی ہے؟ کیا آپ نے خدا سے کہا کہ وہ آپ پر رحم کرے۔ دوسری اہم

بات یہ کہ کیا آپ نے خدا کے رحم کے تحفے کو قبول کرلیا ہے۔لیکن تحفہ اس وقت تک تحفہ نہیں ہے جب تک اسے قبول نہ کیا جائے۔ یسوع نے کہا مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔تا کہ ہماری خوشی پوری ہو جائے (یوحنا16:24)۔کیا آپ بہت کچھ مانگتے ہیں اور بہت کم حاصل کرتے ہیں؟اگر ایسا ہے تو آپکو بدلنے کی ضرورت ہے۔خدا نے مسیح میں ہمارے لئے وہ سب کچھ کیا ہے جسکی ہمیں ضرورت ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم ایمان سے ان سب چیزوں کو حاصل کریں۔اپنی اہلیت اور قابلیت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ ایمان سے۔جب ہم خدا کے بیحد رحم اور فضل کو قبول کرنا سیکھتے جاتے ہیں تو ہمارے لئے دوسروں پر رحم کرنا آسان ہوتا جاتا ہے۔

رحمدل رویے کی خصوصیات

1. رحم سمجھ رکھتا ہے اور جانتا ہے:

یسوع رحمدل سردار کاہن ہے جو ہماری کمزوریوں سے واقف ہے۔وہ ہماری طرح ہر لحاظ سے آزمایا گیا لیکن اسکے باوجود وہ بے خطا رہا (عبرانیوں 15:4)۔مجھے یہ حقیقت بہت پسند ہے کہ یسوع ہم سے واقف ہے اور ہمیں انفرادی طور پر جانتا ہے۔ چونکہ ہم خود کمزور ہیں اور اکثر گناہ کرتے رہتے ہیں اس لئے ہمیں اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ دوسرے لوگوں سے بھی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور انھیں بھی معافی کی ضرورت ہے۔رحم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہمارا دل دوسروں کی کمزوریوں سے واقف ہے اور ہم اسکی وجہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔کیونکہ ہم خود کمزور ہیں۔اس لئے اگر آئندہ کوئی شخص آپکے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو آپ ایسا دل رکھیں جو اس بات کی سمجھ رکھتا ہے کہ وہ بھی آپ ہی کی طرح کا خطا کار انسان ہے۔شاید وہ شخص اس دن بیمار تھا یا اس کا بہت برا دن گزرا تھا۔ برا رویہ یقیناً درست رویہ نہیں ہے۔لیکن آپ یاد رکھیں کہ نرم زبان ہڈی کو توڑ دیتی ہے اور قہر کو دور کرتی ہے۔ رحم اور مہربانی کے اندر قدرت ہے کہ وہ غصے کا رخ موڑ دے۔ کیونکہ نیکی بدی پر غالب آتی (رومیوں 12:21)۔

جن سالوں میں مَیں بچپن میں اپنے ساتھ کئی گئی جنسی زیادتی کے اثرات سے نکل کر بحالی کی طرف بڑھ رہی تھی تو ڈیو کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا اور وہ میرے مسئلے کو سمجھتا تھا۔ اگر وہ مجھ پر رحم اور ترس نہ کھاتا تو آج ہماری شادی ناکام ہوتی اور خدا کے عظیم منصوبے کو جو اس نے ہماری زندگی میں رکھا ہے اسے کھو دیتے۔ کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جسکی ضرورت ہے کہ آپ اسکی مشکل اور مسائل کو سمجھنے کیلئے مزید کوشش کریں؟ ان سے انکی زبانی انکی زندگی کی کہانی سنیں۔ اکثر جب لوگ الٹی سیدھی حرکات کرتے اور عجیب وغریب قسم کا رویہ اختیار کرتے ہیں تو یہ ممکن ہے کہ انکی زندگی میں کوئی دکھ یا زخم ہے جس سے وہ ابھی تک شفاء نہیں پا سکے۔ ہم جتنا زیادہ لوگوں کے پس منظر سے واقفیت حاصل کریں گے اتنا ہی زیادہ ہمارے لئے آسان ہوگا کہ ہم ان کے رویے کو جو کہ ناقابل قبول اور ناپسندیدہ ہے سمجھ سکیں۔

2. رحم دوسروں کی غلطیوں کو فاش نہیں کرتا:

ایسا شخص جو پاک روح کے اختیار میں نہیں ہے عموماً اسے بری خبریں پھیلانے اور دوسروں کی غلطیوں کو نشر کرنے کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ خدا کلام سکھاتا ہے کہ محبت بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالتی ہے (1 پطرس 8:4)۔

"عداوت جھگڑے پیدا کرتی ہے۔ لیکن محبت سب خطاؤں کو ڈھانک دیتی ہے" (امثال 12:10)

امثال کی کتاب میں تمام کہاوتیں حکمت اور معرفت کا سرچشمہ ہیں۔ اگر ہم ان پر عمل پیرا ہوں تو ہماری زندگی بہتر ہوتی جائے گی۔ یہ کہاوت پطرس کے اس بیان کی تصدیق کرتی ہے کہ محبت گناہ فاش کرنے کی بجائے اس پر پردہ ڈالتی ہے۔ جب یوسف کو موقع ملا کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملات درست کرے تو اس نے یہ کام پوشیدگی میں کیا (پیدائش 1:45)۔ اس نے باقی لوگوں کو کمرے سے چلے جانے کو کہا۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ باقی لوگوں کو اسکے بھائیوں کی غلطیوں کا پتا چلے۔ وہ نہ صرف انھیں معاف کرنے کو تیار تھا بلکہ وہ انکے گناہوں کو دوسروں سے پوشیدہ بھی رکھنا چاہتا

تھا تاکہ انکی عزت و وقار بحال رہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ انھیں دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔ یوسف کی ان حیران کن خوبیاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا یوسف کو قدرت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیوں کامیاب رہا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہمیں قدرت کے استعمال کرے تو ہمیں رحمدلانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ اگر کسی سے ہمارا اختلاف ہو یا اس نے ہمیں دکھ پہنچایا ہو تو ہمیں پوشیدگی میں اسکے ساتھ بات چیت کرنے کی ضرورت ہے(متی 15:18)۔ اگر وہ ہماری بات سننے سے انکار کرے تو ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ ہم کلیسیاء کے لوگوں کو شامل کریں تاکہ وہ اسے سمجھائیں تاکہ تعلقات بحال ہو سکیں۔ جیسا آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپکے ساتھ سلوک کریں تو آپ بھی انکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کریں۔ اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو کیا آپ پسند کریں گے کہ دوسرے لوگ اسے سب کے سامنے نشر کریں یا پھر پوشیدہ رکھیں؟ مجھے اس سوال کا جواب پہلے ہی معلوم ہے کیونکہ مَیں جانتی ہوں کہ ہم سب کیا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے گناہ ڈھانکے جائیں۔ اس لئے دوسروں کیلئے ہمارا رویہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

3. رحم دوسروں کی عدالت نہیں کرتا:

جب لوگ غلطی کرتے ہیں تو انکی عدالت کرنا یا ان پر تنقید کرنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن یہ کوئی دانشمندانہ بات نہیں ہے۔ خدا نے ہمیں اس لئے مقرر کیا ہے کہ ہم لوگوں کی مدد کریں نہ کہ انکی عدالت کریں۔ مَیں نے اس کتاب میں پہلے بھی وضاحت کی ہے کہ ہم گناہ کو درست قرار نہیں دیتے لیکن ہم گناہگار کی عدالت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم انکے دل اور زندگی کے حالات سے واقف نہیں ہیں کہ ان پر کیا گزری ہے۔ رحم کرنا عدالت کرنے سے بہتر ہے!

> ”کیونکہ جس نے رحم نہیں کیا اسکا انصاف بغیر رحم کے ہوگا۔ رحم انصاف پر غالب آتا ہے“(یعقوب 13:2)

انسانی رویہ عدالت کرتا ہے۔ جبکہ الٰہی رویہ رحم کرتا ہے۔ خدا سے درخواست کریں کہ وہ آپکے اندر رحمدلی کا رویہ پیدا کرے اور رحمدلانہ خصوصیات آپکی زندگی میں ترقی کریں۔ دوسروں کی عدالت کرنے کا مطلب ہے کہ ہم خود کو خدا کی جگہ مقرر کرتے ہیں۔ عدالت کرنے کا اختیار صرف خدا کے

پاس ہے کیونکہ صرف وہی سب کچھ جانتا ہے اور کل عمل کی واقفیت رکھتا ہے۔ میَں خود کو خدا بنانے کی غلطی نہیں کروں گی تا کہ دوسروں کی عدالت کرنا شروع کروں۔ اس لئے میَں بھر پور کوشش کرتی ہوں کہ دوسروں کی عدالت کرنے سے ہر ممکن پرہیز کروں۔ لیکن میَں ہمیشہ ہی سے ایسی نہ تھی۔ میَں کئی سالوں تک دوسروں کی عدالت کرتی رہی اور انھیں تنقید کا نشانہ بناتی رہی۔ لیکن خوشخبری ہے کہ خدا ہماری مدد کرسکتا ہے تا کہ ہم تبدیل ہوجائیں۔

4. رحم بہترین پر یقین رکھتا ہے:

محبت دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھتی ہے۔ اور رحم محبت کی ایک خصوصیت ہے۔ رحم بلا سوچے سمجھے سزا کا حکم نہیں کرتا۔ رحم سچائی جاننا چاہتا ہے۔ یہ جھوٹ پر انحصار نہیں کرتا۔ مجھے اس بات سے سخت نفرت ہے جب لوگ میرے سامنے دوسروں کی برائی کرتے ہیں۔ خاص طور جب یہ افواہ ہوتی ہے اور اس میں سچائی کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔ اتنی بری باتیں سن کر مجھے بہت محنت کرنا پڑتی ہے کہ میَں بہترین کا یقین رکھوں۔ ہمیں اس وقت تک بہتری کی توقع رکھنی چاہیے جب تک کہ کسی کا گناہ ثابت نہ ہوجائے۔ میَں جانتی ہوں کہ مجھ پر لوگوں کے سامنے اس بات کیلئے الزام لگایا گیا تھا جو جرم میَں نے کیا ہی نہیں تھا۔ اور میَں ایسے لوگوں کیلئے شکر گزار ہوں جنھوں یہ کہا تھا کہ جوئیس ایسا ہر گز نہیں کرسکتی۔ میں ایسے لوگوں کی بالکل بھی تعریف نہیں کرتی جو افواہ سنتے ہیں۔ اس میں اضافہ کر کے دوسروں کو بتاتے ہیں۔ اگر ہم بہتر کی توقع کریں تو ہم زیادہ خوش رہیں گے بہ نسبت اس کے کہ ہم بری بات سن کر اسکا یقین کریں اور دوسروں کو بتانے کی کوشش کریں۔

5. رحم سب کیلئے ہے:

میَں نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں اور جن سے مَیں پیار کرتی ہوں ان پر رحم نچھاور کرنا آسان بات ہے۔ لیکن جن لوگوں کے ساتھ میرا کوئی خاص تعلق نہیں ہے ان پر رحم کرنا قدرے مشکل لگتا ہے۔ لیکن حقیقی رحم کا مطلب سب پر یکساں طور پر رحم کرنا

ہے۔رحم ایسی چیز نہیں ہے جسے ہم کھولتے یا بند کرتے رہیں۔ یہ ہمارے کردار کا حصہ ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اصل میں کیا ہیں۔ہم یہ کبھی نہیں کہتے کہ "میں رحم کرتا ہوں"۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ "میں رحمدل ہوں"۔ یکساں سلوک کرنا خدا کے نزدیک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ خدا کسی کا طرفدار نہیں ہے۔اور وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی کسی کی طرفداری نہ کریں۔سب لوگ خدا کے نزدیک اہم ہیں۔سب خدا کے بیٹے بیٹیاں ہیں۔اور وہ سب پر رحم کرتا ہے۔اور دنیا میں اسکی نمائندگی کرتے ہوئے ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے جذبات اور احساسات کے مطابق لوگوں سے سلوک نہ کریں۔ بلکہ رحم کریں اس طرح آپکی زندگی بھر پور ہوتی جائے گی۔

بائبل مقدس میں ہم نیک سامری کی کہانی پڑھتے ہیں۔ یہ ایسے شخص کی کہانی ہے جو ایسے شخص کی مدد کرنے کو رک جاتا ہے جو کہ شدید زخمی اور سڑک کے کنارے لاوارث پڑا ہے۔ وہ اس شخص کو جانتا بھی نہیں تھا۔لیکن اس نے اپنے وقت اور پیسے سے اس اجنبی کی مدد کی (لوقا 10:27-37)۔ یہ سچ ہے کہ ایک رحمدل شخص سب کے ساتھ رحمدلی سے پیش آتا ہے۔صرف ان کے ساتھ نہیں جنکو وہ پسند کرتا ہے یا متاثر کرنا چاہتا ہے۔ یہ نیک سامری خدا کی نظر میں ایک عظیم انسان تھا کیونکہ وہ مدد کرنے کیلئے رکا اور اس شخص پر ترس کھایا جسے شاید وہ زندگی میں دوبارہ مل بھی نہ سکا ہو۔نیک سامری کو اپنے وقت اور پیسے کی قیمت ادا کرنی پڑی تا کہ وہ اس زخمی شخص کی مدد کر سکے۔ اپنی اس سخاوت کے بدلے میں اسے کچھ بھی صلاح نہیں ملا تھا۔لیکن اسکے باوجود اس نے درست قدم اٹھایا۔ہم جب بھی کوئی اچھا کام کرتے ہیں تو ہمیں دلی اطمینان اور سکون ملتا ہے۔اور ہم مقرر وقت پر خدا سے اسکا بدلہ پاتے ہیں۔اس لئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ انکے سامنے خدا کے بیحد رحم کا نمونہ پیش کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم سب اس بات سے متفق ہیں کہ اس دنیا میں نیک سامری جیسے لوگوں کی ضرورت ہے۔اس لئے آئیں اسکا آغاز ہم اپنی ذات سے کریں۔

باب 14

اپنا بوجھ ہلکا کریں

حال ہی میں مَیں نے ایک فلم دیکھی جس میں ایک شخص اپنے ساتھ ایک راز لیے پھرتا رہتا ہے۔لیکن یہ راز کسی شخص کی قید سے رہائی کا سبب بن سکتا ہے جو کہ ایسے جرم کے لئے عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے جو اس نے کیا ہی نہیں ہے۔تاہم اگر وہ یہ راز بتا دیتا ہے تو خود ایک بڑی مصیبت میں پھنس سکتا ہے۔کیونکہ اسکی اپنی گرفتاری کے احکامات ایک بار پہلے جاری ہو چکے تھے۔وہ سوچتا ہے کہ وہ خود کو ایسے شخص کی رہائی کیلئے کیوں مصیبت میں ڈالے جسے وہ جانتا ہی نہیں ہے۔ایک وکیل اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ سچائی کا ساتھ دے اور اس سے کہتا ہے ''اگر تم سچ بولو گے تو تمہارا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔اور کم از کم جو بوجھ تم ساری زندگی اٹھاتے پھرو گے اس سے کم ہی ہوگا''۔سادہ الفاظ میں وکیل اس شخص کو یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ''کہ خود پر رحم کرو اور درست اقدام اٹھاؤ''۔

ہم اپنی زندگی میں مختلف حالات کے پیشِ نظر بہت سے فیصلے اور چناؤ کرتے ہیں۔خدا اپنے کلام کے وسیلہ سے ہم سے التماس کرتا ہے کہ ہم درست چناؤ کریں۔لیکن پھر بھی خدا فیصلہ کرنے کا حق ہمیں دیتا۔اکثر جن لوگوں کو ہم اپنا دشمن تصور کرتے ہیں انکو معاف کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ ہمیں کرنا پڑتا ہے۔اگر ہم درست انتخاب کرتے ہیں تو ہمارا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔لیکن اگر ہم غلط فیصلہ کرتے ہیں تو درحقیقت ہم خود بوجھ تلے دبا لیتے ہیں اور اذیت برداشت کرتے رہتے ہیں۔

> ''اس پر اسکے مالک نے اسکو پاس بلا کر اس سے کہا اے شریر نوکر! مَیں نے وہ سارا قرض تجھے اس لئے بخش دیا کہ تو نے میری منت کی تھی۔کیا تجھے لازم نہ تھا کہ جیسا مَیں نے تجھ پر رحم کیا تو بھی اپنے ہمخدمت پر رحم کرتا؟ اور اسکے مالک نے خفا ہو کر اسکو جلادوں کے حوالہ کیا کہ جب تک تمام قرض ادا نہ کردے قید رہے۔میرا آسمانی باپ بھی تمہارے ساتھ اسی طرح کریگا اگر تم میں

سے ہر ایک اپنے بھائی کو دل سے معاف نہ کرے" (متی 18:32-35)۔

یہ آیات اسی باب کی ہیں جس میں پطرس یسوع سے پوچھتا ہے کہ اسے اپنے بھائی کو کتنی مرتبہ معاف کرنا ہے۔اس پر یسوع نے پطرس کو ایک ایسے شخص کی کہانی سنائی جو جو بادشاہ کا قرضدار تھا۔اور اسکے ذمے تقریباً دس ہزار ڈالر مالیت رقم تھی جو اس نے بادشاہ کو ادا کرنی تھی۔ بادشاہ اپنی رقم واپس مانگتا ہے لیکن وہ شخص قرض واپس کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اور بادشاہ سے معافی اور رحم کی درخواست کرتا ہے۔ بادشاہ کا دل رحم اور ترس سے بھر جاتا ہے اور وہ اسکا قرض معاف کر دیتا ہے۔اس شخص کو ابھی ابھی معافی ملتی ہے لیکن یہ جلد اپنے قرضدار کے پاس جاتا ہے جسکے ذمے بیس ڈالر ہیں جو اس نے ادا کرنے ہیں۔اور وہ یہ رقم ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ وہ اپنے قرضدار کو دھمکاتا ہے اور اپنی رقم طلب کرتا ہے۔قرضدار اسکی منت سماجت کرتا ہے کہ اسے کچھ مہلت دی جائے تا کہ وہ قرض ادا کر سکے۔لیکن وہ اسے معاف کرنے کی بجائے قید میں ڈال دیتا ہے۔جب بادشاہ کو اس ملازم کے رویے کی خبر پہنچتی ہے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے کہ کسطرح اس نے اس پر رحم کرتے ہوئے اسکا اتنا زیادہ قرض معاف کیا تھا۔اور اسے سزا سناتا ہے کہ جب تک وہ اپنا قرض ادا نہیں کرتا قید سے نہیں چھوٹے گا۔

یہ کہانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اسکا بغور مطالعہ کیا جائے۔ یہ کہانی ان تمام باتوں کا خلاصہ ہے جو مَیں نے اس کتاب میں سکھانے کی کوشش کی ہے۔خدا ہمارے گناہ جو بہت ہیں معاف کرتا ہے۔لیکن وہ چاہتا ہے کہ بدلے میں ہم بھی دوسروں کے گناہ معاف کریں جو ہمارے گناہوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ہمیں اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کا دوگنا بدلہ لینے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔

یسوع نے ہمارا کفارہ ادا کیا اور ہمیں مفت معافی دی۔اس لئے ہم سے توقع کی جاتی ہے کہ ہم بھی دوسروں کے گناہ معاف کریں اور جیسا خدا نے ہمارے ساتھ کیا ہے ہم بھی دوسروں کے ساتھ ویسا ہی کریں۔لیکن اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہماری روح یقیناً اذیت میں مبتلا رہے گی بالکل ویسے ہی جیسے اس شریر نوکر کو قید میں ڈالا گیا تا کہ وہ اپنا سارا قرض ادا کرے۔ہم دوسروں کو معاف کر کے اپنا بوجھ ہلکا

کر سکتے ہیں۔

رالف والڈ وایمرسن کہتا ہے کہ "آپ جتنے منٹ ناراض اور غصے میں رہتے ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ آپ نے اپنی خوشی کے ساٹھ سیکنڈ کھو دیے ہیں"۔ یہ حقیقت ہے کہ جب ہم ناراض ہوتے ہیں تو اپنی خوشی کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ میں اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر کہہ سکتی ہوں کہ ایسا کرنا بالکل بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ مارکس اوریلئس کے مطابق : "غصے اور ناراضگی کی وجوہات کی نسبت اسکے نتائج زیادہ سنگین ہیں"۔ ہوسکتا ہے کہ ابتداء میں غصے کی وجہ بہت معمولی ہو۔ لیکن بعد میں جب آپ اسکے بارے میں منفی انداز سے سوچتے رہتے ہیں اور اپنے غصے کو مزید بھڑکنے کا موقع دیتے ہیں تو یقینی طور پر غصے کی وجہ کی نسبت اسکے نتائج سنگین ہوں گے۔ شاید ہمیں چینی کہاوت کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے۔ کہاوت یہ ہے کہ : "اگر آپ ایک لمحے کیلئے صبر سے کام لیتے ہیں تو خود کو ہزاروں غموں سے بچا لیتے ہیں"۔

صدیوں سے عظیم مرد و خواتین معاف نہ کرنے کی اذیت اور معاف کرنے کی خوشی کا تجربہ کرتے آئے ہیں۔ مندرجہ ذیل چند لوگوں کہاوتیں پیش خدمت ہیں:

"کبھی بھی کوئی غصیلا شخص اپنے غصے کو کو غلط نہیں سمجھتا" (سینٹ فرانسز ڈی سیلز)

"غور کریں کہ آپ اپنے غصے اور ناراضگی کی وجہ سے زیادہ دکھ اٹھاتے ہیں بہ نسبت ان باتوں کے جو آپکے غصے کی وجہ ہیں" (مارکس اینٹونیس)۔

"غصے کی وجوہات کی نسبت بے قابو غصہ زیادہ تکلیف پہنچاتا ہے" (سینیکا)۔

"جس کام کا آغاز غصے سے ہوتا ہے اسکا انجام شرمندگی ہوتا ہے" (بینجمن فرینکلن)

"جو لوگ غضب میں بھڑکتے ہیں بری طرح پسپا ہو جاتے ہیں" (ول راجرز)

"معافی ہمارا ماضی تو نہیں لیکن مستقبل ضرور بدلتی ہے" (پال بویز)

"ازدواجی زندگی کے تین حصے محبت اور سات حصے معافی پر مبنی ہیں" (لاؤ تزو)

"معاف کرنا محبت کا سب سے خوبصورت زاویہ ہے۔ اسکے بدلے میں آپکو بے انتہا خوشی اور اطمینان ملتا ہے" (رابرٹ ملر)

''جب آپ ایسے لوگوں کیلئے اچھی خواہش کرنا شروع کرتے ہیں جنھوں نے آپکو دکھ پہنچایا ہوتو اسکا مطلب ہے کہ آپ نے معاف کرنے کے عمل کا آغاز کر دیا ہے'' (لیوس بی سمیڈز)

دنیا میں غصہ بڑھتا ہی جا رہا ہے

بڑھتے ہوئے غصے کے اعداد و شمار اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ ہمارے ارد گرد بہت کچھ ہو رہا ہے۔ بتیس فیصد لوگوں نے جو کہ کل آبادی کا تہائی حصہ ہیں نے اس موضوع پر انے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انکے مطابق انکے قریبی دوستوں یا خاندان میں سے ایک شخص غصے کو قابو میں رکھنے سے قاصر ہے۔ ہر پانچ میں سے ایک شخص (یعنی بیس فیصد) نے بتایا ہے کہ انھوں نے دوسروں کے ساتھ اس لئے تعلقات کو ختم کیا کیونکہ انکا غصہ اور رویہ بہت برا تھا۔ اگر آپ غصہ کرنے والے یا ناراض رہنے والی شخصیت ہیں تو اس بات کو سمجھنا آپکے لئے باعث حکمت ہوگا کہ جن لوگوں سے آپ پیار کرتے ہیں اور آپکے قریبی ہیں وہ ہمیشہ آپکے غصے کو برداشت کرتے ہوئے آپکے ساتھ نہیں رہ پائیں گے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنا غصہ عموماً ان لوگوں پر نکالتے ہیں جو ہمارے قریبی ہوتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم ایسا اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ہم نے غلطی سے تصور کر لیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح ہمیں معاف کر دیں گے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ سلسلہ زیادہ عرصے تک نہ چل سکے۔ ہر شخص کے برداشت کرنے کی ایک حد ہوتی ہے۔ لیکن جب آپ وہ حد پار کر لیتے ہیں تو نقصانات کی تلافی ممکن نہیں ہوتی۔

آج کل لوگ جن باتوں کی وجہ سے غصے اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں وہ انتہائی مضحکہ خیز ہیں۔ اکثر جب لوگوں کے موبائل فون کام کرنا بند کر دیتے ہیں تو وہ غصے میں اسے دیوار کے ساتھ پٹک دیتے ہیں یا پھر پانی میں پھینک دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے جب ہمیں گاڑی چلاتے ہوئے فون کرنے کی ضرورت پیش آتی تو ہم سڑک کے کنارے موجود فون بوتھ کی تلاش کرتے۔ اسکے لئے ہمیں گاڑی کو سڑک کے کنارے کھڑی کرنا پڑتی۔ اور پھر گاڑی سے نکل کر فون بوتھ سے کال ملانے کیلئے مناسب تعداد میں سکے ڈالنے پڑتے تھے۔ اور جب کبھی موسم شدید سرد ہوتا تو ہمیں اپنی آرام دے گاڑی سے نکل کر فون بوتھ میں کال کرنے کیلئے جانا پڑتا تھا۔ لیکن ہم اس سارے عمل میں کبھی بھی کچھ نہیں سوچتے تھے

کیونکہ ان دنوں میں سفر کے دوران کال کرنے کا یہی ایک طریقہ تھا۔لیکن اب ہم گاڑی چلاتے وقت غصے کا شکار ہوجاتے ہیں جب ہمیں ایسے علاقے سے گزرنا پڑتا ہے جہاں پہ فون بوتھ نہیں ہے اور ہمیں دو منٹ تک کال کرنے کیلئے انتظار کرنا پڑتا ہے۔

موجودہ دور میں ہمارے پاس غصہ نکالنے کی بہت سی وجوہات اور نام ہیں مثلاً سفر کے دوران غصہ، انٹرنیٹ کا غصہ، دفتری غصہ وغیرہ۔ یہ تمام وہ باتیں ہیں جو یسوع مسیح کے مطابق گناہ آلودہ رویے کا نتیجہ ہیں۔ جسے موجودہ دور میں جذباتی بیماری اور مسئلہ سمجھا جاتا ہے جسکے لئے ہمیں صلاحکار کی خدمات لینی پڑتی ہیں۔ کیا آپ اپنے بے قابو نفس کیلئے عزر پیش کرتے رہتے ہیں؟ کیا ہم اس قدر خودغرض ہو چکے ہیں کہ ہر وقت سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں؟

بہت سے لوگ اس لئے غصے کا شکار ہیں کیونکہ وہ ناخوش ہیں۔ اور وہ اسلئے ناخوش ہیں کیونکہ وہ غصے کا شکار ہیں! یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔لیکن میرا ایمان ہے کہ ان سب مسائل کا حل کلام مقدس پر عمل کرنا ہے۔یعنی جب ہم دوسروں کو معاف کرنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں جنھوں نے ہمیں کسی بھی وجہ سے رنجیدہ کیا ہو یا دکھ پہنچایا ہو۔

سنڈے ٹائمز میگزین 16 جولائی 2006ء کے شمارے کے مطابق پینتالیس فیصد لوگ اپنے غصے کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ یہ لوگ دوسرے لوگوں سے ناراض ہیں! مثلاً جن لوگوں کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں، جنکے لئے کام کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے ساتھ جو ملازمت کے قوائد وضوابط بناتے ہیں۔ اگر آپ غصیلی طبیعت کے مالک ہیں تو آپکے لئے غصے کی کوئی بھی وجہ تلاش کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ برطانیہ میں 64 فیصد دفاتر میں کام کرنے والے جائے ملازمت پر غصے کا شکار ہوتے ہیں۔ اس طرح کے مسائل شاید ایسے ملکوں میں زیادہ بڑھ رہیں جہاں روپے پیسے کی فروانی ہے۔ مَیں انڈیا اور افریقہ کے مختلف علاقوں کا دورہ کر چکی ہوں۔ انڈیا میں جس شخص کے پاس ملازمت ہے اور اسے بابرکت تصور کیا جاتا ہے اگرچہ اسکی آمدن ایک ڈالر روازنہ سے زیادہ نہیں ہے۔ ایک عورت دکانداروں کیلئے سڑکوں اور گلیوں میں جھاڑو لگاتی ہے۔لیکن وہ اپنے کام کی وجہ سے غصے کا شکار نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے پاس جتنی زیادہ سہولیات ہوتی ہیں ہم اسی قدر غصے میں رہتے ہیں۔ آج سے

چالیس سال پہلے مجھے موبائل فون پر غصہ نکالنے کی آزمائش کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ میرے پاس موبائل فون تھا ہی نہیں۔ زندگی میں اتنا تناؤ نہیں تھا جتنا آج کل ہے۔ اور اُس وقت کے لوگ آج کی نسبت غصے کا شکار نہیں تھے۔ لیکن کیا واقعی ہم نے ترقی کرلی ہے؟ میرا خیال ہے بہت سی چیزوں میں۔ لیکن بہت سی باتوں میں ہمارا رویہ ناپسندیدگی کی حد تک بہت برا ہے۔

موجودہ وقت میں ستر فیصد انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انھوں نے انٹرنیٹ استعمال کرتے وقت غصے کا تجربہ کیا ہے۔ پچاس فیصد لوگوں نے کسی وقت کمپیوٹر کے خراب ہونے کے باعث اس پر غصہ نکالتے ہوئے اسکے پرزوں کو توڑ پھوڑ دیا، یا پھر اپنے ساتھی کام کرنے والوں پر چیخ چلائے اور انھیں برا بھلا کہا۔ اگر یہ افسوسناک بات نہ ہوتی تو یقینا یہ تمام باتوں کی مزاحیہ فلم بنائی جاسکتی ہے۔ کم از کم 33 فیصد برطانوی لوگوں کی اپنے ہمسایوں سے بات چیت بند ہے۔ میرا خیال ہے کہ امریکہ اور دوسرے نام نہاد روشن خیال مما لک میں بھی ایسے ہی حالات ہیں۔

اسی فیصد سے زائد ڈرائیور حضرات کے مطابق وہ غصے کی وجہ سے حادثات کے ذمہ دار رہیں ہیں۔ 25 فیصد نے عملی طور پر گاڑی چلاتے وقت غصے اور ناراضگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ضروری ہے کہ ایک شخص گاڑی چلاتے وقت غلطی کرنے کی جرأت نہ کرے۔ مثلاً لین تبدیل کرنے سے پہلے اشارہ نہ دینا، یا غلطی سے دوسری لین میں چلتی گاڑی کو اورٹیک کرنا۔ ڈرائیوروں کی ان غلطیوں کے باعث کوئی نہ کوئی شخص غصے میں آکر کسی کا نقصان کرے گا۔ یہی ہماری دنیا کا حال ہے۔ اور جس طرف حالات کا رخ ہے لگتا ہے کہ بہتری کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن ہم بغیر امید کے نہیں ہیں کہ ان تمام مسائل کا حل موجود نہیں ہے۔ اگرچہ دنیا نہ بھی بدلنا چاہے لیکن ہم تو بدل ہی سکتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیرونی حالات پر ردعمل کا اظہار کرسکتا ہے۔ ہم صلح اور یگانگت میں زندگی بسر کرنے کا چناؤ کرسکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں ہر روز کسی کو سینکڑوں بار معاف کرنا پڑے لیکن یہ غصے سے بھڑکنے اور کڑھنے سے بہتر ہے جسکی بدولت ہم خود کو ناپسندیدہ صورتحال میں پھنسا لیتے ہیں۔

وہاں نہ جاؤ

"تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔ کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اسکے پانے والے تھوڑے ہیں" (متی 7:13-14)

ان آیات کو پڑھ کر ہم جان سکتے ہیں کہ اس زندگی میں دو طرح کے راستے ہیں جن میں ایک کا ہم انتخاب کر سکتے ہیں۔ ایک راستہ کشادہ اور چوڑا ہے جس پر چلنا آسان ہے۔ اس راستے پر چلتے ہوئے ہمیں اپنے ہر قسم کے جذبات کے اظہار کا کافی موقع ملے گا۔ اور اس راہ پر چلتے ہوئے ہم تنہائی محسوس نہیں کریں گے کیونکہ اس راستے پر چلنے والوں کی کافی تعداد ہماری ہمسفر ہوگی۔ اس کشادہ راستے پر غصے، کڑواہٹ، ناراضگی اور نہ معافی کیلئے بہت گنجائش موجود ہے۔ لیکن یہ راستہ تباہی اور ہلاکت کی طرف جاتا ہے۔ آپ دوبارہ اس آیت کو پڑھ سکتے ہیں۔ جی ہاں یہ راستہ تباہی اور بربادی کا ہے۔ لیکن ایک اور راستہ ہے جسکا ہم انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہی وہی راستہ ہے جس پر یسوع بھی چلا تھا۔

تاریخ میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جنھوں نے تنگ راستے کا انتخاب کیا۔ اور یہ وہ لوگ ہے جنہیں ہم یاد رکھتے ہیں اور انھیں اپنا رول ماڈل سمجھتے ہیں۔ میَں آپکے بارے میں نہیں جانتی لیکن میَں کبھی بھی ہٹلر یا باسٹن اسٹرینگلر کی طرح نہیں بننا چاہوں گی۔ یہ غضبناک لوگ تھے۔ یہ لوگ چونکہ خود اذیت کا شکار تھے اسلئے ان پر دوسروں کو اذیت دینے کا جنون سوار تھا۔ ہمیں یہ جاننے میں کوئی مشکل نہیں ہے کہ ان لوگوں نے تباہی کا راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہو گئے۔ اس لئے مجھے انکی مانند بننے کی کبھی بھی خواہش نہیں ہوگی۔ برعکس اسکے میَں روت، آستر، یوسف یا پھر پولس کی طرح بننا پسند کروں گی۔ میَں نے یوسف کی کہانی کو درجنوں مرتبہ پڑھا ہے اور اسکے معاف کرنے کے رویے کا مطالعہ کیا ہے۔ میَں جانتی ہوں کہ خدا نے یوسف اور اسکی کو اولاد برکت دی کیونکہ یوسف نے تنگ راستے کا انتخاب کیا تھا۔

ہم اپنی زندگی میں جتنی بھی برکات کا لطف اٹھاتے ہیں اسکے پیچھے کسی ایک شخص کی قربانی اور

تکلیف برداشت کرنا ہے۔ میرا یقین ہے کہ میرے بچے اور انکے بچے ایک اچھی زندگی بسر کریں گے۔ کیونکہ مَیں نے اپنے باپ کے جنسی تشدد کو معاف کرنے کیلئے خدا کے فضل کو حاصل کیا۔ مَیں کشادہ راستے کا انتخاب کرسکتی تھی۔ یہ کشادہ راستہ مجھے پکار پکار کر بلاتا، ''مجھے استعمال کرو، تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا اسکے بعد اب تم آرام دہ زندگی کا حق رکھتی ہو''۔ لیکن یہ راستہ پر فریب ہے۔ شروع میں واقعی لگتا ہے کہ یہ ایک آسان راستہ ہے لیکن بعد میں اس پر چل کر صرف دکھ اور مصیبت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس کتاب کے آخر میں مَیں آپکو پوری کہانی سناؤں گی کہ کسطرح خدا نے مجھے اپنے باپ کو معاف کرنا سکھایا۔ لیکن ابھی مَیں یہی کہنا چاہوں گی کہ مَیں نے تنگ راستے کا انتخاب کیا جو زندگی کی طرف جاتا ہے۔ اس راستے پر اکثر تنہائی ہے، اور جب کبھی مَیں یہ محسوس کرتی کہ مَیں مزید ایک قدم بھی نہیں بڑھا سکتی تو مَیں یسوع کو سامنے کھڑا دیکھتی جو مجھ سے کہتا کہ میرے پیچھے چلی آؤ، مَیں تمہیں سلامتی کی راہ پر لے کر جا رہا ہوں۔ لیکن جب کبھی مَیں غصے اور کڑواہٹ کا شکار ہونے کی آزمائش میں پڑتی ہوں تو مَیں حقیقت میں بلند آواز سے خود کو کہتی ہوں، ''جوئیس، وہاں نہ جاؤ''۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم کڑواہٹ کے تاریک سمندر میں ڈوبتے جا رہے ہیں۔ جب ہم کافی حد تک گہرائی میں اتر جاتے ہیں تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ پانی ہمارے اوپر سے گزر رہا ہے اور ہمیں نیچے کی جانب دھکیل رہا ہے۔ مایوسی، خود ترسی اور دوسرے بہت سے منفی جذبات ہمارے ہمسفر ہوتے ہیں۔

ایسی جگہ جسکا نام ہے ''وہاں''

ایسی جگہ جسکا نام ہے ''وہاں''۔ اور ہم سب وہاں جا چکے ہیں۔ اور بڑی حد تک ممکن ہے کہ آپ میں سے زیادہ تر ابھی 'وہاں' ہی رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی جگہ ہے۔ لیکن کسی وجہ سے آپکو اپنی زندگی چھوٹی اور محدود لگتی ہے۔ 'وہاں' ایک بہت بڑا پہاڑ ہے جو تقریباً ساری جگہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ آپ بار بار اسی پہاڑ کا چکر لگاتے رہتے ہیں اور اپنے سفر میں کوئی ترقی نہیں کرتے۔ اس جگہ پر رہنے کیلئے آپ کو صرف اپنے جذبات کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ جب حالات آپکی مرضی کے مطابق نہ ہوں تو آپ غصے میں آجاتے ہیں یا پھر جب لوگ آپکے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں تو آپ انھیں معاف

نہیں کرتے۔ آپکو رحم کرنے کی ضرورت نہیں تا کہ آپ ُوہاں ٗ رہنے کیلئے ایک بہت بڑا پلاٹ حاصل کرسکیں۔

بنی اسرائیل ُوہاں ٗ چالیس سال تک رہے۔ انھوں نے اسکا نام بیابان رکھا۔لیکن میَں اسے ُوہاں ٗ کہتی ہوں۔ یہ جگہ جسکا نام ُوہاں ٗ ہے ہر جگہ موجود ہے۔ اور ہم بہت مرتبہ وہاں رہ چکے ہیں اور ہر مرتبہ یہ جگہ ہماری خوشی کو جو یسوع چاہتا ہے کہ ہمارے پاس ہو برباد کر دیتی ہے۔ اور ہم بدحال ہو جاتے ہیں۔ یہ جگہ خودترسی، خودغرضی، لالچ، غصہ، ناراضگی، نفرت، بدلہ یا حسد ہو سکتی ہے۔ ُوہاں ٗ کے بہت سے نام ہو سکتے ہیں لیکن ُوہاں ٗ رہنے کے نتائج ہمیشہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ مصیبت، اذیت، مایوسی، اور خالی پن اس کشادہ سڑک کو جو تباہی کی طرف لے جاتی ہے پر کرتے ہیں۔

جیسا کہ میَں نے پہلے کہا کہ اس سے پہلے کہ مَیں فیصلہ کرتی کہ میَں ُوہاں ٗ سے نکل جاؤ اور دوبارہ ُوہاں ٗ نہ جاؤ، میَں ُوہاں ٗ کئی مرتبہ رہ چکی ہوں۔ جب جذبات مجھ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو میَں خدا کے فضل کی قدرت سے انکا مقابلہ کرتی ہوں۔ لیکن دیانت داری کی بات ہے کہ میَں اپنی زندگی کا ایک اور قیمتی دن ُوہاں ٗ رہ کر ضائع نہیں کرسکتی۔

اسکے ذمہ دار ُ ُوہ ٗ ٗ ہیں

بنی اسرائیل نے اپنے دشمنوں کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ ہمیشہ ہی انکے دشمن کی غلطی ہوتی تھی جس کے باعث وہ ناخوش اور کڑھتے رہتے تھے۔ لیکن حقیقت میں انکا اصلی دشمن انکا برا رویہ تھا۔ وہ، کم اعتقاد، شکایت کرنے والے، لالچی، حاسد، ناشکرے، خوفزدہ، خودترس، ناراض اور بے صبرے تھے۔ یہ بات نہایت آسان ہے کہ ہم دوسروں کو اپنی مشکلات کا ذمہ دار ٹھہراتے رہیں۔ اور جب تک ُ ُوہ ٗ ٗ ان سب باتوں کے ذمہ دار ہیں ہم کبھی بھی خود پر نظر نہیں کرتے اور اپنے اعمال کی ذمہ داری اٹھانے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔

کئی سالوں تک میَں نے اس بات پر توجہ مرکوز کیے رکھی کہ میرے باپ نے میرے ساتھ کیا کِیا ہے بہ نسبت اس بات کے کہ اس نے جو کچھ کیا میرا اس پر کیا ردعمل رہا ہے۔ خدا نے مجھے اس

مسئلے کا حل بتایا۔لیکن خدا کے طریقہ کار کا مطلب تھا کہ مَیں 'وہاں' سے نکلوں اور یہ سوچنا بند کردوں کہ "وہ" میرے مسائل کی وجہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ میرے باپ نے مجھے بہت بری طرح زخمی کیا تھا اور دکھ پہنچایا تھا۔لیکن خدا مجھے شفاء اور بحالی کی پیشکش کر رہا تھا۔لیکن چناؤ مجھے کرنا تھا! کیا آپ اپنی زندگی میں ایسی ہی دوراہے پر کھڑے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو مَیں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ آپ کشادہ راستہ چھوڑ کر جو کہ تباہی کی طرف جاتا ہے تنگ راستے پر جو کہ زندگی کی طرف جاتا ہے آجائیں۔

یہ "وہ" کون ہیں جن پر الزام ہے کہ یہ ہمارے مسائل کے ذمہ دار ہیں؟ اگر اپنی اور دوسروں کی گفتگو سنیں تو ایسا لگتا ہے کہ "وہ" نے ہماری زندگی کو تہس نہس کر کے رکھ دیا اور اب "وہ" ہی کو سب کچھ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ "وہ" جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں ہم اس سے خوفزدہ ہیں اور سوچتے ہیں کہ "وہ" شاید پھر ایسا نہ کریں۔لیکن یہ "وہ" کون ہیں؟ یہ "وہ" کوئی بھی ہو سکتے ہیں اور ہر جگہ مل سکتے ہیں۔لیکن سچ یہ ہے کہ "وہ" کا ہم پر کوئی اختیار نہیں اور نہ ہی "وہ" ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اگر ہم سیدھے راتے پر چلتے ہوئے یسوع کی پیروی کرتے رہیں۔ یسوع ہی بے بیاں خوشی اور سلامتی کا راستہ ہے اور وہ ہمیں ایسی زندگی دیتا ہے جسکو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جب مَیں سوچتی ہوں کہ جتنے سال مَیں "وہاں" رہی اور "وہ" کو اپنی تمام مشکلات کا ذمہ دار ٹھہراتی رہی تو میرا دل چاہتا ہے کہ خدا جو کچھ مسیح یسوع میں ہمیں پیش کرتا ہے اس پر کتابیں لکھتی جاؤں۔مَیں چاہتی ہوں کہ آپ سچ جانیں کیونکہ سچائی آپکو آزاد کرے گی۔ سچ یہ ہے کہ جب کوئی آپکو دکھ پہنچاتا ہے تو آپکو ناراضگی اور کڑواہٹ سے بھرے رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپکے پاس انتخاب کرنے کا موقع ہے۔۔۔ آپ دوسروں کو معاف کر سکتے ہیں!! اگلی بار جب آپکے جذبات بھڑک اٹھیں اور آپکو دعوت دیں کہ اس ملک میں جائیں جسکا نام "معاف نہ کرنا ہے" تو "وہاں" نہ جانے کیلئے مضبوطی سے اپنے ارادے پر قائم رہیں۔

آپکی زندگی میں چاہے کچھ بھی ہو جائے آپ اچھا اور مثبت رویہ اپنائیں۔ پولس رسول کہتا ہے کہ وہ ہر حال میں بڑھنا اور گھٹنا جانتا ہے (فلپیوں 4:11)۔ مجھے پورا یقین ہے کہ پولس نے بھی بالکل ویسے ہی سیکھا جیسے ہم سیکھتے ہیں۔اس نے غلط چناؤ کرنے کا انجام دیکھا اور اس وقت تک تجربہ کیا جب تک کہ اس نے درست چناؤ کی حکمت کو نہ سمجھا۔لیکن جب وہ حقیقت کو جان گیا تو اسکے اندر

قناعت پسندی آ بسی۔

زندگی کی ٹھوکریں اور زخم

لوگ اور ہمارے حالات ہمیں موقع فراہم کرتے ہیں کہ ہم برا منائیں اور ناراضگی اختیار کریں۔لیکن ہمیں "وہاں" جانے کی ضرورت نہیں ہے۔آپکا ردعمل کیا ہوگا؟ کیا آپ "وہ" کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے؟ یا پھر اپنے رویے کی ذمہ داری خود اٹھائیں گے؟ کلام مقدس میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم اپنے دل کی خوب حفاظت کریں(امثال 23:4)۔یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پاک روح کی راہنمائی میں اپنے دل کو خدا اور انسانوں کے خلاف کدورت اور ناراضگی سے بچائے رکھیں۔فاتح لوگ داؤد بادشاہ کی طرح ایسی صورتحال اور جگہ سے ہٹ جاتے ہیں جہاں اس بات کا موقع ہوتا ہے کہ ہم میں ناراضگی اور رنج پیدا ہو۔

کیا آپ خدا کے حضور پیش اس بات کا جواب دینے کیلئے تیار ہیں کہ آپ نے "وہاں" رہ کر اتنا وقت کیوں ضائع کیا؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ "وہ" نے سچ مچ آپ سے غلطی کروائی اور پھر خدا سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس جواب کو آسانی سے قبول کرلے؟ میرا خیال ہے کہ ہم سب اس بارے میں بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔یہ وقت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کیلئے فیصلہ کرے کہ وہ کڑواہٹ اور ناراضگی اختیار نہیں کریں گے۔

جو راستہ کشادہ ہے وہ "وہاں" کی طرف جاتا ہے۔لیکن یہ جگہ بہت چھوٹی لگتی ہے اگرچہ "وہاں" جانے کا راستہ بہت کشادہ ہے۔اور اس جگہ کے بیچ ایک بڑا پہاڑ ہے اور "وہاں" آپ صرف ایک ہی کام کر سکتے ہیں کہ آپ بے کسی اور خستہ حالی میں زندگی بسر کریں!

اگر آپ کبھی "وہاں" گئے یا ابھی تک "وہاں" ہیں تو آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ "وہاں" رہنا سوائے مایوسی اور بے کسی کے کچھ نہیں۔اس لئے "وہاں" سے نکلیں اور واپس آتے ہوئے یہ کہیں، "میَں اب دوبارہ یہاں واپس نہیں آؤں گا!"

باب 15

خدا کا اجر

کلام مقدس کے مطابق ہم خدا کو بغیر ایمان کے خوش نہیں کر سکتے۔ اسلئے خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ (عبرانیوں 6:11)۔ خدا بدلہ اور اجر دینے والا ہے! مجھے یہ خیال بہت پسند ہے۔ کیا آپکو بھی پسند ہے؟ ہم سب اپنی محنت کا اجر چاہتے ہیں۔ میَں اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ دوسروں کو معاف کرنا اور معافی میں چلتے رہنا ایک محنت طلب کام ہے۔ یہ ایسا کام نہیں جو ہم دو یا تین مرتبہ کرتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ بلکہ یہ وہ کام ہے جو ہم اپنی ساری زندگی کرتے رہتے ہیں۔ اور شاید یہ ان کاموں میں سے ایک ہے جو ہمیں بار بار کرنا پڑتا ہے۔ جب میَں کوئی ایسا کام کرتی ہوں جو کہ مشکل اور محنت طلب ہو تو میَں ہمیشہ خود کو یاد دلاتی ہوں کہ اس درد کے عوض کس قدر بڑا اجر انتظار کر رہا ہے۔

ایک شخص جو کہ ہفتے میں تین مرتبہ کلب میں جسمانی ورزش کرتا ہے اور اگرچہ یہ سخت محنت والا کام ہے اور وہ تھکاوٹ کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اسکی نظر اس اجر پر ہے جو اسے اچھی صحت اور خوبصورت اور سڈول جسم کی صورت میں ملے گا۔ ہم روزانہ کام پر اس لئے جاتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں اسکی اجرت ملے گی۔ ہم بازار سودا سلف لینے جاتے ہیں کیونکہ ہم گھر میں کھانے پینے کا انتظام کر سکیں گے۔ مجھے شک ہے کہ اگر کسی بھی چیز کا اجر نہ ہوتا تو شاید ہی ہم کوئی کام کرتے۔ خدا بتاتا ہے کہ ہر شخص اپنے کاموں کا بدلہ پائے گا۔ خواہ اچھے یا برے (مکاشفہ 12:22)۔ خدا نے ابرہام کو کہا کہ وہ اپنے رشتے داروں کو چھوڑ کر اس جگہ جائے جو وہ اسے دکھائیگا۔ خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اسکی تابعداری کرے تو وہ اسے اسکا اجر دیگا (پیدائش 1:12-1:15,2)۔

جب بچہ سکول میں ہر جماعت کا امتحان پاس کرتا ہے تو ایک دن اسے گریجویٹ ہونے کا اجر ملتا ہے۔ ہمیں بھی زندگی کے امتحانات کو پاس کرنا ہے۔ امتحانات میں سے ایک امتحان دوسروں کو

معاف کرنا بھی ہے۔لیکن یہ ایک اہم امتحان ہے۔ جب ہم اس میں کامیاب ہوتے ہیں تو خدا ہمیں اسکا اجر دیتا ہے۔ یہ اجر مختلف صورتوں میں آپکو مل سکتا ہے۔ یہ خوشی اور اطمینان کی صورت میں آپکو ملتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ اجر زندگی میں مختلف قسم کی سرفرازی اور ترقی کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ مصر کے ایک بڑے عہدے پہ فائز کیا جاتا یوسف کو معاف کرنے کا امتحان پاس کرنا تھا۔ کیا آپ زندگی میں ترقی اور سرفرازی چاہتے ہیں؟ لیکن آپ دوسروں سے ناراض بھی ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو آپ اجر کھو دیں گے۔

ہم سب کی اپنی اپنی کہانی ہے۔ چونکہ یہ کتاب مَیں لکھ رہی ہوں اس لئے مَیں آپکو اپنی کہانی سنانا چاہوں گی۔ میری دعا ہے کہ یہ کہانی آپکے لئے مددگار ثابت ہو۔

مَیں 3 جون 1943ء کو پیدا ہوئی۔ جس دن مَیں پیدا ہوئی میرا باپ فوج میں تبادلے کے بعد جنگ عظیم دوئم لڑنے چلا گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ جب تک مَیں تین سال کی نہ ہوئی مَیں نے اپنے باپ کو نہ دیکھا۔ مجھے یاد ہے کہ مَیں ہمیشہ اپنے باپ سے خوفزدہ رہا کرتی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی بات پر ناراض رہتا تھا۔ لیکن مَیں اور میری ماں صرف یہ جانتے تھے کہ ہم نے کچھ ایسا کیا ہے جسکی وجہ سے وہ ناراض اور غصے میں ہے۔ لیکن یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ ہم چاہے جو بھی کر لیتے اسے کوئی نہ کوئی وجہ مل جاتی اور وہ غصے میں آجاتا۔ میری زندگی کے پہلے نو سال تک مَیں، میری ماں اور باپ اکیلے رہتے تھے۔ اسکے بعد میرا بھائی پیدا ہوا۔ تب تک میرے باپ نے میرے ساتھ ناجائز دست اندازی کرنی شروع کردی تھی۔ مجھے یاد ہے جب ماں نے بھائی کو جنم دیا تو مَیں پورے دل سے دعا کرتی تھی کہ میری چھوٹی بہن آئے گی۔ لیکن یہ میری ناسمجھی تھی۔ میرا خیال تھا کہ چھوٹی بہن کے آجانے سے شاید میرا باپ اس سے زیادہ پیار کرنے لگے اور میرے ساتھ ایسی حرکات نہ کرے جو مجھے بری لگتی تھیں اور مَیں خود کو گندا محسوس کرتی تھی۔

لیکن بچہ لڑکا نکلا۔ اس لئے مجھے کچھ عرصے تک اس بات کا ملال رہا۔ لیکن اس کے بعد ہم دونوں کے درمیان خوب بننا شروع ہوگی۔ مَیں سوچا کرتی تھی کہ میرا بھائی ڈیوڈ اس دنیا میں میرا واحد دوست ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ ہمارا باپ میرے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ ڈیوڈ کی اپنی بہت سی جنگیں اور

مسائل تھے۔ اسے باپ کے غیض وغضب کو برداشت کرنا پڑا۔ اس لئے کم عمری میں اس نے منشیات کا استعمال اور شراب پینا شروع کردی۔ جب وہ سترہ برس کا ہوا تو اسے امریکی میرین کورپس میں شامل کرلیا گیا۔ یوں وہ ویت نام میں جنگ لڑنے چلا گیا۔ اور اسکے بعد وہ پہلے جیسا نہیں رہا تھا (مجھے شدید افسوس ہے کہ جب میَں یہ کتاب لکھ رہی تو اسی دوران مجھے معلوم ہوا کہ میرا بھائی ستاون سال کی عمر میں کیلی فورنیا کے میں ایک ٹوٹے پھوٹے گھر کے اندر مردہ پایا گیا ہے)۔

مجھے یقین ہے کہ آپ سوچ رہیں ہوں گے کہ جوئیس مائیر پوری دنیا میں لوگوں کی مدد کرتی رہتی ہے اور اسکا اپنا بھائی ایک ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہتا تھا؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی نے تنگ دروازے سے داخل ہونے سے انکار کردیا جو کہ زندگی کی طرف جاتا ہے۔ ہم نے ڈیوڈ کی کئی مرتبہ مدد کی۔ ہم نے کئی سال تک اسے اپنے گھر میں بھی رکھا۔ لیکن ان سب باتوں کا نتیجہ وہی رہتا تھا۔ ایک بار اس نے مجھے کہا، ''بہن، میَں اتنا گھٹیا اور کمینہ نہیں ہوں۔ میَں بس بیوقوف ہوں''۔

وہ جانتا تھا کہ اس نے برا اور غلط چناؤ کیا ہے۔ لیکن میَں اس بات کو اب نہیں سمجھ سکی کہ وہ دوبارہ انھیں غلطیوں کو کیوں دہراتا رہا۔ میرا خیال ہے کہ میری اور میرے بھائی کی زندگی میں دلچسپ مماثلت ہے۔ خدا کے فضل سے میَں نے تنگ راستے کا چناؤ کیا اور اب میری زندگی خدا کے اجر سے بھری ہے۔ میَں خوش ہوں، قناعت پسند اور بابرکت ہوں۔ اور مجھے اعزاز بخشا گیا ہے کہ میَں لوگوں کی مدد کرسکوں تاکہ وہ خدا کی محبت اور معافی اور اسکے اجر کو اس زندگی میں حاصل کرسکیں۔ لیکن میرے بھائی نے کشادہ راستے کا انتخاب کیا جو کہ تباہی اور ہلاکت کا راستہ ہے۔ اور وہ خدا کے اجر کا تجربہ کیے بغیر ہی ستاون برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ میرا خیال ہے کہ مَیں سچائی سے کہہ سکتی ہوں کہ اس نے اپنی زندگی کو تباہ اور ضائع کیا اور کوئی بھی اسکو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا تھا۔ جب وہ ہمارے پاس کچھ سال تک رہا تو اسکی زندگی کے چند ہی سال باقی تھے۔ لیکن جیسے ہی اس نے دوبارہ اکیلئے دنیا میں قدم رکھا تو پھر سے برے اور غلط چناؤ کرنے لگا جنکے نتائج بہت ہی برے نکلے۔

ہم دونوں نے بچپن میں دکھ اور تکلیف برداشت کیں۔ اور خدا نے ہم دونوں کو مدد اور بحالی کی پیشکش کی۔ لیکن اپنے اپنے چناؤ کی وجہ سے ہم دونوں کی زندگی کی مختلف راہوں پر چل نکلے۔ لیکن

خدا ہم دونوں سے پیار کرتا تھا اور کرتا ہے۔لیکن مَیں جانتی ہوں کہ خدا اسکے لئے رنجیدہ ہے کیونکہ اس نے زندگی مَیں بہت کچھ کھویا۔اور مَیں ابھی افسردہ ہوں لیکن مجھے مزید تقویت ملی ہے کہ مَیں پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ارادے کے ساتھ لوگوں کو سچائی کے بارے میں بتاؤں۔ہم نیکی کے ذریعے بدی پر غالب آتے ہیں (رومیوں 21:12)۔اپنے بھائی کی موت پر میرا یہی ردعمل ہے کہ،"مَیں پہلے سے بھی زیادہ بھرپور کوشش کروں گی کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی مدد کرسکوں"۔اگر آپکی زندگی میں مایوسی ہے جو آپکو نیچے کی طرف دھکیل رہی ہے، اور آپکو بےحس اور مردگی کی طرف لے جارہی ہے تو اس کا مقابلہ کریں اور پہلے سے بھی زیادہ قوت کے ساتھ اپنے درد سے باہر نکلیں۔

میرے باپ نے مجھے اٹھارہ سال کی عمر تک جنسی تشدد کا نشانہ بنائے رکھا۔میرے اندازے کے مطابق میرے باپ نے مجھے تیرہ سال سے اٹھارہ سال کی عمر تک تقریباً دوسو مرتبہ جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔اس سے پہلے وہ میرے ساتھ صرف جنسی دست اندازی کیا کرتا تھا۔میرے باپ نے مجھے جسمانی طور پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ اس نے خوف اور ڈر کو استعمال کر کے مجھ سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔اور اسکے نتائج نہایت بھیانک تھے۔مَیں اپنی ماں کے پاس جاتی کہ وہ میری مدد کریں۔لیکن وہ نہیں جانتی تھیں کہ جو کچھ میرے ساتھ ہورہا ہے وہ میری مدد کیسے کرے۔اس لئے انھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ میری بات کا یقین نہیں کرسکتی اور وہ اس سلسلے میں میری مدد کرنے سے قاصر ہے۔انھوں نے اپنی غلطی کی معافی مانگی ہے۔لیکن ایسا کرنے کیلئے انھیں تیس سال کا عرصہ لگا۔تب مَیں خدا کے فضل سے پہلے ہی بحالی حاصل کرچکی تھی۔مجھے وہ باپ ملا جس نے میرے ساتھ زیادتی کی اور وہ ماں ملی جس نے مجھے بےیارومددگار چھوڑ دیا۔لیکن مَیں نے خدا کو پالیا جس نے مجھ پر ظاہر کیا کہ مجھے دونوں کو معاف کرنا ہے۔اس سے پہلے کہ آپ میری پوری کہانی سنیں آپ کچھ دیر کیلئے غور کرنا چاہیں گے۔

خدا تابعداری چاہتا ہے نہ کہ قربانی

مَیں نے دعا کی کہ مَیں اپنے ستانے والوں اور دشمنوں کو معاف کرتی ہوں۔اور کسی حد تک مَیں نے انھیں معاف بھی کیا۔خدا نے مجھے سکھایا کہ جو لوگ خود زخمی ہوتے ہیں وہ دوسروں کو بھی زخمی

کرتے ہیں۔ مَیں نے جان لیا کہ میرا باپ کم بخت اور آفت زدہ تھا۔ جو شاید اندر سے کسی وجہ سے زخمی تھا۔لیکن شہوت پرستی کی روح مَیں اس قدر گرفتار تھا کہ اس نے اپنے ہی خون کو گندا اور ناپاک کردیا۔ مَیں کافی عرصہ تک خود کلامی کرتی رہی ہوں اور دعا کرتی رہی ہوں اور اس قابل ہو گئی کہ اپنے باپ سے نفرت کرنا چھوڑ دوں۔لیکن کافی سال گزرنے کے بعد تک مَیں اس بات سے واقف نہیں تھی کہ ابھی مجھے اس معاملے میں کافی دور تک جانا پڑے گا۔مَیں نے خدا کو قربانی پیش کی تھی۔لیکن وہ مکمل تابعداری چاہتا تھا۔

جب میں گھر سے اکیلی اور دور جانے کے قابل ہو گئی تو مَیں نے اپنے والدین کے ساتھ بہت کم وقت گزارنا شروع کردیا۔ جیسے جیسے وہ بوڑھے ہوتے جارہے تھے اور انکی صحت خراب ہوتی جارہی تھی تو مَیں اکثر انھیں ٹیلی گرام بھیجا کرتی اور چھٹیوں مَیں کچھ دیر کیلئے ان سے ملنے جاتی۔ پھر وہ سینٹ لوئس چھوڑ کر جنوب مشرقی میسوری چلے گئے جو انکا آبائی وطن تھا۔مَیں اس بات سے بہت خوش تھی۔ دوسو میل کے فاصلے پر ان سے دور رہ کر مجھے ان سے نہ ملنے کا اچھا بہانہ مل گیا۔اسی دوران ہماری منسٹری بڑھنے لگی اور ہم لوگوں کی مدد کرنے کیلئے بہت پرجوش تھے۔خدا نے ہمیں ٹیلی وژن منسٹری کی رویادی۔مَیں جانتی تھی کہ ٹیلی وژن پر لوگوں کی مدد کرنے کی غرض سے اپنی کہانی سنانے کیلئے اپنے والدین کے ساتھ بات چیت کرنی پڑے گی۔مَیں نہیں جانتی تھی کہ اسکا کیا نتیجہ ہوگا اور مجھے اس بات کی توقع بھی نہیں تھی۔ مجھے اس وقت بہت حیرانگی ہوئی جب میرے باپ نے کہا کہ مَیں جو کچھ بھی کرسکتی ہوں وہ کروں۔ اس نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ میرے ساتھ اس نے جو کچھ کیا ہے وہ مجھے کس قدر تکلیف پہنچا سکتا ہے۔لیکن اس نے اسکے باوجود بھی معافی نہ مانگی۔ اور نہ ہی اسکے اندر کوئی خواہش تھی کہ وہ توبہ کرکے خدا کے ساتھ رشتہ قائم کرے۔

کچھ سال اور بیت گئے۔ میرے خدمت بڑھتی اور ترقی کرتی جارہی تھی۔لیکن میرے اور والدین کے درمیان وہی حالات تھے۔ وہ مزید بوڑھے ہوتے جارہے تھے اور انکی صحت پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو چکی تھی۔ چونکہ انکے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کہ وہ مناسب رہن سہن اختیار کرسکیں اس لئے ہم انھیں باقاعدگی سے پیسے بھیجتے۔ میرا خیال تھا کہ مَیں جو کچھ کررہی ہوں وہ بہت اعلیٰ اور نیک کام

ہے۔لیکن مجھے اس وقت دھچکا لگا جب خدا نے مجھ بتایا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنے دشمنوں کو حقیقی معنوں میں برکت دینے کا مطلب

''مگر تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور بھلا کرو اور بغیر نا امید ہوئے قرض دو تو تمہارا اجر بڑا ہوگا اور تم خدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہرو گے کیونکہ وہ ناشکروں اور بدوں پر بھی مہربان ہے''(لوقا6:35)

اگر آپ نے ہمیشہ کی طرح اس آیت کو جلدی سے پڑھ لیا ہے تو میَں چاہوں گی کہ آپ اسے دوبارہ پڑھیں اور غور کریں کہ یہ کہنا چاہ رہی ہے۔ہمیں اجر کس وقت ملتا ہے؟ یہ اس وقت ملتا ہے جب ہم سچائی سے اپنے دشمنوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔

ایک صبح میَں دعا کر رہی تھی۔اور مجھے ایسا لگا کہ خدا مجھ سے سرگوشیانہ انداز میں ہمکلام ہو رہا ہے۔اور کہہ رہا ہے کہ اپنے ماں باپ کو سینٹ لوئس واپس بلالو۔انکے لئے گھر خریدو جو تمہارے گھر کے بالکل ساتھ ہو اور انکی اس وقت تک دیکھ بھال کرو جب تک وہ زندہ ہیں۔میَں نے جلدی سے سوچا کہ یہ آواز ابلیس کی ہے اور وہ مجھے مزید ستانے کے منصوبے بنا رہا ہے۔اس لئے میَں نے اس خیال کو زوردار انداز میں جھٹک دیا اور اسے بھلانے کی کوشش کی۔تاہم جب خدا ہم سے کچھ کہنا چاہتا ہے تو وہ اس وقت تک ہمکلام ہوتا رہتا ہے جب تک ہم سن نہیں لیتے۔وہ خیال بار بار میرے ذہن میں آتا خصوصاً جب میَں دعا کیا کرتی تھی!مجھے یقین ہے کہ میَں خدا کو یہ بتانے میں مصروف تھی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت تھی لیکن خدا بار بار مجھے ٹوک کر یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔بالآخر میَں نے فیصلہ کیا کہ میَں یہ خیال ڈیوڈ کو بتاؤں گی۔میرا خیال تھا کہ ڈیو کہے گا کہ اس سے فضول بات اور کیا ہو سکتی اس لئے یہ قصہ یہیں پر ختم کرو۔شاید یہ زندگی میں پہلا موقع تھا جب میَں اپنے شوہر کی مکمل تابعداری کرنے کیلئے تیار تھی!میَں چاہتی تھی کہ وہ مجھے کہے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے۔لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔اس نے سادگی سے کہا،''اگر تم سمجھتی ہو کہ خدا تمہاری راہنمائی کر رہا ہے کہ تم ایسا کرو تو یہ بہتر ہوگا کہ ہم اسکی تابعداری کریں''۔

میرے اورڈیو کے پاس زیادہ بچت نہیں تھی۔ اور ماں باپ کی تمام ضروریات کو پورا کرنا کیلئے ہمارے پاس جوجمع پونجی تھی وہ سب درکار تھی۔ بہرحال مجھے وہ کچھ کرنا تھا جوخدا کہہ رہا تھا۔ میرے ماں باپ کو نہ صرف گھر بلکہ گاڑی اور نئے فرنیچر کی بھی ضرورت تھی۔ کیونکہ انکے پاس جو کچھ بھی تھا وہ اتنا اچھا نہیں تھا۔ خدا نے مجھ پر یہ واضح کر دیا تھا کہ مجھے انکا اچھی طرح خیال رکھنا ہے جیسے وہ دنیا کے سب سے بہترین والدین ہوں۔ میرا جسم کا رواں رواں چیخ رہا تھا! خدا ایسا کیسے کر سکتا ہے؟ کیا وہ بھول گیا ہے کہ میرے والدین نے میرے لئے آج تک کچھ نہیں کیا؟ کیا خدا کو اس بات کا خیال نہیں کہ ان دونوں نے مجھے کس قدر دکھ دیا ہے اور جب مجھے انکی ضرورت تھی تب انھوں نے میری بالکل بھی پروا نہیں کی؟ کیا خدا کو اس بات کا احساس نہیں کہ میرے کیا احساسات اور جذبات ہیں؟

میرے پاس حوصلہ افزائی قائم رکھنے کیلئے کوئی بھی مثبت جذبہ نہیں تھا۔ لیکن اسکے باوجود میَں نے وہ سب کیا جو خدا نے مجھے کرنے کو کہا تھا۔ میرے والدین دوبارہ سینٹ لوئس آ گئے۔ آٹھ منٹ کے فاصلے پر انکے لئے گھر خریدا اور ہم انکی مناسب دیکھ بھال کرنے لگے۔ وہ جس قدر عمر رسیدہ ہوتے جا رہے تھے اسکی قدر انکی صحت گرتی جا رہی تھی۔ میرے باپ نے میری تھوڑی بہت تعریف کی۔ لیکن وہ اسکے باوجود ہمیشہ کی طرح بخیل اور بدمزاج تھا۔ انکی خدمت کرتے ہوئے تین سال گزر چکے تھے۔ کرسمس کے موقع پر شکرگزاری والے دن میری ماں نے مجھے فون کیا کہ میرا باپ سارا ہفتہ روتا رہا ہے اور وہ جاننا چاہتا کہ میَں اگر اس سے ملوں کیونکہ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ ڈیو اور میَں ان سے ملنے گئے۔ میرے باپ نے میرے ساتھ بچپن میں جو کچھ کیا تھا اسکی معافی مانگی اور وہ مسلسل روتا رہا۔ اس نے ڈیو سے بھی معافی مانگی اور کہا کہ ''شاید بہت سے دوسرے مرد مجھ نفرت کرتے، لیکن ڈیو تم نے مجھ سے صرف محبت کی ہے''۔ ہم نے انکو یقین دلایا کہ انکو معاف کر دیا گیا ہے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ کیا آیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ خدا سے معافی مانگیں اور یسوع کو بطور نجات دہندہ قبول کریں۔ انھوں نے ہمیں یقین دلایا کہ وہ پہلے ہی ایسا کر چکے ہیں۔ ہم نے اپنے باپ کیلئے دعا کی۔ وہ نئے سرے سے پیدا شدہ انسان تھے۔ انھوں نے پوچھا کہ آیا میَں انکو بپتسمہ دونگی یا نہیں۔ دس دن کے بعد ہم نے انھیں سینٹ لوئس چرچ میں بپتسمہ دیا۔ میَں دیانت داری سے کہہ سکتی ہوں کہ اگلے چار سالوں میں انکے اندر میَں نے

حقیقی تبدیلی دیکھی۔انھوں نے چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔میَں جانتی ہوں کہ وہ آسمان پر ہیں۔

جب خدا نے مجھے اپنے والدین کیلئے گھر خریدنے کو کہا تو میَں نہیں جانتی تھی کہ اسکا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ہمارے وسیلہ سے خدا کی محبت اور فضل کا جو انکشاف میرے باپ پر ہوا اس سے انکا سخت دل پگھل گیا اور انکے لئے دروازہ کھل گیا تاکہ وہ روشنی کو دیکھ سکیں۔میری ماں ابھی زندہ ہیں۔وہ ستاسی برس کی ہوچکی ہیں اور ایک ایسے گھر میں انکو رکھا گیا ہے جہاں انکی مکمل دیکھ بھال کی جاتی ہے اور جسکے لئے ہم دعا بھی کرتے رہیں۔وہ خدا کی بیٹی ہیں۔اگرچہ انکی صحت زیادہ اچھی نہیں ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ ہر دن سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ مجھے اس بات کا شدید دکھ ہوا کہ انھیں اپنے بیٹے کی موت کی خبر کو برداشت کرنا پڑا۔لیکن خدا نے انھیں بہت فضل عطا کیا ہے۔اور وہ اس ساری صورتحال میں بہت بہتر انداز میں اس بری خبر کا سامنا کررہی ہیں۔

میَں نے جو آیات اس باب میں لکھی ہیں اسکے مطابق ہمیں اپنے دشمنوں کے ساتھ بھلائی اور مہربانی کرنے کی ضرورت ہے۔تب ہمارا اجر بہت بڑا ہوگا!میَں نے کئی سال تک خدا کو قربانی پیش کی۔لیکن میَں نے کبھی حقیقی طور پر تابعداری نہیں کی تھی۔میَں نے وہ کچھ کیا جو میَں اپنے والدین کیلئے کرسکتی تھی۔اگرچہ یہ سب کرتے وقت میَں دل میں ناراض تھی۔لیکن خدا کا اس سے بہتر منصوبہ تھا کہ میَں اس سے بڑھ کر کچھ کروں تاکہ زیادہ اجر پاسکوں۔ مجھے اپنی روح میں بہت بڑے بوجھ سے چھٹکارامل جانے کا احساس ہورہا ہے، یہ جان کر کہ میَں نے خدا کی مکمل تابعداری کی ہے۔ مجھے اپنے باپ کی خدا تک راہنمائی کرنے کی خوشی میسر آئی جس نے مجھے درجنوں بار جنسی تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ بلکہ مجھے اس بات کا بھی موقع ملا کہ انھیں بپتسمہ بھی دوں۔ہم اس بات پر بھی پختہ یقین رکھتے ہیں خدا کی مکمل تابعداری کرنے کے بعد خدا نے ہمارے لئے دروازہ کھولا ہے کہ ہم لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کی مدد کرسکیں۔ہم نے اپنے ٹیلی وژن پروگراموں کو دوسری زبانوں میں ترجمہ کرکے پیش کرنا شروع کردیا ہے۔ہمارے یہ پروگرام چالیس زبانوں میں دنیا کے دوتہائی حصے میں نشر ہوتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ یسوع مسیح کو نجات دہندہ قبول کررہے ہیں۔اور خدا کا کلام سیکھ رہے ہیں۔

خدا واقعی شاندار ہے!خدا ہمیں وہ کچھ کرنے کا فضل دیتا ہے جو ہم اپنی طاقت سے کرنے کی

صلاحیت نہیں رکھتے۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ میَں ایسے شخص سے محبت کروں جس نے تمام عمر مجھے اذیت دی ہو؟ یہ کیسے ممکن ہوا کہ میَں ایسی ماں سے پیار کروں جس نے مجھے حالات کے رحم و کرم پہ تنہا چھوڑ دیا اور میری مدد نہ کی؟ کیونکہ خدا ہمارے لئے وہ منصوبہ رکھتا ہے جو ہمارے منصوبے سے فرق ہے۔ وہ ہمارے لئے وہ کچھ کرنا ممکن بناتا ہے جسکو کرنے کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جس میں دوسروں کو معاف کرنا بھی شامل ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو معاف کرنا جنھوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہو اور ہماری ذات سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہو۔ خدا بھلا ہے۔ اور اگر ہم اسے اجازت دیں تو وہ اپنی بھلائی اور رحمت کو ہم میں سے دوسروں پر ظاہر کریگا۔

آپ نے میری کہانی کا مختصر خاکہ ملاحظہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپکی زندگی کی اپنی ایک کہانی ہے۔ شاید آپکی کہانی میری کہانی سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔ خدا آپکے گذشتہ ایام کی مصیبتوں کے عوض آپکو دوگنی برکت دینا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ کثرت سے اجر پائیں۔ اس لئے کسی چیز یا شخص کو اسے حاصل کرنے میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔ اس لئے خود پر رحم کریں۔۔۔ اور دوسروں کو معاف کریں!!

نجات کے لیے دُعا

خدا آپ سے محبت کرتا ہے اور ذاتی تعلق قائم کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو آپ اسی وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ اپنا دل خداوند کے لیے کھولیں اور یہ دُعا کریں۔

آسمان باپ میں جانتا ہوں کہ میں نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ مجھے معاف فرما اور دھو کر صاف کر۔ میں تیرے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان لانے کا وعدہ کرتا ہوں، میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ میرے لیے مر گیا۔ وہ میرے گناہوں کو لے کر صلیب پر مصلوب ہو گیا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔ میں اسی وقت اپنی زندگی خداوند یسوع مسیح کو دیتا ہوں۔

آسمانی باپ میں معافی اور ابدی زندگی کے لیے تیری شکر گزاری کرتا ہوں۔ میری مدد فرما تا کہ میں تیرے لیے زندگی بسر کروں۔ یسوع کے نام میں آمین۔

جیسا کہ آپ نے اپنے دل سے دُعا کی ہے۔ خدا نے آپ کو قبول فرما کر پاک صاف کر کے ابدی موت سے آزادی بخش دی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پڑھنے میں وقت گزاریں اور اپنی نئی زندگی کے سفر میں خدا کے ساتھ چلتے ہوئے خدا سے ہمکلام ہونے کی دُعا کریں۔

یوحنا 3/16، 1 کرنتھیوں 15/3-4، افسیوں 1/4، افسیوں 2/1،2-8،9 یوحنا 1/9، 1 یوحنا 4/14-15، 1 یوحنا 5/1، 1 یوحنا 5/12-13۔

یسوع مسیح کے ساتھ بڑھنے کے لیے انجیلی تعلیمات کو ماننے والی کلیسیاء میں شمولیت کے لیے دُعا کریں خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہر روز بکثرت زندگی گزارنے کے لیے آپکی رہنمائی کریگا۔

جوئیس مائیر جانتی ہیں کہ زندگی غیر منصفانہ ہے۔ لیکن اسکے باوجود ہمیں غصے کو اجازت نہیں دینی کہ وہ ہماری زندگی کے سکون و اطمینان اور صحت کو نہ چھین لے۔

آپ اس کتاب میں درج راہنمائی کے مطابق جب اپنی زندگی میں موجود غصے کا سامنا کرتے ہوئے اس کا حل نکالیں گے تو آپ حقیقی اطمینان کو پانے کیلئے خدا کو اپنا مددگار پائیں گے۔